

# نبوت کے جھوٹے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 1)

کے قریب واقع مسجد بیت الرضا کے جمعہ کے خطبہ میں ایسے خیالات کا اظہار کیا اس لئے اس حکایت کی بنیاد پر قائد ملت پارک لاہور میں 29-3-97 کو گورنر عبدالقدوس درج کیا گیا اور سب انسپکٹریاں احمد نے رکی ایف آئی آر ریکارڈ بیٹ پی سی دن درج کی۔

6. جب راض احمد سب انسپکٹری آئی اے صدر پی ڈیو 13 نے اس مقدمے کی تفتیش کی تو اس کے سامنے ایک آڈیو کیسٹ انگریزی بیٹ پی 1، ویڈیو کیسٹ انگریزی بیٹ پی 2 اور ڈائری انگریزی بیٹ پی 3/ ایک تابا نہیں سماعت حکایت کنندہ نے مولانا ظفر اللہ، شیخ نور عبدالغفار کی موجودگی میں پیش کیے جو اس نے ریکورڈ میں انگریزی بیٹ پی ڈی کے ذریعے اپنی تحویل میں لے لئے۔ اس کے بعد اس نے محمد اسحاق شجاع آبادی اور استوائی کے دوسرے کو اہوں کے معنی بیانات قلم بند کئے۔ پھر مدعیہ مستفیض کے ہر وہ چوک بیہم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا کیا اور موقع کا معائنہ کر کے اس کا نام فاکر انگریزی بیٹ پی تیار کیا۔ موقع کے معائنہ کے دوران اس نے استوائی کے کو اہوں ممتاز اعوان، میاں محمد اویس، محمد افضل اور شوکت علی کے بیانات قلم بند کئے۔ آڈیو کیسٹ سننے کے بعد اس نے اس کا مسودہ مورخہ 30-3-97 کی ڈائری میں درج کیا۔ اس کے بعد اس نے اس کا مسودہ انگریزی بیٹ پی 10/ ایک تاج داس دھار سب انسپکٹری پیش برانچ کے ذریعے تیار کر لیا۔ 17 اپریل 1997 کو تفتیش اس سے کسی دوسرے انسپکٹر کو منتقل کر دی گئی۔ تفتیش مکمل کرنے کے بعد اس کی رائے تھی کہ یوسف نے اپنے حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے ساتھیوں کو صاحب رسول قرار دیا ہے وہ یوسف کو گرفتار کر کے لایا تاکہ ملزم پر چنگ سب جیل میں بند تھا جس پر اس نے معنی درج کی کہ عدالت مجازے اجازت حاصل کرنے کے بعد ملزم یوسف کو شہل تفتیش کیا جائے گا۔

7- اس کے بعد تفتیش سب انسپکٹر خوشی محمد کو منتقل کر دی گئی۔ 17 اپریل 1997 کو سب انسپکٹر محمد لوانے ملزم یوسف علی کو اس کے سامنے پیش کیا۔ یوسف علی کو شہل تفتیش کیا گیا۔ پھر چونکہ وہ دوران یوسف نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا تاہم اس نے اپنی حفاظت کے بارے میں کہا کہ وہ اپنی زندگی کو خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ یوسف علی کو قاتلہ مسلح بیان میں رکھا گیا جہاں اسے زندگی کی جملہ سہولتیں مہیا کی گئیں۔ فائل کا جائزہ لینے ہوئے اس نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں کا رانسکرپٹ دیکھا۔ 10 اپریل 1997 کو ملزم یوسف علی کو شہل تفتیش کیا گیا۔ یوسف علی کا بیان قلم بند کرنے اور آڈیو کیسٹیں سننے اور ویڈیو کیسٹیں دیکھنے کے بعد ریکارڈ پر کافی مواد آچکا تھا۔ نتیجتاً ملزم یوسف کو اس مقدمے میں گرفتار کر کے اس کا جسرال ریاض حاصل کیا گیا۔ 14 اپریل 1997ء کو جب خوشی محمد سب انسپکٹر قائد مسلم ہاؤس لاہور میں موجود تھا اس نے استوائی کے گواہوں ساجد عمیر ڈاڈ، اسماعیل احمد کے بیان قلم بند کئے۔ 16 اپریل 1997ء کو اسے جریدہ تجزیہ نگار کی نمبر 13، 9/52-1 بحوالہ خط نمبر 1694 ڈی ایس پی لیٹل مورخہ 4-4-1994ء کی مل گیا۔ 17 اپریل 1997ء کو اس نے عبدالغفار ڈی پی ایف "خبریں" ملتان کا بیان اس وقت قلم بند کیا جب وہ قائد ملت پارک میں پیش ہوا۔ 18 اپریل 1997ء کو گولہ استوائی اطہر اقبال تفتیشی سب انسپکٹر کے سامنے پیش ہوا اور اس نے ویڈیو کیسٹ انگریزی بیٹ پی 5 پیش کی۔ جو تفتیشی افسر نے میوا انگریزی بیٹ پی ای کے ذریعے چنے میں لے لی جس کی تصدیق استوائی کے گولہ اطہر اور دوسروں نے کی۔ اس نے سعید ظفر اور انات علی کا بیٹیلوں کے بیانات قلم بند کئے اس نے اطہر اقبال کا بیان بھی قلم بند کیا اس نے دونوں ویڈیو کا جیساکہ فحش میں اوپر ذکر ہے رانسکرپٹ ریکارڈ کیا۔ اس کے بعد اس نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں کا ترجمہ استوائی محمد سرور سے کبھی کر کے ذریعہ کر دیا جو فائل کے ساتھ پی 10/10-1 اور پی 11/10-10 اور پی 12/19-12 کے ساتھ لف ہے۔ (جاری ہے)

کہ تم نے بار بار حضرت محمد مصطفیٰ سے زبانی و تحریری الفاظ میں اور رسمی و بصری کیسٹوں کے ذریعے اپنی مشابہت ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ کیا اور خود کو انا محمد اور پیغمبر اسلام حضرت محمد کا شلسل قرار دیا۔ اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے پیروکاروں کو صاحب رسول کا نام دیا ہے اور اپنے عزم و خیالات کا چوک بیہم خانہ لاہور کے قائد ملت پارک کی مسجد بیت الرضا میں 28 فروری 1997ء کو اظہار کیا کہ تم حضرت محمد کا شلسل ہو اس طرح تم نے دعوہ کر دی ہے یہ تاثر دیکر معصوم لڑکیوں سے عمومی طور پر زنا کے ارتکاب کی کوشش کی اس طرح تم نے دفعتاً 295 سی 295 اے، 298، 298 اے، 505 پارٹ II، 508، 406، 420 بی پی سی اور حدود آرڈری ٹیس کی زنا آرڈری



ٹیس کی دفعہ 10 کے حوالے سے دفعہ 18 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

2-2000-3-2-3-2 تصدیق کی جاتی ہے کہ ملزم کو الزامات پڑھ کر سنائے گئے اور ان کی وضاحت کی گئی اس کا بیان قلم بند کیا جانا چاہیے۔

بیان ملزم محمد یوسف بلا حلف سوال نمبر 1- کیا تم نے الزامات سن اور سمجھ لئے ہیں؟

جواب ہاں سوال نمبر 2- کیا تم اپنے خلاف لگائے جانے والے الزامات تسلیم کرتے ہو؟

جواب نہیں سوال نمبر 3- کیا تم اپنے دفاع میں شہادت پیش کر دے گے؟

جواب ہاں اگر ضروری ہوں۔ سوال نمبر 4- مختصر استوائی کا مقدمہ جیساکہ بیان انگریزی بیٹ پی سی مورخہ 26-3-1997 میں مستفیض محمد اسحاق شجاع آبادی کی ریکورڈ جرنل عالی مجلس تحفظ قسم نبوت لاہور شران کے بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ملزم محمد یوسف علی سکندہ ڈی ایس ایک جالباز اور دعوہ باز شخص اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر کے اپنی تحریری ڈائری اور تقریر کی کیسٹوں سے جو مستفیض کے پاس دستیاب ہیں لوگوں کو دکھ کر دے رہا ہے۔ یہ کہ محمد یوسف علی نے حضرت محمد مصطفیٰ سے اپنی مشابہت اور اس زمانے کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے پیروکار "مستفیضین کو صاحب رسول قرار دیا ہے جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے جذبات متخصل ہوئے ہیں۔ ملزم نے کنواری اور شادی شدہ لڑکیوں سے زنا کے ارتکاب کی کوشش کی ہے اس نے اپنے اندر سے بیروکاروں سے ڈر بٹولا کر اور تحائف کی شکل میں لاکھوں روپے وصول کیے جن کے معنی شاپو موجود ہیں۔ ملزم کی ایک ڈائری جس میں اس نے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی ہے وہ دستیاب ہے اس کے علاوہ اس کی بے حرمتی کے کیسٹ اور اس کی ڈائری کے لواحقین پیغمبر اسلام کے مقدس نام کی بے حرمتی کا کلام اور ملزم محمد یوسف علی کے خلاف درج مقدمے کے بارے میں پیش کیے جائینگے۔ مزید برآں ملزم نے 28-2-97 کو چوک بیہم خانہ

بعد اہل میاں محمد جہانگیر سیشن جج لاہور سیشن مقدمہ نمبر 66 آف 1998ء سیشن ٹرائل نمبر 3 آف 2000ء سرکار بنام محمد یوسف علی ولد وزیر علی قوم راجپوت سکندہ کوٹھی نمبر 218/Q ڈیفنس سوسائٹی لاہور کیس ایف آئی آر نمبر 70/97 مورخہ 29/3/97 جرم زیر دفعات 295 سی 295 اے، 298 اے، 505 پارٹ II، 508، 420، 406 بی پی سی، حدود آرڈری ٹیس نمبر VII مجریہ 1979ء کی زنا سے متعلق دفعہ 10 کے تحت تھانہ ملٹ پارک لاہور۔

فیصلہ: مقدمے کی اہمیت ملحوظ رکھتے ہوئے فیصلہ مختلف انداز میں تحریر کیا جا رہا ہے چونکہ فریقین کی شہادتیں زبانی نوعیت کی ہیں جو لفظ بہ لفظ دہرائی جا رہی ہیں تاکہ فیصلے کا قاری یہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرے کہ کس شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا؟

2- ملزم یوسف علی کو قائد ملت پارک کی جانب سے دفعہ 295 سی 295 اے، 298 اے، 505 پارٹ II، 508، 406 بی پی سی اور حدود آرڈری ٹیس نمبر VII مجریہ 1979ء کی زنا سے متعلقہ دفعہ 10 کے تحت مقدمے کی سماعت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ سے زبانی و تحریری الفاظ اور آڈیو ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے اپنی مشابہت ظاہر کرتا ہے اور اس نے خود کو انا محمد اور پیغمبر اسلام حضرت محمد کا شلسل ظاہر کیا ہے اور اپنے اہل خانہ کیسٹیں "اپنے پیروکاروں کیسٹیں صاحب رسول ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اس نے مذکورہ خیالات کا اظہار چوک بیہم خانہ لاہور میں واقع ہے۔ اس طرح اس نے دعوہ کے اور اپنی جعلی شہادت کے ذریعے معصوم لڑکیوں کے ساتھ زنا کی عمومی کوشش کی اور جبراً بھاری رقوم وصول کیں۔

دفعہ 295 سی 295 اے، 298 اے، 505 پارٹ II، 508، 420، 406 بی پی سی اور حدود آرڈری ٹیس کی دفعہ 18 تھانہ متعلق دفعہ 10 کے تحت ملزم کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی جس سے ملزم نے انکار کیا اور مقدمے کی سماعت پر زور دیا یہ حال الزامات اپنی اصل شکل میں درج ذیل ہیں۔ مقدمہ ایف آئی آر نمبر 70/97 مورخہ 29-3-1997ء زیر دفعات 295 سی 295 اے، 298 اے، 505 پارٹ II، 508، 420، 406 بی پی سی اور دفعہ 18 غلام حدود آرڈری ٹیس کی دفعہ 10 کے ساتھ لاکر پڑھا جائے۔

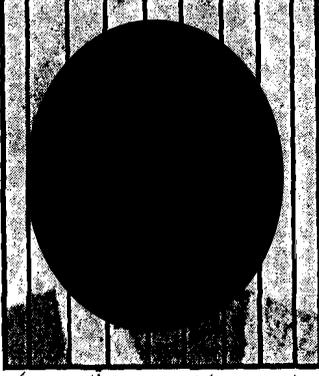
فرد جرم: میاں محمد جہانگیر سیشن جج لاہور تم پر درج ذیل الزامات عائد کرتے ہیں محمد یوسف ولد وزیر علی قوم راجپوت سکندہ کوٹھی نمبر 218 سی ڈیفنس سوسائٹی لاہور، الزام درج ذیل ہیں۔

# نبوت کے دو عویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا مشن (قسط نمبر 2)

بارے میں میرا یہ تاثر ہو کہ اس کی بڑی ٹوٹی ہوئی ہے تو میں اسے ڈاکریا سپیشلسٹ کے پاس سمجھوں گا جو اسکے کامبر ہے یہ درست ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد میں اسے قیاس کی تصدیق کروں گا کہ آیا بڑی ٹوٹی ہوئی ہے یا نہیں۔ میزری یادداشت پہلے ہی اچھی ہے کیونکہ میں اب بھی ہسپتال میں کام کر رہا ہوں میرا بیان پولیس نے قلم بند کیا ہے۔ بیان کراچی میں 20-4-97 کو شام کے وقت محمد اکرم رانا کے گھر میں قلم بند کیا گیا۔ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے وقت کوئی ارشد اور محمد علی ابوبکر محمد اکرم رانا کے گھر موجود تھے لیکن وہ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے وقت موجود نہیں تھے۔ مجھے میرا بیان قلم بند کئے جانے کے لیے فون پر محمد اکرم رانا نے مطلع کیا تھا۔ سب انسپکٹر فرخ نے مجھے میرا بیان قلم بند کیا تھا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے موقع پر استانتے کے گواہوں کی موجودگی میں انتظامات کئے۔ پولیس نے مجھے بتایا کہ میرا بیان لاہور میں یوسف کے خلاف درج پک مقدمے کے سلسلے میں قلم بند کرنا مطلوب ہے۔ مجھے مقدمے کی نوعیت کے بارے میں بتایا گیا۔ یہ تاثر دینا درست نہیں کہ سزاؤں کے نتیجے میں میں نے دوسروں کو مقدمے میں گواہ بننے کی ترغیب دی۔ میں اکرم رضا کو 1992 سے جاتا ہوں۔ کوڈور سبز صدیقی سے میری واقفیت 1988 سے ہے۔ نعمان الہی سے میری شناسائی 1993 سے ہے۔ یہ درست ہے کہ نعمان الہی اور اکرم رضا میرے مرید ہیں یہ درست ہے کہ میں ان کا مرشد ہوں یہ ضروری نہیں کہ مرید مرشد کی اطاعت کرے، مرشد اور مرید کے درمیان تعلق رہنمائی کا ہے۔ سوائے ان افراد کے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے استانتے کو کوئی دوسرا گواہ میرا مرید نہیں ہے یہ درست نہیں کہ مذکورہ گواہوں کو بلانے اور انہیں گواہ مقدمہ بنانے کیلئے میں روحوانی تصرف کیا۔ انہیں گواہ مقدمہ بنانے کیلئے میں روحوانی تصرف کے استعمال کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ مذکورہ افراد اس مقدمے میں گواہ بنانا کا اپنا مسئلہ اور خیالات کے مطابق ہے میں نے ضابطہ نوعداری کی دفعہ 61 کے تحت اپنے بیان میں دولاکھ روپے کی رقم کی طرز کو ادائیگی کا بیٹھا ذکر کیا تھا۔ جب ایگز بیٹ میں اسے کے حوالے سے موازنہ کیا گیا کہ اس میں دو لاکھ روپے کی ادائیگی یا اس کی تجویز کا کوئی ذکر نہیں تو گواہ نے کہا مجھے یاد نہیں میں نے پولیس کے سامنے کہا تھا کہ طرز یوسف نے خود کو امام وقت قرار دیا تھا۔ عبدالواحد کے خاندان سے میری ملاقات اگست 1996 میں ان کے گھر ہوئی۔ عبدالواحد سے میری کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ رابطہ نہیں تھا۔ 1996 کے بعد وہ کسی میرے گھر نہیں آئے تھے یا میرے کوڈور یوسف صدیقی دوسروں کے علاوہ طرز یوسف کی طرف سے تاثر نہیں کہہ کر اپنے محمد ہونے کا اعلان کئے جانے کے موقع پر موجود تھا۔ اس موقع پر فاضل وکیل صفائی نے بتایا کہ اس نے لفظ ”ہمما“ استعمال کیا ہے ”اعلان“ نہیں۔ اس اعتراض پر حتمی جرح کے موقع پر غور کیا جائے گا بیان جاری ہے۔

ملاقات میں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا۔ اس کی میرے گھر سے رودگی کے بعد میں نے یہ سوچا کہ اب مجھے اس قسم کی ملاقاتیں جاری رکھنی چاہئیں یا نہیں میں نے فیصلہ کیا کہ طرز یوسف سے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ چند ماہ بعد مغرب کے بعد میں اپنے دوست کے گھر موجود تھا۔ کوڈور ریٹائرڈ یوسف صدیقی بھی شریک محفل تھے۔ کوڈور یوسف نے طرز یوسف سے استفسار کیا ”حضرت آدم علیہ السلام کے بعد سے آپ مختلف وقتوں میں پیغمبر کی حیثیت سے ظاہر ہوتے رہے ہیں چودہ سو سال قبل بھی آپ کا ظہور ہوا اس کے بعد سے آپ اولیاء کرام کی صورت میں آتے رہے۔ چودہ سو سال پہلے اور آج میں کیا فرق ہے کون سا وقت زیادہ باوقار اور پر شکوہ تھا“ جواب



میں طرز یوسف نے کہا کہ چودہ سو سال قبل کا زمانہ پر شکوہ تھا لیکن اب شکوہ عظمت ہے مثال ہے کیونکہ اس وقت یہ ”ذی بونی“ تھی اور اب یہ ”بیونی“ ہے۔ اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ انٹاری نے کہا کہ گواہ کی باقی ماندہ شہادت طرز کی موجودگی میں قلم بند کی جائے اور گواہ استانتے کو اگلی تاریخ کیلئے پابند کیا جائے۔ ڈسٹرکٹ انٹاری کی طرف سے مذکورہ اجازت کی استدعا کئے جانے سے قبل گواہ نے کہا کہ اس کا بیان مکمل ہو چکا ہے تاہم اس کے باوجود ڈسٹرکٹ انٹاری اس سے سوال کر سکتے ہیں۔ مزید برآں جرح بھی ہونا ہے اس لئے گواہ کو آئندہ تاریخ پر حاضری کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آرڈر اے سی 2000-3-2

28-3-2000ء گواہ استانتے نمبر 1 ڈاکٹر محمد اسلم ملک نے دو بارہ حلفا بیان کیا طرز یوسف آج موجود ہے جس نے اپنے لئے تاثر کا لفظ استعمال کیا اور دوسری باتیں کہیں جو میں نے گزارشہ تاریخ سہ ماہت پر بیان کی تھیں۔ میں طرز کی شناخت کرتا ہوں میں طرز یوسف کے ساتھ جو عدالت میں موجود ہے ملتا ہوں، میں بعد میں بھی طرز یوسف سے صرف اس کے متاثر ہانوں کہ اس کے پاس منظر میں کارفرما عنصر کراخ لگا سکوں۔

XXX جرح سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی۔ گواہ کو پابند کیا گیا مقدمہ آج دو بارہ دوپہر 2000-3-28ء گواہ استانتے نمبر 1 ڈاکٹر محمد اسلم ملک حلفا بیان کر دوں گا۔

XXX جرح وکیل صفائی محمد سلیم عبدالرحمان

23-9 اپریل 1997ء کو آڈیو کیسٹ طرز یوسف کو بتوانے گئے اس نے آڈیو کیسٹ میں اپنی آواز تسلیم کی۔ طرز سے موازنہ کیلئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا گیا لیکن اس نے آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کر دیا۔ 24 اپریل 1997ء کو ایس بی صدر نے استانتے کے گواہ آڈیو ویڈیو کیسٹ اور طرز کو فائل مقدمہ سمیت مذکورہ تاریخ کو پیش کئے جانے کو کہا۔ ایس بی صدر نے استانتے کے گواہوں اور طرز سے سوالات کئے۔ لیکن طرز یوسف نے بیان ریکارڈ نہیں کر لیا۔ ایس بی صدر نے آڈیو کیسٹ سے ویڈیو کیسٹ بھی دیکھے جس کے بعد ایس بی نے چالان پیش کئے جانے کی ہدایت کی جس پر طرز کے خلاف مقدمے کی سماعت کیلئے چالان پیش کر دیا گیا۔ جرم فرم خاکہ کئے جانے کے بعد استانتے نے جمعی طور پر 14 گواہ پیش کئے۔ ان کے بیانات لفظ بہ لفظ درج ہیں۔

گواہ استانتے نمبر 1: ڈاکٹر محمد اسلم ملک ولد ملک نیاز علی ذات سکے ڈاکٹر (بریگیڈیئر) ریٹائرڈ سکند 10-G عسکری اپارٹمنٹس چودھری خلیق الزماں روڈ کراچی حلفا بیان کرتا ہوں۔

میں اس مقدمے کے طرز یوسف کو 1988 یا 1989 سے جاتا ہوں۔ میری اس سے ملاقات اپنے دوست عبدالواحد کے مکان نمبر 3/دخان ڈی بیلنگز 9 کلفٹن کراچی میں 1988 میں ہوئی۔ میرے دوست عبدالواحد نے مجھے بتایا کہ ایک مذہبی شخص ان کے گھر آ رہا ہے جو نماز پڑھنے کے بعد دین کے بارے میں بیان کرے گا۔ طرز یوسف میرے دوست کے گھر آیا۔ طرز نے سورۃ اخلاص پکی تفسیر بیان کی جو مجھے اچھی لگی۔ چار باچھ بعد میرے دوست نے پھر مجھے محفل میں شرکت کیلئے کہا میں نماز پڑھنے کے بعد محفل میں شریک ہوا۔ طرز یوسف نے پیغمبر اسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور پھر جب بھی طرز میرے دوست کے گھر آئے مجھے محفلوں میں شرکت کیلئے بلایا گیا۔ 1995 میں طرز یوسف نے نماز پڑھنے کے بعد میرے دوست کے گھر آکے مجھ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ اگر مجھ پر حقیقت مشکوک کر دی جائے تو میں اس سلسلے میں کس قدر قربانی دے سکتا ہوں میں اس کی حد تک خندہ بدبخت تھا۔ طرز یوسف نے مجھ سے دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا ”میں نے کہا میں اس کا انتظام نہیں کر سکتا۔ بہر حال میں نے معاملہ اتوار میں ڈال دیا۔ پھر 1995 کے آخر میں طرز یوسف نے اپنی خواہش پر عمل درآمد کی ہدایت کی۔ مجھے یہ ہدایت نماز مغرب کے بعد اپنے دوست عبدالواحد کے گھر کی گئی۔ میں نے جواب دیا کہ میں اس کی آئندہ آمد کے موقع پر اس کا انتظام کر دوں گا۔

نمبر 1995 میں طرز یوسف میرے دوست کے گھر آیا مجھے میں نے بتایا کہ میں نے دولاکھ روپے کا انتظام کر لیا ہے تو میں نے اسے دولاکھ روپے اور کر دیئے۔ پھر اگلے بچے طرز یوسف نے اپنے مریدوں کے ہمراہ عسکری اپارٹمنٹ میں واقع ہماری مسجد میں نماز جمعہ میں شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد طرز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میرے گھر آیا جہاں ہڑتالی دہرے بعد اس نے مجھ پر حقیقت مشکوک کئے جانے کو کہا۔ پھر کمرے ہو کر اس نے ”تاثر محمد“ کہا جس پر مجھے بہت ہڑت ہوئی کیونکہ کوئی بارے میں حضرت محمد ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا جبکہ حضرت محمد مدینہ میں ہیں میں نے بتایا کہ یہ شخص اچھے مرید ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے میری ہڑت ختم نہیں ہوئی تھی کہ طرز یوسف کے ساتھیوں نے میری گردن میں ہار ڈال دیئے اس کے بعد ملاقات ختم ہوئی۔ طرز یوسف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میرے گھر سے نکلے۔ طرز یوسف اس کے ساتھیوں اور میرے ماہر اس

میں طرز یوسف نے کہا کہ چودہ سو سال قبل کا زمانہ پر شکوہ تھا لیکن اب شکوہ عظمت ہے مثال ہے کیونکہ اس وقت یہ ”ذی بونی“ تھی اور اب یہ ”بیونی“ ہے۔ اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ انٹاری نے کہا کہ گواہ کی باقی ماندہ شہادت طرز کی موجودگی میں قلم بند کی جائے اور گواہ استانتے کو اگلی تاریخ کیلئے پابند کیا جائے۔ ڈسٹرکٹ انٹاری کی طرف سے مذکورہ اجازت کی استدعا کئے جانے سے قبل گواہ نے کہا کہ اس کا بیان مکمل ہو چکا ہے تاہم اس کے باوجود ڈسٹرکٹ انٹاری اس سے سوال کر سکتے ہیں۔ مزید برآں جرح بھی ہونا ہے اس لئے گواہ کو آئندہ تاریخ پر حاضری کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آرڈر اے سی 2000-3-2

28-3-2000ء گواہ استانتے نمبر 1 ڈاکٹر محمد اسلم ملک نے دو بارہ حلفا بیان کیا طرز یوسف آج موجود ہے جس نے اپنے لئے تاثر کا لفظ استعمال کیا اور دوسری باتیں کہیں جو میں نے گزارشہ تاریخ سہ ماہت پر بیان کی تھیں۔ میں طرز کی شناخت کرتا ہوں میں طرز یوسف کے ساتھ جو عدالت میں موجود ہے ملتا ہوں، میں بعد میں بھی طرز یوسف سے صرف اس کے متاثر ہانوں کہ اس کے پاس منظر میں کارفرما عنصر کراخ لگا سکوں۔

XXX جرح وکیل صفائی محمد سلیم عبدالرحمان

# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذاب نے خود کو "انامح" کہہ کر پیغمبری کا اعلان کیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 3)

کہ کتاب کے انتساب میں یوسف کیلئے جو عدالت میں موجود ہے میں نے لفظ انامح استعمال کیا تھا۔ رضانکارانہ طور پر کہا میں نے کتاب اور اس کا انتساب اشاعت کیلئے ستمبر 1995 میں ہیجا تھا۔ چھپنے کے بعد کتاب جنوری 1996 میں میرے پاس آئی جب میں نے کتاب کبھی پاس کا سوہو اشاعت کیلئے ہیجا اس وقت طرم یوسف کی اصلیت مجھ پر واضح نہیں ہوئی تھی۔ میں نے ناشر سے کتاب کا انتساب یا ذکر کرنا یا مخصوص لفظ حذف کرنے کو نہیں کہا تھا۔ رضانکارانہ طور پر کہا اس کیس کی وجہ یہ ہے کہ طرم یوسف کے اعلان کے بعد میں نے شخص اس عنصر کی حقیقت جاننے کیلئے جس کی بنیاد پر اس نے اسے محمد ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تھی۔ کتاب کے انتساب میں



جن الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے میں نے انہیں حذف کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ رضانکارانہ طور پر کہا بعد کے ایڈیشنوں میں الفاظ جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے استعمال نہیں کئے گئے حتیٰ کہ وہ الفاظ بھی جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے بعد کے ایڈیشن میں کبھی نہیں لکھے گئے۔ بعد میں طرم یوسف نے انتساب کے الفاظ "مجھے کیا عطا کیا گیا بلکہ کیا نہیں عطا کیا گیا" شامل کرانے۔ چونکہ میں نے اس کی تعریف میں اس کے کہنے پر انتساب کے الفاظ لکھے تھے کیونکہ میں اس کے ساتھ تھا۔ کتاب انگریزی ڈی وی ڈی میں طرم یوسف کے کہنے پر نہیں لکھی میں نے سنا ہے کہ مرید بالعموم اپنے مرشد کو تحائف دیتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ میں نے طرم یوسف کو دو لاکھ روپے بطور نذرانہ پیش کیے خود کہا کہ یہ رقم مجھ سے جبر کے تحت وصول کی گئی۔ یہ درست ہے میں نے یہ رقم مذکورہ طریقے سے بندوبست کی نوک پر ادا نہیں کی میری مالی حالت مستحکم ہے" یہ درست ہے کہ طرم یوسف کی جانب سے کی جانے والی قبض تردیدیں نوائے وقت کے 24 26 27 29 تاریخ کے 1997 کے ایڈیشنوں میں شائع ہوئیں جو میں نے دیکھے ہیں۔ گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

یہ غلط ہے کہ میں ان سے مقدمے کے اندراج سے قبل ملاقاتیں کرنا چند سال سے کبھی نہیں بیان کیا۔ میں نے لاہور میں مستفیض سے معلوم کرنے کیلئے کہ کیا ہو رہا ہے اور مقدمے کی کیا صورت حال ہے ملاقات کی تھی۔ میں نے مذکورہ تاریخ کے بعد مستفیض سے ملاقات کی تھی۔ دوسری بار مستفیض نے اس وقت ملاج طرم کی مناجات کے معاملے پر لاہور ہائی کورٹ میں کارروائی زبر فور تھی۔ میری مستفیض سے لاہور ہائی کورٹ کے احاطے میں ملاقات ہوئی۔ یہ درست نہیں کہ میں مستفیض کے ہمراہ اس وقت لاہور ہائی کورٹ میں موجود تھا جب درخواست مناجات پر بحث ہو رہی تھی۔ میں اپنے بارے میں مدعوئی نہیں کر سکتا کہ میں مذہب سے پوری طرح آگاہ ہوں میں نے مذہب اسلام پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام "شان حضور" یہ زبان حق "اور" عظمت قرآن" یہ فرمان رحمان "ہیں۔ میں اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ اسلامی قانون یا برطانوی قانون کے مطابق ایک طرم کو مقدمے سے قبل یہ گواہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس شرط پر شکایت کنندہ کے وکیل سزا حاصل فرمیں نے اعتراض کیا کہ گواہ سے قانون کے بارے میں اس کا علم جاننے کیلئے ایسے سوالات نہیں پوچھے جاسکتے جو اعتراض کا بھی حتمی دلائل کے شرط پر جائزہ لیا جائے۔ گاد عدالت کا وقت ختم ہو چکا ہے گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آراوے سی 28-3-2000

29-3-2000 ڈی ڈبلیو ڈا ڈاکٹر محمد اسلم

دوبارہ حلفا بیان کرتا ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی:

مجھے یاد نہیں کہ کب طرم یوسف کو مقدمے میں گرفتار کیا گیا۔ مجھے دو مہینہ بھی یاد نہیں جس میں اسے گرفتار کیا گیا۔ جب میرا بیان کب بند کیا گیا تو مجھے پتہ چلا کہ طرم یوسف کو اس مقدمے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ذریعے معلوم ہوا کہ طرم یوسف ایک ڈائری لکھتا تھا جس نے روزہ تکبیر کی کاپی لکھی ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہفت روزہ تکبیر کی کاپی سے شائع ہوتا ہے جس میں اس جزیدے کے پورے صفحات کو چاہتا ہوں وہ میرے پاس آیا تھا جس نے اس کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا مجھے معلوم نہیں کہ آیا ظاہر اس مقدمے میں گواہ ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ طرم یوسف نے خود کو انامح کہہ کر اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے میں نے ظاہر کے سامنے ان خیالات کا اظہار کیا تھا مجھے اس کی تفصیل یاد نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا پہلا طرم کے خلاف الزامات تکبیر میں شائع ہوئے تھے تاہم یہ تکبیر میں شائع ہوئے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ طرم یوسف کے خلاف الزامات ہماری تحریک پر شائع ہوئے۔ یہ درست ہے کہ تصویریں جزیدے میں شائع ہوئیں یہ کہنا درست نہیں کہ جزیدے میں شائع ہوئے والی تصویریں میں نے مہیا کی تھیں۔ میں تکبیر کا ذمہ داری نہیں بیان سکتا جس میں تصویریں شائع ہوئیں تاہم مجھے بارے کہ تکبیر میں شائع ہوئے تھے یہ یاد نہیں کہ یہ ایڈیشن اپریل کے شروع میں شائع ہو یا آخر میں یہ کہنا درست نہیں کہ میری بارداشت درست نہیں۔ یہ درست ہے کہ کتاب "عظمت قرآن و فرمان رحمان" "بشر انسان" انگریزی ڈی وی ڈی میں بحیثیت مصنف میری لکھی ہوئی ہیں۔ مسلمان کا مطلب ایسا شخص ہے جو لکھ "طیب" "اللہ اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہو۔ یہ درست ہے کہ کتاب کا ایک انتساب ہے۔ یہ کتاب فیصل آباد میں شائع ہوئی اس کا ایڈیشن جنوری 1996 میں مجھے ملا۔ میری طرم یوسف سے ملاقات آخری مرتبہ اگست 1998 میں عبدالوہد کے مکان پر عبدالوہد کی موجودگی میں ہوئی۔ یہ درست نہیں کہ میں طرم یوسف کا مرید ہوں یا اہل حق میں اچھا ہوں اور میں صوفی غلام رسول کا مرید ہوں جو حاصل کر چکے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ طرم یوسف سے کس کی بیعت کی گئی تھی یہ درست ہے

جانا جو میں نے دسمبر 1995 کے بعد اگست 1996 سے قبل اس کے ساتھ کیا۔ ممکن ہے پانچ یا چھ اشتہاروں میں شریک ہوا ہوں۔ مجھے اس دوران ان اشتہاروں میں زبردستی آتوایے مخصوص موضوع یاد نہیں۔ تاہم ان اشتہاروں میں قرآن حکیم کے متعلق بعض موضوعات پر چلا خیاں ہوں ان اشتہاروں میں قد بڑی نونشی لوزن کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ پھر کہا میں پہلے ہی ان قانون اعتراض موضوعات کے بارے میں پانچ یا چھ جنوں پر طرم یوسف نے بات کی تھی۔ میں طرم کے ذہن میں موجود لفظ مجس کے معنی نہیں جانتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجس کا مطلب اصلاح حاصل کرنا ہے طرم نے اگست 1996 سے 20 اپریل 1997 کے دوران دو دفعوں اور عدالت کے فیصلے کے بعد ان کی نشاندہی نہیں کی۔ کیونکہ میں قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا اور یہ کہ میں نے طرم کے کئے گئے اعلانات کی کبھی نشاندہی نہیں کی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میری خاموشی دانستہ تھی۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ میں نے دفعہ 161 کے تحت اپنے بیان میں دانستہ طور پر دہرا دسمبر 1995 کا ذکر نہیں کیا۔ طرم یوسف میرے ساتھ اپنے تعلق سے آٹھ نو ماہ میں بدل دیکھا دیا تھا۔ طرم یوسف کے ساتھ آٹھ نو ماہ کے دوران میرے تعلقات معمول کے اور اچھے تھے۔ طرم یوسف کی جانب سے تاہم کا اعلان اپنی وضاحت خود سے اس لئے اس کی جانب سے اس بارے میں مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے یہ درست نہیں کہ طرم نے تاہم جن عبد اللہ نہیں کہا تاہم اس نے تاہم ہونے کا اعلان کیا۔ وکیل صفائی نے جس اعلان میں تاہم کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذائقہ کر رہا ہے لیکن جب طرم نے اپنے لئے تاہم ہونے کا اعلان کیا تو اس کا اندازہ اور طور طریقہ ایسا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنے پیغمبر حضرت محمد ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ تاہم ہمیشہ تاہم تو اسے لیکن یہ تصدیق شدہ کوئی چیز ہے یہ درست نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کا تاہم دیتا ہے یا پیغمبر تاہم یا جاہلوں پھر کہا طرم کی جانب سے دیا جاتا والا تاہم یوسف درست اور صحت تھا۔

میں نے مولانا عبدالرحمان اشرفی کی تحریر کردہ کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ میں نے مولانا عبدالستار یازکی کی طرف سے اس مقدمے کے بارے میں دیکھے جانے والے بیانات پڑھے ہیں لیکن یاد نہیں کہ اس روز نامہ نوائے وقت کے لاہور ایڈیشن میں 9 جولائی 1997 کے شائع ہوئے والا مولانا عبدالستار یازکی کا اخباری بیان پڑھا ہے میں نے مولانا عبدالستار یازکی کا ہم بحیثیت رکن قومی اسمبلی سنا ہے۔ پھر کہا عالم دین کی حیثیت سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں میں نے مقدمے کی ایف آئی آر نہیں پڑھی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ طرم یوسف نے میرے ساتھ ملاقاتوں میں پیغمبر اسلام کے ساتھ اپنی گہری محبت اور ادنیٰ کا اظہار کیا تھا۔ پھر کہا کہ طرم نے حضرت محمد عربی کی بجائے کسی اور سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔ محمد عربی سے مراد لکھ میں پیدا ہوئے والا ہے جو جنت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران پیغمبر اسلام کے بارے میں کہا ان اشتہاروں میں باقاعدگی سے ورد شریف نہیں پڑھا کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ باطن (اندرونی حالت) جانتا ہے۔ یہ مصلحت اللہ کی جانب سے کسی کو عطا کی جاسکتی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں مذکورہ افراد میں سے نہیں۔ یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے میری لامست میں میرے پیچھے اپنے ہاتھ ہونے کے اعلان سے قبل نماز پڑھی۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی تکبیریں دوسرے کے پیچھے نماز پڑھے لیکن یہ میرے علم میں نہیں ہے یہ درست ہے کہ اگر اسامیل فریبی نے مقدمہ درجن نہ کرنا تو میں نے مقدمہ درجن نہ کرنا تو میں نے یہ درست ہے کہ میں نے اس مقدمے کو محض ختم نبوت کے پابند فارم کی حیثیت سے استعمال کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میرا حلقہ تصدیقی اور قاریی سلسلے کے مکاتب گزرے۔ یہ گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا گیا۔

آراوے سی 29-3-2000

30-3-2000 ڈی ڈبلیو ڈا ڈاکٹر محمد اسلم

تجدید حلف کے ساتھ

XXX جرح وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان: اس شرط پر فاضل وکیل صفائی گواہ سے روز نامہ نوائے وقت مورچہ 97-26-26 میں شائع ہوئے والی ایک تحریر کے حوالے سے سوال کرنا چاہتے ہیں۔ فاضل وکیل صفائی ایک تصدیق شدہ دستاویزی نوٹیفکیشن لکھی ہے کہہ کر پیش کر رہے ہیں کہ دستاویزی اصل ان کے پاس ہے لیکن وہ اصل نہیں لکھتے۔ اس دستاویزی تصدیق شدہ نوٹیفکیشن کی بنیاد پر گواہ سے سوال نہیں کر سکتے جب تک اصل مہیا نہ کر دی جائے۔ اگر وہی صفائی چاہیں روز نامہ نوائے وقت سے متعلقہ ریکارڈ طلب کر سکتے ہیں اس شرط پر سوال اس وقت تک کیلئے مٹا دیا جاتا ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان: میں طرم یوسف کے ساتھ ان ملاقاتوں کی تصدیق نہیں

(جاری ہے)

# نبوت کے دعویٰ پر یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کوئی دیکھ سکتا ہے دیکھ لے پہچان سکتا ہے تو پہچان لے

### ”پیغمبر ہم میں موجود ہیں“ کذاب شیخ احمد مراد نے فیصلے کا متن (نقطہ نمبر 4)

آر او ایڈس سی 30-3-2000

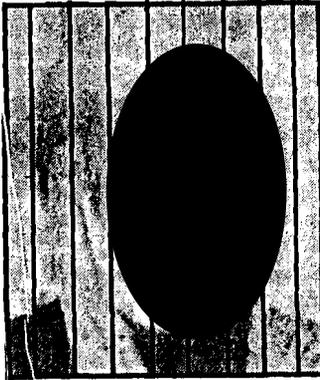
5-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر ایک ڈاکٹر محمد

اسلم حلقا بیان کرتا ہے

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

میں نے پولیس کے سامنے یہ نہیں کہا کہ ملام یوسف کی طرف سے انامحہ کے اعلان کے باوجود میرا ملام نے زوالیہ رہا میں نے پولیس کو ستمبر 1995 کے بارے میں پیشکش نہ کیا۔ جس میں ملام یوسف نے خود کو ”انامحہ“ کہا تھا۔ یہ دعوت ہے کہ میں نے پولیس سے مقدمے کی نوعیت اور میرا بیان قلم بند کئے جانے کی وجہ سے بارے میں پوچھا تھا۔ میں نے مجھے بتایا کہ ملام یوسف نے اپنے ”انامحہ“ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس نے مجھے اس ضمن میں کچھ میرے سامنے نہیں ہونے کے بارے میں پوچھا پولیس نے مجھے اس مقدمے کے مستفیض کے بارے میں بھی بتایا۔ یہ درست نہیں کہ میں نے اس مقدمے کی کارروائی میں سے حد تک ہی کیا چاہیہ مستفیض کے دیکھ سزا حاصل کر لینے کے طلب کئے جانے پر میں بائیکورٹ میں آیا میں نے ملام یوسف کے مقدمے کے بارے میں اخبارات میں پڑھا تھا کہ ختم نبوت پر بحث کرتا ہے۔ میرا حال مجھے ملام یوسف کی طرف سے اعلان کے جانے والے اصل فقرے یاد نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ملام یوسف نے اپنے دعوے میں کلمہ طیبہ استعمال کیا۔ مجھے صرف ملام یوسف کے دعوے کا مفہوم یاد ہے۔ ملام یوسف کی تردید کہ اس کے دعوے اور اعلان کا مفہوم یہ تھا کہ اس نے اپنے ”انامحہ“ ہونے کا بھی اعلان نہیں کیا لیکن میں اس اعلان سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ اس نے مذکورہ اعلان میری موجودگی میں کیا تھا۔ میں نے سنا تھا کہ اس کے اپنے ”انامحہ“ ہونے کے اعلان پر خاصا شور شرابا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے اخبار میں اعلان کی ضرورت نہیں تھی۔ میں لاہور میں اپنے مریدوں کے اجلاس نہیں کئے۔ میں لاہور میں اپنے مرشد کے عرس میں شریک ہوتا ہوں۔ لاہور میں بھی میرے کچھ مرید ہیں میں ساجد نامی کسی شخص کو نہیں جانتا میں سیکل خیا کو جانتا ہوں لیکن وہ میرا مرید نہیں ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ سیکل خیا اس مقدمے میں گواہ ہے۔ میں نے پولیس سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے میرا نام کس نے دیا ہے پھر کہا کہ اگر ملام نے یہ دعویٰ کیا تھا۔ میں نے جانا ضروری نہیں سمجھا کہ پولیس کو میرا نام کس نے دیا تھا۔ نعمان، رانا اگر ملام کے بارے میں معلوم نہیں کہ پولیس ملام ایک رات رانا اگر ملام کے ساتھ آیا ہے۔ اس کی حقیقت کا جائزہ لوں گا اور یہ ہے پچھلے اس شخص کی شخصیت پر خود گردنگ۔ کس سے شخص کے اعلان سے بارے میں میرا اصول اس شخص سے مختلف ہو گا جسے میں گرفتار کرنے کی ضرورت ہے جانتا ہوں۔ میں نے شخص کے ضمن میں پہلے اس کے کلمہ طیبہ پڑھنے کا اندازہ دیکھا جانتا ہوں میں نے یہ نہیں پڑھا کہ جو بھی شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے وہ صحیح طور پر مسلمان ہے یہ درست نہیں کہ میرا جواب صحیح تھا میں شریف کی پہلی حدیث کے منافی ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ عدالت میں ملام یوسف کی طرف سے ”انامحہ“ کے اعلان کے بعد میرا اس سے تعلق رکھنے کی حد تک بیان جہد کی سوچ اور اس کو گمراہ کہانی ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ملام یوسف سے میرا اختلاف دسمبر 1996 میں پیش ہوا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے عدالت میں غلط بیان کیا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ملام یوسف کی طرف سے میرا غلط ہونے کا اعلان میرے خیال میں جرم نہیں پھر کہا میرے خیال میں اس نے غلط بات بھی نہیں کہی مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ اس کا کہنا پاکستان کے منافیہ فوجداری کے تحت جرم ہے۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت محمد نے فرمایا ہے کہ جو بھی (حضرت محمد کے بعد نبی ہونے کو دعویٰ کرے گا

وہ مردود ہے۔ وہ شخص بھی مردود ہے جو غلط الزامات مانگ کرے گا۔ یہ بات میرے علم میں ہے کہ ملام یوسف نے بعض کتابیں لکھی ہیں یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ ملام یوسف نے اخبار پاکستان میں بہت سے مضامین لکھے ہیں۔ میں نے یہ تمام مضامین نہیں پڑھے ہیں ملام یوسف کے اس مضمون سے اختلاف کیا ہے جو اس نے اخبار میں امام وقت کے بارے میں لکھا ہے۔ پھر خود کہا کہ ایسے مضامین سے عدالت میں میرے موقف کو تقویت بخشی ہے کہ ملام یوسف نے ان مضامین میں بلاواسطہ طور پر خود کو امام وقت قرار دے کر انہیں اخبار میں شائع کر لیا ہے۔ یہ



درست ہے کہ ملام یوسف نے ان مضامین میں اپنے ”انامحہ“ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ملام یوسف سے میری آواز کو رسالہ شامانی کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ وہ مسلح افواج میں بھی رہا لیکن میں اس کے حالات زندگی کا پس منظر نہیں جانتا۔ میں نے 26 مارچ 1997 کے روزنامہ نوائے وقت کے اخباری تراشے دیکھے ہیں جن کی مصدقہ کاپی ایگز بیٹ ڈی سی ہے۔

نوٹ: مذکورہ سوال کے ضمن میں ملام نے اپنے وکیل کے ذریعے اخبار کا اصل ریکارڈ طلب کئے جانے سے متعلق ایک درخواست پیش کی۔ فاضل ڈسٹرکٹ ایڈیٹری درخواست گزار کے وکیل کے تعاون سے اس بات پر متفق ہیں کہ اخبار کا اصل ریکارڈ طلب کئے جانے سے اس مقدمے کی کارروائی میں خاصی تاخیر ہو سکتی ہے اس لئے وکیل صفائی کو اس بات کی اجازت دی جانے کے وہ اخباری تراشوں کی مصدقہ نقل پیش کر کے سوال پوچھ سکے۔ اس لئے وکیل صفائی کو سوال پوچھنے کی اجازت دی جاتی ہے اور درخواست ڈیپوڈ آف کی جاتی ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی:

میری اطلاع کے مطابق ایگز بیٹ ڈی سی کے مکمل طور پر اخبار نوائے وقت کراچی میں شائع نہیں کی گئی۔ میں نوائے وقت کراچی میں شائع ہونے والی اخباری تراشے ایگز بیٹ ڈی سی کے درمیان فرق کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ پھر کہ اخباری تراشوں ایگز بیٹ ڈی سی کے درست ہونے پر یقین نہیں رکھتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے ملام کی گرفتاری کے بارے میں بیعت بولا ہے یہ کہنا غلط ہے کہ اگر کوئی پیغمبر اسلام کے بارے میں عمر محمدی کہتا ہے تو وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد کو مدعی تک محدود کر رہا ہے۔ یہ توہین رسالت کے مترادف ہے۔ یہ درست ہے کہ شخص ”قادیسی“ مسلمان کے تعلق رکھتا ہے، میرا عقیدہ اہل سنت، مکتب فکر سے ہے۔ میں نے حضرت عبدالقادر جیلانی کی کتاب ”سیکرٹ آف سیکرٹس“ نہیں پڑھی جو شیخ زین ”بیرک“ ایجو راسی، اٹکھوئی نے مرصیح کی ہے۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او ایڈس سی 5-4-2000

7-4-2000 گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم حلقا

XXX جرح وکیل صفائی:

ملام نے ”بیوی“ اور ”بیوی“ کے جو الفاظ استعمال کئے، ہیں وہ انہی وضاحت آپ ہیں۔ میں نے علامہ اقبال کی لکھی ہوئی کتابیں مکمل طور پر نہیں پڑھیں۔ میری تاریخ پیدائش 27 جنوری 1929 ہے۔ میں نے سورۃ اعراف پڑھی ہے۔ میں نے قرآن حکیم بھی پورا پڑھا ہے، مجھے دسمبر 1995 سے قبل کسی نے نہیں بتایا کہ ملام یوسف نے اپنے ”انامحہ“ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ملام نے ”انامحہ“ نہیں کہا تھا۔ میں نے کراچی کے اخبارات میں جو یوں ہے ”ان پر اور ان کی اولاد پر صلوة ہو“ ”ان پر“ کا مطلب خود حضرت محمد ہیں۔ ہمارے پیغمبر کے نواسے نام ہیں حضور کے تمام نام بالخصوص اول آخر ظاہر باطن زبانی طور پر نہیں جانتا۔ اول آخر ظاہر باطن اللہ کے صفاتی نام ہیں میں حسین بن منصور علاج کا نام نہیں جانتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے عدالت میں غلط بیان دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں ہاسٹ میں حضرت محمد کے لئے پارسل اللہ کہتا ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ملام یوسف کے خلاف پرائیوٹ لٹریچر کیا ہے جانتا ہے۔ ملام یوسف کی یہ بیعت تھا اس نے اٹھ کر کہا ”انامحہ“ اس طرح اس نے اپنے ”انامحہ“ پیغمبر ہونے کا اعلان کیا۔

آر او ایڈس سی 7-4-2000

20-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر 2 بیان محمد

اکرم رانا دلدار رانا محمد طفیل ذات راجپوت منیجر

فارماسوٹیکل کمپنی کراچی رہائشی 3 بی تھرڈ

ایسٹ سٹریٹ فیروز ٹینس ہاؤسنگ اتھارٹی

کراچی حلقا بیان کیا:

میں ملام یوسف علی کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا ہوں میری اس سے ملاقات 1994 میں عبدالواحد کے گھر کراچی میں ہوئی ملام یوسف علی نے عبدالواحد کے گھر ایک تقریر کی جس میں قرآن پاک کی تلاوت بھی شامل تھی۔ دوران تلاوت اس نے کہا پیغمبر اسلام آج بھی دنیا میں موجود ہیں اور انسان کی شکل میں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ عبدالواحد کے گھر میں کسی کے سوال پوچھے جانے پر کہ ہمارے پیغمبر بہت سادہ زندگی بسر کی ملام یوسف علی نے کہا کہ چودہ سو برس قبل روایات پرانی تھیں اب روایات جدید ہیں۔ مزید یہ کہ شکوہ نمودار نماش آج کی ضرورت ہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں جدید زندگی آج کی ضرورت ہیں ہے۔ یہ عمل جنوری یا فروری 1994 میں ہوئی۔ ملام یوسف نے کہا کہ اگر کوئی دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے اگر کوئی پہچان سکتا ہے تو پہچان لے درمیان پیغمبر اسلام کو پہچان لے اس کے بعد مختل ختم ہو گئی۔

دوسری نشست ستمبر 1995 میں ہوئی میں نے یوسف علی سے ایک سوال پوچھا آیا وہ قرآن مقدس کی تفسیر حکیم گوہر ہے جس کا جواب ہے نہیں انہاں میں دیا۔ میں نے اس کی تحریر کردہ تفسیر اور تفسیر کی ایک کاپی طلب کی جس پر اس نے پوچھا کہ میں اس کی کیا قیمت دلا کر سکتا ہوں میں نے جواب سن کر جبران ہوا کہ قرآن شریف کی کیا قیمت ہو سکتی ہے؟ بہر حال میں نے کہا میں یہ کتاب حاصل کرنے کیلئے ایک لاکھ روپے دلا کر سکتا ہوں اس کے بعد یہ نشست ختم ہو گئی۔ مجھے ایک لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے بار پینچام ملے رہے لیکن میں ادائیگی نہیں کر سکا پھر ایک بار میں نومبر 1995 میں یوسف علی کے شاندار لاہور میں واقع گھر میں شام کے وقت اس سے ملنے گیا مجھے معلوم ہوا کہ وہ اسلام آباد جا رہا ہے مجھے لاہور کے ہوائی لے کر اس کے گھر آجائے تو کہا گیا۔

(جاری ہے)





# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب یوسف کے نبوت کے دعوے سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 7)

وقت تک بے گناہ تصور کیا جائے گا جب تک کہ اس پر الزام ثابت نہ کیا جائے۔ میں نے کسی جگہ یہ نہیں پڑھا کسی کے خلاف غلط الزام لگانے والے کو مردود قرار دیا گیا ہو پھر خود کہا ایسا شخص دجال اور کذاب ہے۔ قرآن حکیم کے سورہ بقرہ میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے وہ وہی ہے جو ہمارے آئین میں ہے میں اردو میں بھی لفظ مسلمان کی تعریف کر سکتا ہوں کہ اسے مکہ طیبہ پر یقین ہونا چاہیے یہ درست ہے کہ میں نے اور دوسروں نے حکومت پاکستان سے طرم یوسف کو پھانسی پر لٹکانے کا مطالبہ کیا تھا میرے اپنے خیال کے مطابق طرم یوسف کے خلاف الزامات ثابت ہو چکے ہیں۔ میں نے آج تک طرم یوسف کو نہیں سنا خود کہا کہ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے سے سنا ہے میں نے اپنے بیان میں دعوے کے بارے میں غلطیوں کے الفاظ استعمال کیے ہیں طرم یوسف نے اخبار میں ایک ترویجی بیان شائع کر لیا ہے یہ قابل محسوس نہیں۔ یہ درست ہے کہ انگریز ڈی سی یوسف کا وہی ترویجی بیان ہے پھر خود کہا جو شخص خود کو غلط طور پر پیغمبر کہلاتا ہے وہ عوام الناس میں اپنے دعوے کی ترویج کرتا ہے لیکن اپنے پیروکاروں میں اس کا دعویٰ برقرار رکھتا ہے اسلام کی تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا کہ کسی ملانے کسی اللہ کے خلاف اس نوع کا الزام عائد کیا ہو۔ استغاثہ کے گواہوں محمد نواز اعوان اور میاں محمد لوہے نے مجھے آڈیو کیسٹس مہیا کیں یہ آڈیو کیسٹ مجھے مارچ 1997ء کے وسط میں گواہوں نے یہ کہہ کر دیں کہ یہ طرم یوسف کی طرف سے دیے گئے خطبے سے متعلق ہیں۔ یہ خطبہ جمعہ 28-2-1997ء کو دیا گیا۔ میں ان گواہوں کو پھیلے سے جانتا ہوں دونوں کیسٹیں بھی مجھے مذکورہ گواہوں نے مہیا کیں۔ ویڈیو کیسٹ بھی مجھے مارچ 1997ء کے وسط میں دی گئیں۔ ویڈیو کیسٹ میں تقریر کی تاریخ مجھے معلوم نہیں میں نے آڈیو کیسٹ سنی اور ویڈیو کیسٹ دیکھی میں نے بعض نکات نوٹ کیے میں نے ایک دوسرے شخص کا وہی سی آر آر ٹیویژن حاصل کیا میں نے آڈیو کیسٹ تھمنا سیکین میں نے ویڈیو کیسٹ اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ دیکھی اسکے نام قاری محمد رمضان مولانا عزیز الرحمن قاری محمد علی اور ممتاز اعوان اور خیاں محمد اویس نے مجھے ویڈیو کیسٹوں کی نمائش کے موقع پر بتایا کہ ویڈیو طرم یوسف کی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تقریر کے وقت وہ موقع پر موجود تھے لیکن ویڈیو کیسٹ انہوں نے تیار نہیں کی۔ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ ویڈیو کیسٹ کس نے تیار نہیں کی یہ نہیں جانتا کہ آیا ویڈیو کیسٹ۔ جہاں تک اس کی دوسرے اشخاص کے اصرار سے تیار کیے۔ میں نے ایک ایک کیسٹ دیکھی کہ ممتاز اعوان اور میاں محمد لوہے نے مجھے بتایا کہ آڈیو کیسٹوں میں اور طرم یوسف کی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے آڈیو کیسٹ اور ویڈیو کیسٹ انگریز ڈی سی کے ساتھ پیش کیں خود کہا آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں نے انہیں ایس بی کو پیش کیے تھے۔ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ تقبضی افر کو 1997-3-29 کو پیش کیے تھے۔ یہ درست ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ 29-3-97 تک میری تحویل میں رہے میں نے آڈیو کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد طرم یوسف علی کا موقف معلوم نہیں کیا پھر خود کہا کہ اس کا موقف واضح ہے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کے بعد بہت سے افراد نے طرم یوسف سے اس کی رائے اور خیالات دریافت کیے تھے ہوا اس نے اسی رائے اور خیالات کا اظہار کیا جیسا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں کہا گیا ہے۔ اس لیے میں نے اس کا موقف جاننے کو ترجیح نہیں دی میں عبدالغفار کا بیان روزنامہ ”جبرج“ میں شائع ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے طرم یوسف سے وضاحت کے لیے رابطہ کیا تھا میں بھی یہی پڑھا ہے۔ میاں غفار عالم بن نہیں خود کہا عدالتی ہیں اور طرم یوسف سے وضاحت حاصل کرنے کے بعد مزید وضاحت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ گواہ کو آئندہ تاریخ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔

موجودگی میں پیش کی جا رہی ہیں اس لیے انہیں شہادت کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ انٹاری کا موقف ہے کہ عدالت میں انگریز بی بی 1 (1-2) کی صورت میں جو ویڈیو کیسٹ دی گئی ہے وہ فی الحقیقت دو آزاد (انڈیپنڈنٹ) ویڈیو کیسٹیں ہیں جن میں سے ایک مستغنی نے پولیس کو پیش کی جبکہ دوسری کیسٹ گواہ استغاثہ اطہر اقبال نے پولیس کو پیش کی اس لیے اطہر اقبال کی پیش کردہ ویڈیو کیسٹ کو مستغنی کے بیان سے خارج کیا گیا کیونکہ گواہ استغاثہ اطہر اقبال کی پیش کردہ ویڈیو کیسٹ کی فرد متعلقہ الٹنگ سے تیار کی گئی ہے اس مرحلے پر پراسلر دوبارہ سر بمبر کر دیا گیا۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ



تاریخ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔ آراویڈیو سی 25-4-2000

28-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر 3 محمد

## اسماعیل شجاع آبادی حلفاً بیان کرتا ہے:

کہ میں نے ایک آڈیو کیسٹ ایک ویڈیو کیسٹ اور طرم کی ڈائری کے صفحات 22 کو فونٹ پیش کیں۔ آڈیو کیسٹ کا انگریز بی بی 1 ہے جبکہ ویڈیو کیسٹ انگریز بی بی 2 میں منطقی ہے دو ویڈیو کیسٹ انگریز بی بی 2 (1-2) کہہ گیا۔ فی الحقیقت میں نے ایک ویڈیو کیسٹ انگریز بی بی 2 ایک اور خواست انگریز بی بی سی ڈائری کے ایک صفحہ کی فونو کاپی پیش کی تھی انگریز بی بی 4 بھی میری پیش کردہ تھی۔ اس مرحلے پر فاضل دیکل صفائی نے اعتراض کیا کیونکہ دستاویز انگریز بی بی 4 ایک فونٹ ہے اس لیے بطور شہادت قابل تسلیم نہیں ہے اس اعتراض کا حتمی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔

## XXX جبرج وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمن:

میں نے اس مقدمہ کی ایف آئی آر دیکھی ہے میں نے اپنے بیان میں انگریز بی بی کا ذمہ ایف آئی آر بی بی 1 سے موازنہ نہیں کیا چونکہ میں نے انگریز بی بی کا ذمہ ایف آئی آر بی بی 1 سے موازنہ نہیں کیا اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا ایف آئی آر میری شکایت انگریز بی بی سی کے مطابق ہے۔ یہاں انگریز بی بی 1 کی حد تک یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے بھی میری موجودگی میں پیغمبر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا یہ درست ہے کہ انگریز بی بی سی میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ میری موجودگی میں نہیں لگائے گئے۔ مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے یہ درست ہے کہ شریعت اور منطقی قانون کے مطابق غلط الزام بہتان ہے۔ بہتان سے مراد ایسے الزامات ہیں جن کا کوئی وجود نہ ہو۔ یہ درست ہے کہ میں بھی طرم یوسف سے نہیں ملایا یہ درست ہے کہ میں نے طرم یوسف کو اپنی درخواست انگریز بی بی سی میں دیا تھا لکھا ہے۔ میں گواہ استغاثہ بریگیڈیز اسلام سے پہلی مرتبہ جون جولائی 1997ء میں ملا۔ گواہ استغاثہ انارک سے پہلی بار میری ملاقات اپریل 1997ء میں ہوئی۔ اس کا انتظام اپریل 1997ء کے پہلے ہفتے میں کیا گیا یہ درست ہے کہ ارڈر نے شریعت کی شخص کو اس

طرم یوسف کی پیغمبری کے دعوے پر ہیں نے عامہ کرام سے جن میں مولانا یوسف لدھیانوی، جنس تقی عثمانی، مولانا اکرم، مولانا ریاض حسین اور عبد اللہ سے فونو حاصل کیا یہ فونو زبانی تھے پھر کہا مولانا یوسف لدھیانوی نے تحریری فونو دیا تھا میں نے یہ فونو جولائی تا دسمبر 1996ء کے دوران یا اس سے آگے مارچ 1997ء تک حاصل کیے ان تمام غلط کا تعلق اہلسنت والجماعت کے مکتبہ فکر سے ہے یہ فونو میں نے اپنے خیالات کی تائید و توسیع کے لیے حاصل کیے اس لیے بھی کہ دوسری رائے حاصل کی جاسکتے یہ کہنا غلط ہے کہ میں اپنے مرشد بریگیڈیز اسلام کی ہدایت پر بطور گواہ پیش ہوا ہوں۔ یہ درست ہے کہ جدید دور میں تبدیلی ہوئی ہے یہ درست نہیں کہ میں نے دشمنی کی بنا پر غلط بیانی کی ہے۔ آراویڈیو سی 24-4-2000

## گواہ استغاثہ نمبر 3 بیان محمد اسماعیل

شجاع آبادی ولد عبدالخالق ذات جت وریا

پیشہ دکانداری ساکن مسلم ٹاؤن 5-حسین

سٹریٹ لاہور حلفاً بیان کرتا ہوں۔

میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور راجہ کا جنرل سیکرٹری ہوں طرم یوسف علی جو ڈیفنس لاہور کارہائسی ہے نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا اس نے اپنے حضرت محمد پیغمبر اسلام ہونے کے سلسل اور ان کے ساتھ مشابہت کا بھی دعویٰ کیا اس دور کے اپنے محمد رسول اللہ ہونے کا بھی دعویٰ کیا اس نے اپنے اہل خاندان کو اہل بیت اور اپنے معتقدین کو اصحاب رسول کہا جس پر مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا کیونکہ ان کے جذبات مجروح ہوئے طرم نے عورتوں کے ساتھ زنا کے ارتکاب کی کوشش کی اس نے اپنے معتقدین سے لاکھوں روپے وصول کیے اس نے پیغمبر اسلام کی توہین کی اس نے اپنے مذکورہ خیالات کا اظہار 28-2-1997ء کو چوک عظیم خانہ لاہور میں بیت الرضا میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ ایس ایس بی لاہور کو میری طرف سے دی جائی اور درخواست انگریز بی بی سی پر یہ مقدمہ درج کیا گیا مقدمہ کے اندراج کے بعد میں نے پولیس کے زور پر ایک سٹی (آڈیو) اور ایک بھری (ویڈیو) کیسٹ پیش کیا۔ نوٹ: اس مرحلے پر سر بمبر پراسلر کھولا گیا آڈیو کیسٹ انگریز بی بی 2 اور ویڈیو کیسٹ بی 2 (1-2) عدالت میں موجود ہیں جو میں نے پولیس کو پیش کیے تھے میں نے طرم یوسف کی ڈائری کے 22 صفحات بھی جن کا انگریز بی بی 3 (1-2) ہے پیش کیے مذکورہ ایشیا ریڈیو فرد متعلقہ سٹی میوا انگریز بی بی ڈی جن کی میں نے تصدیق کی تھی میں نے اس کیسٹوں سے اس مرحلے پر فاضل دیکل صفائی نے بعض اعتراضات کیے جو درج ذیل ہیں۔

- (i) قانون شہادت آرڈر کے آرٹیکل 164 کے تحت یہ لازم ہے کہ کسی قسم کی ایسی شہادت پیش کرنے سے قبل ساعت کرنے والی عدالت سے اجازت حاصل کی جائے جو یہ کہی آلائی یا کسی دوسرے طریقے سے حاصل کی گئی ہو۔
- (ii) چونکہ استغاثہ نے ایسی شہادت پیش کر سکی کوئی درخواست نہیں کی اور نہ ہی عدالت نے یہ شہادت پیش کرنے کی اجازت دی ہے اس لیے قانون شہادت کے حکم کے آرٹیکل 164 کی پیشگی شرائط اور نقصان پورے کیے بغیر ایسی شہادت پیش نہیں کی جاسکتی۔
- (iii) مزید برآں اعتراض نمبر 1 کو برقرار رکھتے ہوئے استغاثہ نے طرم کو آڈیو ویڈیو کیسٹوں اور میڈیا طور پر طرم یوسف کی تحریر کردہ ڈائری کی نقول پیش نہیں کیں۔
- (iv) چونکہ ڈائری کی فونو کاپیاں اصل کی غیر

(جاری ہے)

# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

روزنامہ خبریں کی طرح دوسرے اخبارات نے مقدمے میں دلچسپی نہیں لی اعدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر: 8)

آر او ایڈز ای 2000-4-28ء

28-4-2000 کو ایک عدالتی گواہ بیان بھی

تلم بند کیا گیا ہے جو لفظ نظر اور ن ذیل ہے:

عدالتی گواہ نمبر 1

بیان خوشی محمد سب انسپکٹوریٹس لائن حلقہ بیان کرناویں میں سے اس عدالت کے حکم کی تعمیل میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی شے کا پی وصول کی اور یہ شے کا پی اور اصل آج عدالت میں پیش کر دیئے ہیں شے مکمل طور پر آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی اصل کے مطابق ہے۔

2000-5-8 گواہ استغاثہ نمبر 3

محمد اسماعیل شجاع آبادی: حلقہ بیان کیا

یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ کی سماعت کے دوران میں عدالت موجود تھا آڈیو کیسٹ کی کاپی تقبضی افرنے عدالت کے حکم پر فراہم کی گئی تھی اس نے آڈیو کیسٹ کی ایک نقل پولیس کو اصل کیسٹ پیش کرنے سے قبل ذالی استعمال کے لیے تیار کرانی تھی۔ کوئی دوسری کاپی تیار نہیں کرانی گئی تھی۔ ممتاز اور لوہی نے مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مہیا کی تھی انہوں نے بتایا تھا کہ وہ اسے بیت الرضا مسجد سے لائے ہیں۔ آڈیو کیسٹ مورخہ 28-2-2000ء کے خطبہ جمعہ سے متعلق جو کہ شیخ مومنجہ پر موجود نہیں تھا اس لیے میں نے پولیس کو ویڈیو کیسٹ پیش کی تھی میں ان سے متعلق تاریخیں نہیں جانتا مگر یہ ویڈیو کیسٹ ایک سال یا زیادہ سال پرانی ہوں پولیس نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا فرانسکریپٹ بھی تیار کیا تھا میں نے وہ فرانسکریپٹ پڑھے ہیں میں نے فرانسکریپٹ کی نقل پولیس سے حاصل کی مجھے وہ تاریخیں یاد نہیں جن پر میں نے پولیس سے فرانسکریپٹ حاصل کیے۔ یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ پڑھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا معلق ریح الاول کے مہینے کے کسی خطبے سے ہے۔ میں اسلامی کیلنڈر کے مہینوں کے نام بتا سکتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ریح الاول کا مہینہ شوال کے مہینے سے پہلے آتا ہے میں نہیں جانتا کہ 28-2-1997ء اور 19 شوال 1417ھ تھی۔ خود کہاویڈیو کیسٹ میں ایک خطبہ ریح الاول کا ہے یہ درست ہے کہ طرم کی تقریر کے مومنجہ پر بہت سے لوگ جہاں بیٹھے تھے اندازاً اور نعرہ و رسالت لگا رہے تھے۔ ویڈیو کیسٹ میں یا آڈیو کیسٹ میں یا فرانسکریپٹ میں یا اخبار میں طرم کی تقریر سن کر کچھ سست مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ یہ غلط ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دکھا کر میں نے طرم یوسف کے خلاف عوام الناس کے جذبات مجروح کئے تھے طرم یوسف کے بیروکاروں سے علم ہوا کہ ڈائری کے دوران طرم یوسف نے لکھے ہیں۔ ان میں رضا اکرم سبیل ضیا نعمان الہی اور طرم یوسف کے دوسرے بیروکار شامل تھے سبیل ضیا پہلا آدمی تھا جس نے مجھے بتایا کہ ڈائری کے دوران طرم یوسف کے تحریر کردہ ہیں۔ سبیل ضیا سے بات چیت سے قبل میں نے جریدہ تکبیر پڑھا تھا۔ جس میں ڈائری کے صفحات کا کسٹ شائع ہوا تھا یہ درست ہے کہ مقدمے کے اندراج سے قبل طرم کی مجھ سے کوئی خط و کتابت نہیں تھی۔

گواہ استغاثہ کو ان شام 2 بجے کا پابند کیا گیا۔

لی ڈیویو 3 محمد اسماعیل شجاع آبادی حلقہ بیان کرنا ہے میں نے پولیس سے فرانسکریپٹ انکشاف کرانی میں عدالتی ملاحظہ ختم نبوت کے دفتر نے جریدہ تکبیر کے دفتر سے ڈائری کے صفحات حاصل کیے تھے۔ ڈائری کے یہ صفحات 1997-23-3 اور 1997-29-3 کے تکبیر جریدہ میں شائع ہوئے تھے۔ استغاثہ میں استعمال کی جانے والی اس کیسٹوں میں مہمانہ پاس موجود ہیں۔ شکایت میں کسی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد وہ ہوں کوئی اور نہیں میں نے شکایت میں لفظ مورخہ استعمال کیا تھا اگر بیسٹ لی کی ہے

مر لاہ اور افریقہ جن سے طرم یوسف مخالف "مذہب اور مذہب" کے دھوکے اور ترقی میں سے ایک کہہ سکتا ہے دوسرا سبیل ضیا اور طرم اقبال وغیرہ ہیں۔ مجھے مذکورہ باقی حلقہ کے بارے میں سبیل ضیا اور طرم اقبال نے مقدمے کے اندراج سے قبل بتایا ہے ہی حقائق رہا اگر میرے علم میں لائے۔ مقدمے کے اندراج سے قبل دو چشمہ گواہوں سبیل ضیا اور طرم اقبال کے نام میرے علم میں تھے میں نے اپنی شکایت کی تکمیل بیسٹ لی کی میں میں مختصر تفصیل مہیا کی۔ اپنی درخواست اگر بیسٹ لی کی میں میرے لیے حقائق کی تفصیل مہیا کر ضروری نہیں تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے دانستہ اپنی شکایت اگر بیسٹ لی کی میں مختص گواہوں کے ناموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ کسی کو بھی میں اس مقدمے میں مختص گواہ کی حیثیت سے متعارف کرا سکتا تھا۔



مجھے آڈیو ویڈیو کیسٹوں سے علم ہوا کہ طرم یوسف اپنے لیل خانہ کو لال بیت اور ایسے بیروکاروں کو مہیا کرتا ہے میں فرانسکریپٹ دیکھ کر طرم کی طرف سے اپنے لیل و خیال اور بیروکاروں کے بارے میں استہلال کی جانے والے الفاظ کے بارے میں متاسف ہوں۔ مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا حصہ یاد نہیں جس میں طرم یوسف نے اپنے کذب کے لیے لیل بیت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے چند روز قبل عدالت میں آڈیو کیسٹ سننا اور ویڈیو کیسٹ دیکھا تھا مگر یہ میری یادداشت تھی کہ ایک کم ہو۔ یہ درست ہے نہ ہی آڈیو کیسٹ مورخہ ہی فرانسکریپٹ میں کسی جگہ شاعری وغیرہ شاعری شاعرہ مورخوں سے طرم یوسف کے زنا کوئی حوالہ ہے۔ رضا کار نامہ طور پر کہا مجھے خاتون کی جانب سے کئی ٹیلیفون کالیں موصول ہوئیں جن کی تاریخیں میرے پاس آئی ہیں انہوں نے کہا کہ طرم یوسف نے ان کے ساتھ زنا کے ارتکاب کی کوشش کی تھی۔ اپنا مستقبل بچانے کے لیے ان مورخوں نے مجھے اپنے نام نہیں بتائے۔ یہ درست نہیں کہ طرم یوسف نے زنا کے ارتکاب کی کوئی کوشش نہیں کی میں نے خاتون کا موقف تسلیم کیا کیونکہ اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی میں نے ٹیلیفون پر اور خاتون سے جو میرے پاس آئی تھیں ان کے دعوے سے یہ غلط ہے کہ طرم یوسف نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں "میرے صحابی کا لفظ استعمال نہیں کیا پھر کہا طرم یوسف نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں اپنی تقریروں میں کیا ہیں ایک صحابی موجود ہیں اس لیے لفظ صحابی کی تعریف میں بتائی طرم یوسف نے بواسطہ طور پر اپنی تقریروں میں اپنے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کر کے اپنے تکبیر ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور اس نے کہا "و طرم یوسف رسول اللہ" طرم نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا طرم یوسف نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ وہ تکبیر اسلام کا مسلسل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو تکبیر کہہ رہا ہوتا ہے اپنے دعوے کی وجہ بیان کرتی چاہے۔ میں اس کی وجہ کیوں بتاؤں؟ یہ درست ہے کہ طرم نے ایک خطبے میں یہ لفظ "مذہب اور دوسرے میں سبز چٹائی باہد رکھی تھی خود کہا کہ ویڈیو کیسٹ میں میں نے اپنے بیروکاروں کو گواہ استغاثہ کو آئے ہمارے حلقہ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او ایڈز ای 2000-5-8

2000-5-9 گواہ استغاثہ نمبر 3 محمد اسماعیل

شجاع آبادی:

حلقہ بیان کرنا ہے کہ ایک خطبے کے اختتام پر طرم یوسف کو سبز رنگ کی چٹائی باندھ دیکھا گیا ہے اور دوسرے خطبے کے آغاز میں اس کی چٹائی سیاہ رنگ کی دکھائی گئی ہے یہ غلط ہے کہ دونوں خطبے مختلف فرسے جوڑ کر انہیں تیار کر کے پولیس کو دیئے گئے پھر کہاویڈیو کیسٹ میں مختلف خطبات ہیں یہ کہنا غلط ہے کہ ویڈیو کیسٹوں میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی آوازوں میں بہت فرق ہے یہ کہنا غلط ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کافی گفتگیاں ہیں یہ درست ہے کہ علما و دین کا یہ مسئلہ اصولی ہے کہ کسی کی طرف سے کہے ہوئے کسی تقریر کی اس شخص کی جانب سے کی جانے والی وضاحت پر غور کیا جائے گا کسی دوسرے شخص کی وضاحت پر غور نہیں کیا جائے گا جس نے وہ حکام بنا سنا۔ رضا کار نامہ طور پر کہا کہ سیاہ و سبیل کے حوالے سے وضاحت دیکھی جائے گی۔ یہ درست ہے کہ جمہور اسلام میں گناہ کبیرہ ہے۔ جمہور الزام کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے خلاف ایسا الزام لگایا جائے جس کا کوئی وجوہ نہ ہو۔ میں مسجد بیت الرضا میں ہوں یہ درست ہے کہ وہاں کئی لاڈلے تکبیر نصب ہیں یہ بھی درست ہے کہ مسجد بیت الرضا مکانوں اور دکانوں میں گھری ہوئی ہے۔ میں نے 13 دسمبر 1997ء سے پہلے کسی اخبار میں طرم یوسف کے بارے میں نہیں پڑھا۔ میں نے طرم کے بارے میں پہلی بار کرنا میں 16 دسمبر 1997ء کے روزنامہ امت میں پڑھا۔ یہ درست ہے کہ عبدالغفار روزنامہ "خبریں" کا رپورٹر ہے۔ یہ غلط ہے کہ عبدالغفار رپورٹر میرے پاس ایڈیٹر "خبریں" ضیا شاہد کا پیغام لیکر آیا کہ اس مقدمے کو چلانا ہے۔ میں ضیا شاہد سے ان کے دفتر میں ملا ہوں۔ ممکن ہے آڈیو ویڈیو کیسٹیں ضیا شاہد کے دفتر میں چلائی گئی ہوں لیکن میں ایسے مومنجہ پر موجود نہیں تھا۔ عبدالغفار مجھے یہ نہیں بتایا کہ ضیا شاہد نے طرم سے تمہیں کو ڈرو پوے طلب کیے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ضیا شاہد نے مجھے اس مقدمے کی بیرونی کیلئے خاطر خواہ رقم لگائی ہے۔ رضا کار نامہ طور پر کہا کہ میں اس مقدمے میں اپنی پاداشی کے سربراہوں سے ملاحظہ مشورے کے بعد ان کی ہدایت پر مشیت بنا ہوں ہمارا بنیادی مسئلہ تکبیر اسلام کی شان میں کسٹیاں اور ان کی بے حرمتی ہے۔ لیکن اپنی الزامات بھی درست ہیں۔ یہ درست ہے کہ روزنامہ خبریں کی طرح دوسرے اخبارات نے اس مقدمے کے بارے میں دلچسپی نہیں لی۔ خود کہا اس مقدمے کے موضوع کے بارے میں خبریں دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ وہ تاریخیں یاد نہیں جن میں روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت میں اس مقدمے کے بارے میں خبریں شائع ہوئیں۔ یہ درست ہے کہ مجھے طرم یوسف کی طرف سے روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی تردیدیں پسند نہیں۔ خود کہا ایسے افراد اس وقت اپنے دعوے کی تردید کرتے ہیں جب وہ پکڑا جاتے ہیں لیکن جب ان پر شکوک اور گرفت ڈھلی جاتی ہے وہ دوبارہ اپنے دعوے کے لیے اٹھتے ہیں کیونکہ مامی میں بھی ایسا ہو چکا ہے۔ مجھے طرم یوسف کے مکان کا نام "جنت طیبہ" ہونا چاہیہ تھا۔ خود کہا کہابھائیوں کے مرز کا کسی بھی اندازہ تھا "و اپنی مہارت گاہ کو مسجد قسمتی کہلاتا تھا۔ مجھے طرم یوسف کی والدہ کا نام یاد نہیں تاہم طرم یوسف کی بیوی کا نام جانا ہوں جو طیبہ یوسف علی ہے۔ رضا کار نامہ طور پر کہا کہ میں نے نام اس لئے جانا ہوں کہ اس نے میرے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ مجھے طرم یوسف کے گھر کا نام "جنت طیبہ" ہونے پر اعتراض ہے۔ اس وضاحت کے باوجود کہ طرم کی بیوی کا نام طیبہ اور اس کی والدہ کا نام جنت ہے۔ خود کہا جو بھی اپنی ذات کیلئے اسلامی اصطلاحات استعمال کرتا ہے وہ اس لئے قابل اعتراض ہے۔ میں اپنے لیے لفظ مولانا استعمال نہیں کرتا تاہم میرے دوست مجھے مولانا کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں نام کے ساتھ مولانا لگانا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ قرآن مجسم میں کسی کیلئے مولانا کا لفظ استعمال نہیں ہوں (مداری ہے)

# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذاب مسجد بیت الرضا میں اپنی پیغمبری اور صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا اور اہل حق فیصلے کا منتظر (قسط نمبر: 9)

نے مستنہت کے امر کو آڑی کیست سے لور ویڈیو کیسٹ دیکھے تھے۔ خطیب یوسف رضائی طرف سے طرم یوسف علی کا کرنا جاننا اذتعارف آڑی کیست میں موجود نہیں۔ 1997-2-28 کو ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جا رہی تھی۔ میں 1997-2-28 کی ویڈیو کیسٹ حاصل نہیں کر سکا۔ طرم یوسف علی نے دو افراد کو جس کا ذکر پوز کر دیا گیا ہے کہ صاحب رسول کی حیثیت سے ذکر کیا تھا۔ اس نے انہیں اپنا صحابی نہیں کہا۔ رضاکان طور پر کہا کہ طرم یوسف نے کہا تھا کہ صحابی ایسا شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جس نے وقت رسالت مآب کی صحبت میں گزارا ہو۔ جب طرم یوسف نے دو افراد کے بارے میں صاحب رسول کے لفظ استعمال کئے اس وقت کم از کم سوالیہ مسجد میں موجود تھے۔

کیونکہ طرم یوسف کی تقریر سننے کے بعد میں نے نماز جمعہ اس مسجد میں ادا نہیں کی اس لئے میں نماز جمعہ کے موقع پر مسجد میں موجود افراد کو نقد لہیں جانتا۔ میں تقریباً پانچ دو بجے اس وقت مسجد سے چلا گیا جب طرم یوسف نے محمد ابو بکر کی خدمات اور مہربانوں کو سراہا اور کہا کہ وہ اس کا باپ نہیں دے سکتا۔ میں نے پوچھا کہ طرم یوسف کی جانب سے محمد ابو بکر کو بلائے جانے پر میں سمجھتا تھا کہ یہ حقیقت آڑی کیست میں واقع ہے۔ میں نے آڑی کیست دوسرے جمعہ ایک سال سے خریدنا شروع کیا۔ طرم یوسف کا ایک مرید اقبال بٹ چارہ اقلہ یہ درستی ہے کہ مسجد میں بہت سے لاڈلے پیغمبر نصب ہیں اور مسجد بیت الرضا کھان آباد علاقے میں واقع ہے۔ آڑی کیست کذاب اور اپنی تقریباً بیسٹیاں منٹ کا ہے جب طرم یوسف نے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف بات کی تو میں نے اعتراض نہیں کیا۔ صاحب نے اس کے خلاف بات کی تو میں نے تقریباً کے بارے میں اعتراض نہیں کیا۔ رضاکان طور پر کہا بیترسا صاحبین طرم یوسف کے مرید تھے۔ یہ درستی ہے کہ زیادہ تر فرہنگی اور غیر رسالت کے لئے باندھے جا رہے تھے۔ میرا تعلق کسی ختم نبوت کے لئے اور سلامت ہونے کی بنا پر میں ویڈیو تیار کر رہا ہوں۔ میں نے یہ یقین نہیں رکھا تھا کہ یہ مکاتف کر ہی ہوں اور اللہ برطانیہ کے دیئے ہوئے ہیں۔ میں مجلس ختم نبوت کا قاعدہ رکھتا ہوں۔ میں مقدمے کے مستنہت کو سزائے موت دے رہا ہوں۔ میں نے اس میں مہربانوں کو سزائے موت دے رہا ہوں۔ جب طرم یوسف نے کہا تھا تو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ درستی ہے کہ میں نے طرم یوسف کی تقریر کو اپنا اشتہال انگیز محسوس کیا۔ میں نے خود پوچھا کہ طرم یوسف کی تقریر کے اشتہال انگیز ہونے کے بارے میں 1997-2-28 کو درمیان نہیں تھا۔ رضاکان طور پر کہا کہ اس دوران مستنہت نے مجھے بلایا تھا۔ یہ درستی ہے کہ 1997-2-28 سے نقل میں نے مسجد بیت الرضا میں مستنہت کے کہنے کے بعد جلا نہیں کیا۔ یہ درستی ہے کہ میں نے مستنہت کے کہنے پر اس مقدمے میں کوئی اور نہیں کہا۔ یہ کذاب درستی نہیں کہ میں نے مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ نہیں پڑھی۔ طرم یوسف نے سیدارنگ کی بگڑی باندھ کر بھی نہیں لے سکا۔ یہ درستی ہے کہ میں نے اس میں شجاع آبادی کو آڑی اور ویڈیو کیسٹیں سمجھاں۔ آڑی کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے موقع پر اس میں شجاع آبادی 'مہربانوں' 'تاریخ' 'مہربانوں' اور 'مہربانوں' اور مولانا عزیز الرحمن موجود تھے۔ پھر کہ ہم نے خود نو افراد کو شجاع آبادی مقدمہ درج نہ کرانے تو میں مقدمہ درج کرانا تھا کہ میں نے اس کے بارے میں تجویز کیا تھا۔ اگر ان دنوں اس میں شجاع آبادی مقدمہ درج نہ کرانے تو میں ضرور کراہتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے وہی علم ہونے کی بنا پر طرم یوسف کے خلاف اس لئے مقدمہ درج نہیں کر لیا کہ میں طرم یوسف کی تقریر سمجھ نہیں سکا تھا۔ فریڈل کی بعد آڑی اور ویڈیو کیسٹ میں پوچھا کہ میں نے یہ غلط ہے کہ

آڑی ویڈیو 'انٹری کے دوران اور بیٹی گولہ۔ میں نہیں جانتا کہ آج کل شیخ کی طور پر آڑی ویڈیو کیسٹوں میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی فنکار کی دوسرے کی آڑی کیسٹ نقل کر سکتا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ پوچھا کہ میں نے دو افراد کو جس کا ذکر پوز کر دیا گیا ہے کہ صاحب رسول کی حیثیت سے ذکر کیا تھا۔ اس نے انہیں اپنا صحابی نہیں کہا۔ رضاکان طور پر کہا کہ طرم یوسف نے کہا تھا کہ صحابی ایسا شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جس نے وقت رسالت مآب کی صحبت میں گزارا ہو۔ جب طرم یوسف نے دو افراد کے بارے میں صاحب رسول کے لفظ استعمال کئے اس وقت کم از کم سوالیہ مسجد میں موجود تھے۔

آرٹیکل نمبر 11-5-2000  
بیان گواہ استغاثہ نمبر 4 حافظ محمد ممتاز اعوان ولد غلام محمد ذات اعوان پیشہ کار و دار ساکن شام نگر روڈ چوہدری چوک لاہور حلفاً بیان کرتا ہوں:



1997-2-28 کو میں اور میرا عملی گولہ میں جو کہ نمازی اور شیخ کیسٹ کے بارے میں رضائے 'یہ مسجد چوک بیٹیم خانہ پر واقع ہے۔ طرم یوسف نے جو عدالت میں موجود ہے غلطی سے نقل تقریر کی اس کی تقریر میں پیغمبر اسلام کے نام کی بے لابی اور بے حرمتی کی بھی اس طرح اس نے اعلان کیا کہ مسجد میں موجود سوالیہ صاحب رسول ہیں۔ اس نے دو افراد زائد زبان اور عبد الواعد کے 'صحابی' ہونے کا اعلان کیا اور اپنا تعارف پیغمبر اسلام کی حیثیت سے کر لیا۔ بارے میں طرم یوسف علی کی آڑی اور ویڈیو کیسٹیں خریدنے کے بعد میں نے یہ اس میں شجاع آبادی کو میں نے جو مقدمے کے مستنہت ہیں۔ میں نے آڑی کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد آڑی اور ویڈیو کیسٹ طرم یوسف علی کی ہے۔

### XXX جرح محمد سلیم عبد الرحمان وکیل صفائی:

میری تعظیم بدل تک ہے 'مزید برآں میں حافظ قرآن ہوں' پوچھا کہ میں نے اس میں رضائے 'یہ مسجد چوک بیٹیم خانہ پر واقع ہے۔ طرم یوسف نے جو عدالت میں موجود ہے غلطی سے نقل تقریر کی اس کی تقریر میں پیغمبر اسلام کے نام کی بے لابی اور بے حرمتی کی بھی اس طرح اس نے اعلان کیا کہ مسجد میں موجود سوالیہ صاحب رسول ہیں۔ اس نے دو افراد زائد زبان اور عبد الواعد کے 'صحابی' ہونے کا اعلان کیا اور اپنا تعارف پیغمبر اسلام کی حیثیت سے کر لیا۔ بارے میں طرم یوسف علی کی آڑی اور ویڈیو کیسٹیں خریدنے کے بعد میں نے یہ اس میں شجاع آبادی کو میں نے جو مقدمے کے مستنہت ہیں۔ میں نے آڑی کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد آڑی اور ویڈیو کیسٹ طرم یوسف علی کی ہے۔

قرآن میں لفظ استغاثہ مولانا استعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ کا مطلب لور اس سے روٹنڈ رب العزت ہے یہ درستی ہے کہ وہ پیغمبر اور صحابہ نے اپنے لئے لفظ مولانا استعمال نہیں کیا۔ خود رضاکان طور پر کہا کہ اس میں ان دنوں لفظ مولانا استعمال نہیں کیا۔ لور لام ملائے دین کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ گواہ استغاثہ کو آئے تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔ آرٹیکل نمبر 9-5-2000

### 11-5-2000 گواہ استغاثہ محمد اسحاق شجاع آبادی حلفاً بیان کرتا ہے:

### XXX جرح مسٹر سلیم عبد الرحمان وکیل صفائی:

مجھے نوائے وقت اور روزنامہ جنگ میں طرم یوسف کی تقریر پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رضاکان طور پر کہا کہ اشاعت اخبار کاروبار ہے۔ باوجود اشتہاد کی اشاعت اخبار کاروباری معاملہ ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کسی اخبار میں یہ شائع کیا ہو کہ روزنامہ نوائے وقت یا جنگ میں طرم یوسف علی کی تردید کی اشاعت مجھے اچھی نہیں لگی۔ رضاکان طور پر کہا کہ یہ تردید غیر اہم ہے۔ میں نے گواہ استغاثہ طہر اقبال کی پوچھا کہ کوئی ویڈیو کیسٹ نہیں دیکھی۔ میں نے یہ پوچھا کہ کوئی جانے کے بعد بھی نہیں دیکھی۔ پوچھا کہ یہ ویڈیو کیسٹ میری موجودگی میں سر مہربان کی بھی تمام فرمائشوں میں نے تیار نہیں کیا تھا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ پوچھا کہ موجودگی میں 1997-4-24 کو دیکھی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کیا شاہد نے ویڈیو فلم کہاں سے حاصل کی 'میں نہیں جانتا کہ میرے علاوہ کسی اور کے پاس بھی وہ ویڈیو کیسٹ تھیں جو میں نے پوچھا کہ کوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ تیار کے جانوالے فرانسسٹ اور ویڈیو میں کالی فرق ہے۔ یہ درستی ہے کہ باہن کا بہترین حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ رضاکان طور پر کہا توئی ظاہر ہو گیا جاتا ہے۔ یہ درستی ہے کہ کسی کے مجھ کو ہونے کیلئے اتنی کالی ہے کہ وہ کسی سالی یا تھوڑے کے پتھر آگے بیان کر دے۔ یہ بھی درستی ہے کہ جو شخص کسی پر مجھ کو ہونے کا کہہ کرے اس کی شہادت قابل قبول نہیں۔ یہ درستی ہے کہ جو بھی شخص اسلامی شہادتیں یا قرآن الہی کی خلاف ورزی کرے اسے مردود کہا جاتا ہے۔ میں مسلمان ہوں اور میرا تعلق اہل سنت والجماعت کیسٹ نمبر ہے۔ جب میں پیغمبر اسلام کے روضہ مقدس پر حاضر ہوتا ہوں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درستی ہے کہ جب بھی آڑی اور ویڈیو کیسٹ میں مردو کلمات کا نام آتا ہے غلطی کا جانا جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت محمد کو خواب میں دیکھا جاتا ہے۔ چاہے وہ (بیڈیو میں) نہیں۔ تو میں رسالت سے مراد پیغمبر اسلام کے نام کی بلایا اور طرم یوسف علی اور ویڈیو کیسٹ کے لئے لفظ کے الفاظ کے ذریعے بلایا اور طرم یوسف علی اور ویڈیو کیسٹ میں مولانا عبد الستار خان نیازی کو جانتا ہوں میں نے ان کے عالم دین ہونے کی سند نہیں دیکھی۔ رضاکان طور پر کہا کہ وہ ایک سیاسی جماعت کے رہنما ہیں 'وہ ایک دینی عالم ہیں۔ میں نے مولانا عبد الستار نیازی کا بیان پڑھا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ طرم یوسف نے اس کے نام کا کذاب نہیں کیا ہے۔ خود کہا اس موضوع پر مولانا عبد الستار نیازی کی دو تقریریں ہیں۔ خود کہا یہ درستی ہے کہ دوسری تقریر 'ایمان جو کہ روزنامہ 'خبریں' نے پہلی تقریر 'ایمان شائع کیا ہے۔ مولانا عبد الستار نیازی نے اس بیان میں کہا ہے کہ انہیں تصور ہے کہ ایک درج دکھایا گیا تھا جس کی بنا پر انہوں نے پہلا بیان تیار کیا تھا۔ حقیقی اصل لور شہید شہد جماعت تحریک عالمی ختم نبوت ہے۔ لیکن بہت سی دوسری جماعتیں ہیں جو ختم نبوت کا لفظ استعمال کرتی ہیں مولانا صاحب ختم نبوت لور دین ختم نبوت دیکھ رہے ہیں۔ میں ذاتی حیثیت میں تو چین رسالت کے کسی دوسرے مقدمے میں مستنہت نہیں۔ میں نے مقدمہ اپنی پارٹی کی ہدایت پر لور ایک مسلمان کی حیثیت سے لڑا ہوں۔ میری اس مقدمے میں ذرا لگائی تھی۔ یہ درستی ہے کہ میری معلومات کا وادہ آڑی اور ویڈیو کیسٹ ہیں۔ پھر کہا شہد میں بھی میری معلومات کا وادہ ہیں۔ میرا اصرار یہ ہے کہ خود کہا

# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

دوسرے صحابہ رسولؑ نے اپنی اوشن سبھی پر کذاب شکر یہ ادا کیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 10)

گواہ استغاثہ نمبر 5 میاں محمد اولیس ولد میاں محمد شفیق پیشہ کشکاری ذات ارا میں ساکن 54 سی / گلبرگ اہور حلفاً بیان کرتا ہوں:

1997-2-28 کو میں اور ممتاز اعوان نماز جمعہ کی ادا ہو گئے کیلئے مسجد بیت الرضا کے ملازم یوسف علی مسجد میں موجود تھا اس نے منبر رسول پر اپنی تقریر کے دوران کہا کہ اس وقت سو صحابی موجود ہیں اس نے وضاحت کی کہ صحابی وہ ہے جس نے حالت ایمن میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھا ہو۔ اس نے دو افراد جن کے نام زید زان اور عبدالواحد تھے کو آگے بلا یا اور ان کا تعارف ”صحابی رسول“ کی حیثیت سے کر لیا۔ دونوں افراد آگے آئے اور ایک نے مجھے کیلئے تقریر کرتے ہوئے ایسے انتہائی خوش نصیب ہونے پر شکر یہ ادا کیا اپنی تقریر کے دوران ملازم یوسف نے اپنے رسول اللہ (استغفر اللہ) ہونے کا اعلان کیا۔ آج ملازم یوسف کو عدالت میں موجود دیکھا ہے وہ بھی ملازم یوسف ہے جس نے مذکورہ تقریر کی تھی۔

XXX جرح سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی: میں نے اپنے بیان میں پولیس کو بتایا تھا کہ ملازم یوسف نے اس کا کہا ہوتی ہے۔ یہ بات مجھے اسامیل شیخ آبادی نے اس وقت بتائی جب میں اس کے پاس گیا تھا۔ میں نے شیخ آبادی کو ملازم یوسف کی مسجد بیت الرضا کی تقریر کے بارے میں بتایا جس پر اسامیل شیخ آبادی نے کہا کہ وہ ملازم یوسف کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ میں اسامیل شیخ آبادی کو آٹھ سو تین سال سے جانتا ہوں جب میں نے ملازم یوسف کی تقریر سنی تھی اسی دن مستثنیٰ اسامیل شیخ آبادی نے ملاقات جب میں اسامیل شیخ آبادی سے ملا تو اس نے کہا کہ ملازم کے خلاف کوئی کارروائی کر رہا ہے میں نے دو مرتبہ استغاثہ نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں خرید کر مستثنیٰ اسامیل شیخ آبادی کو دے دیے۔ میں نے اسامیل شیخ آبادی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ ملازم یوسف کی تقریر سننے کے ایک ہفتے بعد مہیا کی۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں کی خریداری کے بعد میں نے اسامیل شیخ آبادی مستثنیٰ کو دے دیے۔ ہم نے ملازم یوسف کی تقریر کے چار لاپٹاپ ڈاؤن لوڈ کیے۔ یہ دو ویڈیو کیسٹیں تھیں پھر کہا مجھے کہ یہ دو کیسٹیں پولیس نے میرا بیان 1997-2-29 کو نماز عشاء کے بعد مسجد بیت الرضا میں سلائے ہوئے رات تک بند کیا۔ یہ درست ہے کہ میری رہائش اور مسجد بیت الرضا کے درمیان سات آٹھ سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ درست ہے کہ راستے میں 28-2-1997 کو عام تعطیل تھی۔ میری اپنی زمین شوگر بنیاد بیگ کے علاقے میں واقع ہے۔ ملازم کی تقریر کا دورہ تقریباً ذریعے معلوم ہوا کہ مقدمہ 1997-3-29 کو درج کر لیا گیا تھا۔ مستثنیٰ نے مجھے بھی بیان دینے کو کہا۔ ملازم یوسف کی تقریر سے قبل ایک شخص ملازم یوسف رضائے نے میں میں جانا جاتا تھا (مولوی ہے) تقریر تھی میں یوسف رضاکام پبلے سے جانا تھا کیونکہ میرے چچا سید اولیٰ محمد بیت الرضا کے قریب ایک گی میں رہتے ہیں انہوں نے مجھے یوسف رضاکام نام بتلایا تھا۔ 1997-2-28 کو میرے چچا سید اولیٰ محمد بیت الرضا کے موجود تھے۔ ملازم یوسف کی تقریر کے موقع پر مسجد کے اندر تقریباً ایک سو افراد موجود تھے تمام میرے اندازے کے مطابق چار سے پانچ سو افراد مسجد کے اندر اور ملازم کی تقریر کے وقت موجود تھے۔ ملازم نے دو افراد کو اپنے صحابی نہیں کہا تھا کہ انہیں ”صحابی رسول“ قرار دیا تھا۔ میں نے 1997-2-28 سے قبل مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ ادا نہیں کی میں مسجد حرم نبوت کا باقاعدہ رکن نہیں ہوں۔ یہ درست ہے کیونکہ میں نماز جمعہ کے وقت لاؤڈ سپیکر نصب ہے میں نماز جانا کہ مسجد میں موجود چار پانچ سو افراد ملازم یوسف کی تقریر کے وقت تھے۔ یہ درست ہے کہ ملازم یوسف

کی 1997-2-28 کو مسجد بیت الرضا میں اس کی تقریر میں بتیبر اسلام کے نام کی تو جن اور بے رحمی کے موقع پر میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ کسی دوسرے نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ رضاکارن طور پر کہا کہ مجھے اس ضمن میں درست طور پر یاد نہیں۔ میرا تعلق اہلسنت وکتاب گھر سے ہے۔ میں نے ویڈیو بند نہیں کی۔ یہ ویڈیو ہاں ہے۔ غلط ہے کہ میں نے اپنا بیان مستثنیٰ کے کہنے پر دیا ہے۔ رضاکارن طور پر کہا کہ جو کچھ میں نے سن اور دیکھا میں نے عدالت میں بیان کر دیا۔ میں نے بھی قحط ملت پاک میں ملازم یوسف علی کے خلاف اعتراض کی شکل میں درخواست دی تھی لیکن مجھے صحیح نتائج نہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے آج غلط بیانی کی ہے۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ میں نے 1997-2-28 کو



مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ ادا نہیں کی۔ رضاکارن طور پر کہا کہ ملازم یوسف کی تقریر سننے کے بعد مجھے یقین تھا کہ ملازم کی لاسٹ میں میری نماز قبول نہیں ہوگی اس لئے میں نے 1997-2-28 کو اپنی نماز جمعہ نہیں پڑھی۔

آراء اینڈ اس کی 2000-5-16

گواہ استغاثہ نمبر 6 میاں اطہر اقبال ولد ظفر اقبال ذات ارا میں پیشہ آرسی سی پانچ نیکسری ساکن کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی

لاہور حلفاً بیان کیا:

نوٹ: گواہ کا بیان قلم بند کیے جانے سے قبل بارسل میں امر میہر ویڈیو کیسٹ کی مہرین کوئی جانچ نہیں۔ 1997-4-18 کو میں اس مقدمے کی تفتیش میں شامل ہوا۔ میں نے ویڈیو کیسٹیں ایگزیمٹ کیے تھے تفتیشی افسر کو پیش کیوں جو ریکورڈ میمو اینڈ بیٹ اپی کے ذریعے قبضے میں لیں۔

اس مرحلے پر فاضل وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ قادیان شہادت کے آرڈر کے آرٹیکل 164 کے تحت قانوناً کی یہ لازمی حق ہے کہ بیگیا حالات یا کسی ایسے دوسرے بے طریقے سے حاصل کی جانے والی شہادت قابل تسلیم نہیں اور اس کی شہادت پیش کرنے سے قبل استغاثہ کیلئے لازم ہے کہ ویڈیو کیسٹ وغیرہ کے بارے میں مقدمہ سماعیت کرنا عدالتی عدالت سے پیشی اجازت حاصل کرے۔ وکیل صفائی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراض کا حتمی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔

XXX جرح محمد سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

میں نے پولیس کو دیکھے جانے سے قبل خود ویڈیو کیسٹ ایک اور پھر احباب کالونی کے قاری عزیز کی موجودگی میں دیکھی۔ میں نے اکیلے ویڈیو کیسٹ 1997-8-3 کو دیکھی تھی۔ میرا پاسان ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا اپنی مذہبی جماعت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ویڈیو کیسٹ پولیس کے سپرد کرتے ہوئے اپنے پاس اس کی کوئی نقل نہیں رکھی۔ تفتیشی افسر نے ویڈیو کیسٹ ایک مرتبہ بارسل میں بتائی تھی اور اس لئے ویڈیو کیسٹ اسی کی تھی۔ میں نے ویڈیو

کیسٹ ایک شخص اقبال بٹ سے حاصل کی تھی۔ رضاکارن طور پر کہا کہ اس کی ادا ہو گئی میرے دوست ابراہن نے بھی جس نے اقبال بٹ کا تعارف کر لیا تھا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ کا پولیس کی طرف سے تیار کیا جانے والا ٹرانسکرپٹ نہیں پڑھا۔ یہ درست نہیں کہ ملازم یوسف کو اس کیسٹ میں سیاہ اور سبز رنگ کی چٹائی دکھایا گیا ہے۔ رضاکارن طور پر کہا کہ ملازم یوسف نے صرف سیاہ رنگ کی چٹائی باندر تھی۔ یہ کہ ویڈیو دو خطبات پر مشتمل ہے۔ میں نے ملازم یوسف کی ایک اور ویڈیو سنی 1997 میں دیکھی تھی۔ میں نے یہ کیسٹ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ دیکھی تھی۔ میں نے یہ کیسٹ سنبھل فیاض سے حاصل کی تھی جو میرا ملازم ملازم یوسف کا مرید ہے۔ یہ درست ہے کہ سنبھل فیاض بھی اس مقدمے میں گواہ ہے۔ میں نے سنی 1997 میں دوسری کیسٹ شخص عمومی طور پر دیکھی تھی۔ چونکہ میرے خاندان کے لوگ اس مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔ فوری مقدمے کا اندراج قحط ملت پاک کی میری موجودگی میں 1997-3-29 کو ہوا۔ مقدمہ تقریباً چھ بجے شام درج ہوا۔ میں اس مقدمے میں استغاثہ کے گواہ ممتاز اعوان کو بھی نہیں جانتا تھا تاہم ساجد منیر ڈار کو میں گزشتہ چھ سات سال سے جانتا تھا۔ میں نے رضاکارن طور پر ویڈیو کیسٹ پولیس کے روبرو پیش کی۔ میں اس مقدمے کے مستثنیٰ اسامیل شیخ آبادی سے ملا تھا۔ میری یہ ملاقات 23 اور 24 مارچ 1997 کو ہوئی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا استغاثہ کے گواہ کی حیثیت سے میرا نام روزنامہ ”خبریں“ میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اخبار میں اشاعت کیلئے اپنا نام نہیں دیا تھا۔ مجھے یہاں عبدالغفار صحابی ”خبریں“ کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب انہوں نے اس مقدمے کے بارے میں خبر شائع کی۔ میں اسامیل شیخ آبادی سے مقدمے کے اندراج سے قبل ایک مرتبہ ملاقات میں اس سے گاے گاے ملا رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ میری ملاقات صفائی میں 1997-3-29 کو ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں اس مقدمے میں مستثنیٰ کے کہنے پر بلور اور گولہ ہوا ہوں۔ میں نے اخبار میں مقدمے کے اندراج کے بارے میں نہیں پڑھا۔ ویڈیو کیسٹ دو بارہ سو مرتبہ کر دی گئی ہے۔

آراء اینڈ اس کی 2000-5-18

گواہ استغاثہ نمبر 7 محمد علی ابو بکر ولد محمد ابو بکر پیشہ کار و بار ذات میمن ساکن 97/1 خیابان

بجر۔ یہ فیئر 5 ڈیفنس کراچی حلفاً بیان کیا:

میں ملازم یوسف کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ غالباً جون 1994 میں میرے ایک رشتہ دار رضوان نے مجھے بتایا کہ میرے قرآن کے علم کی بنیاد معمولی علم پر ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر مجھے قرآن حکیم سیکھنا ہے تو مجھے ملازم ابو اعین محمد یوسف علی سے رابطہ کرنا چاہیے اس طرح جون 1994 میں رضوان نے ملازم یوسف علی سے میری ملاقات کا تقاضا کیا۔ میں ملازم یوسف علی کے علم سے مدد سناؤ ہوا۔ کئی ملاقات کا تقاضا عبدالواحد کے گھر پر کیا گیا۔ جب میری ملازم سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ جب تک میں بتیبر اسلام کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں مجھے موت نہیں آئے گی۔ مجھے کثرت سے درد و شریف پڑنے کی ہدایت کی گئی۔ میں اس کے بعد ملازم یوسف سے عبدالواحد کے گھر پر ملازم ملازم یوسف نے مجھے ابو بکر صحابی کا نام دیا۔ جب میں ابو بکر صحابی کے عرس کی ادا ہو گئی تو ملازم یوسف میرے گھر آیا اور مجھے کہا کہ عرس کی ادا ہو گئی کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں عرس کا تقاضا کر سکتا ہے۔ ملازم نے کہا مکان وہاں ہے اور کہیں یہاں ہے جس پر میں تمام اس اور اس نے مجھے عرس کی ادا ہو گئی کی اجازت دی۔

(جاری ہے)

# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

پیش منجائے گئے کرے فارحانیں پیغمبر اسلام جسسانی ملاقات پر جیلوں کی مبارک بلا عدالتی فیصلے کا مشن (قسط نمبر 11)

میں نے نوٹ کیا تھا! تمام باتیں ملزم یوسف کی کہی ہوئی تھیں۔ پولیس نے میرا بیان ریکارڈ کیا اس مرحلے پر وہ مکمل صفائی نے اعتراض کیا کہ گواہ استناد کی طرف سے پیش کی جانے والی تمام اشیاء جیسا کہ مارکنڈ اور ایگزینڈ ہیں قانون شہادت کے حکم کے تحت قابل تسلیم نہیں اس لئے انہیں ہر قسم کے جائزے سے حذف کیا جائے۔ مزید برآں صفائی کو گواہ استناد کی طرف سے پیش کی جانے والی مذکورہ دستاویزات کی موجودگی کا کوئی علم نہیں تھا۔

XXX جرح محمد سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی کو استناد کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آرڈر ایڈڈ آئی 2000-5-23

27-5-2000 محمد علی ابوبکر تجدید حلف

کے ساتھ XXX جرح قاضی وکیل صفائی میں جانا ہوں کہ عدالت میں طلبہ جانی جرم ہے ہمیری کہتی ہے میرے خلاف خورد برد کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا تھا۔ یہ درست ہے کہ مقدمہ کی ایف آئی آر میں کی فونو کالی ایگزینڈ ڈی ڈی ہے میرے خلاف درج تھی۔ یہ درست ہے کہ میں مذکورہ مقدمے میں شہادت پر ہوں یہ درست ہے کہ مقدمے کی سماعت سے میرا متاع روک دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ کئی کاڈاٹر کیشرفاؤنڈ سراسر امرا قرہا رشتہ دار ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے کئی میں تقریباً تیس برس کام کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ہمیری بیٹی کا نام لکھی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اس کے شوہر کا نام

سکھل ہے۔ یہ درست ہے کہ ہمیری بیٹی اور دلہن ملزم یوسف کے مرید ہیں۔ ہمیری بیٹی لکھی کی سوچ میرے خیال کے مطابق درست اور صحیح تھیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنی بیٹی لکھی کو لڑھائی برس میں (قیہ) میں گولہ۔ یہ درست نہیں کہ غیر قانونی طور پر قید رکھے جانے کی کوئی رپورٹ کر رہی کے سٹیرن پولیس لائون کئی کے پاس درج ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کو کولپٹ کے چھاپے کے خوف سے کسی دوسری رہائش گاہ میں منتقل کیا ہے۔ یہ درست نہیں کہ ہمیری بیٹی وہاں سے اپنے خاندان کے گھر چلی گئی۔ رشاہد اور طور پر ہمیرا کہ ہمیری بیٹی میرے گھر سے شوہر کے گھر چلی گئی۔ ہمیری بیٹی لکھی تقریباً ایک سال میرے پاس رہی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی بیٹی پر طلاق حاصل کر کے کیلئے ڈیو ڈالا۔ رشاہد اور ملزم یوسف کہہ کہ میں اپنی بیٹی کو مشورہ دیتا ہوں کہ ملزم یوسف کی طرف سے ”سول لٹن“ ہونے کا دعویٰ نہ کرے اور اسے ملزم یوسف کی اجازت سے چارے چائے لگے۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ (لیا) آپ ملزم یوسف کو گھوم نہیں سکتے۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کے اس طرز عمل کیلئے ملزم یوسف کو سزاوار قرار دیا ہے۔ جب میں نے فائونڈ ٹیکسٹل ملز چھوڑی ہمیری آخری ٹھکانہ 60 ہزار روپے تھی۔ ہمیری ملزم یوسف سے ملاقات جنوری 1997 میں ہوئی۔ ملزم یوسف سے پہلی ملاقات جون 1994 میں ہوئی تھی۔ ملزم یوسف نے پہلی ملاقات میں ”سہ ماہی“ پر بات کی۔ اس کی بات خاصی اثر انگیز تھی۔ میں ملزم کی جانب سے مجھے ابو بکر صدیق کے جانے کا اہمیت نہیں دیتا تھا۔ اس نے مجھے اس نام سے جون یا اس کے قریب 1995 میں پکارا۔ مجھے اس نام سے عبدالواحد کے گھر عبدالواحد بریکیزیز سلیم بریکیزیز مسلم ملک یوسف صدیق، سہیل کاشف، طارق، ضامن اور بہت سے دوسروں کی موجودگی میں پکارا گیا۔ مقدمے کے اعلان کے بعد میں نے پولیس کو دو بار درود بیان دیے۔ میرا بیان 1997-4-20 کو قلم بند کیا گیا کہ جب ملزم یوسف نے مجھے ابو بکر صدیق کہہ کر پکارا بریکیزیز مسلم وغیرہ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے عبدالواحد کے گھر موجود تھے۔ 1997-4-20 کو میرا بیان گواہ استناد رانا مارم کے گھر قلم بند کیا گیا۔ جن افراد کو پکارا گیا ہے ان میں سے بیشتر لوگ جن میں بریکیزیز مسلم، لیکن یوسف صدیق اور رانا اکرم شامل ہیں۔

کہا کہ جب تک مجلس کے ارکان حضرت محمد ﷺ کو نہ دیکھ لیں ان میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا تھا اس وقت ملزم یوسف نے مجھ سے کہا کہ جس شخص کیلئے میں محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں وہ یہاں بیٹھا ہے اور یہ کہ میں کسی کیلئے محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں۔ ہر موقع پر ملزم یوسف اپنے آپ کو ”محمد“ اس انداز میں ظاہر کرتا رہا جیسے وہ اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور جب میں مجلس نعت خوانی میں شرکت کے بعد وہاں آیا ملزم یوسف نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا وہ اپنے حکم کی خلاف ورزی پر مجھ سے بے مداراض تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ جو چکے میں نے اس کی حکم



عدولی کی ہے اس لئے مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ 28 فروری کو ملزم یوسف کی بیٹی کی شادی شام کے وقت تھی اور صبح ملزم یوسف نے مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کا اجلاس طلب کیا تھا۔ مسجد بیت الرضا میں ہونے والے ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے دعوت نامہ مارک ”انج“ دیا گیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جمہوریہ ایک جریڈ سے حاصل کیا گیا۔ مجھے یہ دعوت نامہ ملا تھا لیکن یہ گواہ قرار میں نے وہی جریڈ جمہوریہ کو دے دیا۔ میں نے 1997-2-28 کو مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی تھی جہاں آڈیو ویڈیو کیسٹ تیار کی گئی تھی۔ ملزم یوسف نے مسجد میں موجود اپنے ایک سوماجیوں کا تعارف کرایا۔ ملزم نے عبدالواحد اور زید زان کا اپنے صحابیوں کی حیثیت سے تعارف کرایا۔ ان لوگوں نے بھی کسی حد تک تقریریں کیں۔ ملزم یوسف نے اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کی کہ اس نے ورلڈ اسمبلی کیلئے مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیوں کیا ہے؟ اور اس نے ”مسجد نبوی“ یا ”مسجد حرام“ کا انتخاب کیوں نہیں کیا؟ اس نے کہا مسجد بیت الرضا کا انتخاب اس طرح کیا گیا جس طرح اللہ رب العزت نے ”فارحرا“ کا انتخاب کیا تھا اس کے بعد اس نے کہا بعض اور بعض آیتیں حضور ﷺ کی روٹی پر نہیں بلکہ ان کی عطا ہے کہ ایک رسول ہم سے مخاطب ہے۔ اس کے بعد ملزم یوسف نے میرا تعارف کرایا اور کہا کہ جس طرح پیغمبر اسلام نے جن کی عبادت قبول فرمائی وہ ابو بکر تھے جس کا نام محمد علی ابو بکر ہے۔ میں تیسری بار چوتھی فقار میں بیٹھا تھا مجھے وہاں سے اٹھا کر ورلڈ اسمبلی میں حشراف کرایا گیا۔ مجھے سب کے قریب لائے ہوئے ملزم یوسف علی نے میرے بارے میں کہا کہ پہلے میں ابو بکر صاحب میں محمد علی ابو بکر اور ملزم یوسف نے کہا کہ مجھ سے اس کا مطلب ہے کہ میں صحابی تھا اور اب میں صرف محمد علی ابو بکر ہوں۔ شادی میں شرکت کے بعد میں کراچی واپس آیا میں بعض نکات نوٹ کر کے اپنے ساتھ لایا تھا جن کے بارے میں اپنے رشتہ داروں دوستوں اور شاگردوں جن میں محمد رفیق عثمانی، مفتی دارالعلوم کوٹلی کراچی بھی شامل تھے جاہل خیال کیا۔ میں نے مولانا یوسف لدھیانوی سے بھی بات کی۔ وہ بھی مجھ سے بہت زیادہ متراض ہوئے اور کہا کہ پہلے میں اپنے نام کو لکھ کر ان کے بعد مجھے مولانا سے مانگا ہے۔ جو کہ

جب میں عمر سے واپس آیا ملزم یوسف نے مجھ سے میری پیغمبر اسلام سے ملاقات کے بارے میں پوچھا میں نے زیادہ بڑی دستبرداری کیا ہو سکتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ جو بھی چاہے اس کے بعد ملزم نے میرے گھر میں مجھے ایک کمرہ سجانے کو کہا۔ جب میں نے کمرہ سجانا یا ملزم یوسف لاہور سے کراچی آیا اس نے کمرہ پینڈ کیا اور کہا یہ ”فارحرا“ ہے۔ کمرے کا فرنیچر سب اور سبزرنگ کا تھا۔ ملزم یوسف اس کے بعد لاہور واپس چلا گیا۔ اس کے بعد جب وہ کراچی آیا اس نے کچھ عرصہ میرے سجانے کوئے کمرے میں قیام کیا۔ ملزم یوسف عبدالواحد کے گھر ہائش رکھا کہ تا تھا۔ جب وہ میرے گھر آیا اس نے کہا کہ وہ میری بیٹی پر استہزاء سے ملاقات کا انتظام کرے گا۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کو کہا ”مجھے درود شریف پڑھنے کو کہا کہ جب میں نے درود شریف پڑھا اس نے مجھے آنکھیں کھولنے کو کہا۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں ایک اس نے مجھے جمالہ لاروہ کہا کہ وہ ”محمد“ ہے لیکن میں نے رونا شروع کر دیا۔ اس نے مجھے چمے میں جکڑے رکھا۔ جب اس نے مجھے چھوڑا مجھ پر لکھی جارہی تھی اور میں بیٹھے میں شرابور تھا۔ میں نے نہیں سمجھا کہ کیا ہوا۔ اس کے بعد میں کمرے سے باہر آیا۔ ملزم یوسف کے بیروکار کمرے سے باہر بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے جیسا کہ ملزم یوسف پیغمبر اسلام سے ملاقات کی پہلے باتیں کرتا تھا۔ پیغمبر اسلام سے جسانی ملاقات پر مبارکبادی۔ اس کے بعد جب ملزم لاہور سے کراچی آیا اس نے عبدالواحد کے گھر قیام کیا جہاں ملزم یوسف نے مجھ سے مکان کی خریداری کیلئے پچاس لاکھ روپے طلب کئے جو میں نے ملزم یوسف کو دے کر دیئے۔ میں نے ملزم یوسف کو 24 لاکھ روپے بیٹک کے ذریعے ادا کیے۔ باقی ماندہ رقم کا انتظام بھی میں نے اپنے دوستوں کے ذریعے کر دیا۔ اس کیلئے کر دی۔ میں نے ملزم یوسف کو 3 لاکھ 5 لاکھ ”برحالی لاکھ اور دو لاکھ کی لوائی کی فونو کاپیاں دے کر اسے تازی پش کرنا ہوں۔

میں اصل رسید چھپیں لاکھ دو ہزار چار سو دس روپے پچاس پیسے کی ڈاٹر انٹیشٹ کیلئے ایگزینڈ پی پیش کرتا ہوں۔ میں ہزار نو سو دس روپے بابت کے ڈاڑوں کے ضمن میں فونو کالی راجہ پی پیش کرتا ہوں۔ ملزم یوسف نے ایگزینڈ کیشرفاؤنڈ کا مطالبہ کیا جو میں نے مارٹ سے خریدی جس کی رسید مارک اے ہے۔ ایگزینڈ کیشرفاؤنڈ عبدالواحد کے ملزم یوسف کے کمرے میں لگا گیا اس کے بعد ملزم یوسف نے کراچی سے قائلین خرید اس کی میں نے ادا کیلیں میرا ہزار روپے کی جس کی رسید مارک بی ہے۔ میں نے بیٹک کا اصل خط ایگزینڈ پی 7 بھی پیش کرتا ہوں۔ میں نے ملزم یوسف کے کمرے کیلئے فرنیچر بھی خرید لیا۔ ملزم یوسف نے فرنیچر لاہور لے گیا۔ میں نے فرنیچر ایک لاکھ تیس ہزار روپے میں خرید لیا۔ اس کے بعد ملزم یوسف نے پورے دو ٹھکانے کراچی سے خریدے۔ اس کیلئے میں نے 53 ہزار کی ادا کیلی کی۔ میں نے مجموعی طور پر 67 لاکھ روپے کی ادا کیلی کی۔ ملزم نے مذکورہ رقم میں سے 24 لاکھ روپے بیٹک کے ذریعے واپس کئے۔ جب میں نے باقی رقم کا مطالبہ کیا تو ملزم نے کہا کہ ابھی تک اسے دینے سے رقم موصول نہیں ہوئی جو میرا رقم ہے کی وہ ادا کیلی کر دے گا۔ اس کے بعد ملزم کے قراہ کو ملزم یوسف کے بعد سے ہر کوئی ادا نہیں کیا۔ میرے پاس میرے قبضے میں ملزم یوسف کی ایک ڈائری تھی میں نے دانستہ طور پر پولیس کو پیش نہیں کی۔ اگر میں پہلے یہ ڈائری پولیس کو پیش کرتا تو ان میں زندہ نہ ہوتا۔ اب میں ڈائری بی (116-8) میں پیش کرتا ہوں جس کا مطلب ہے کہ یہ ڈائری 116 صفحات پر مشتمل ہے۔ ملزم نے یہ ڈائری میرے حوالے کر کے ہونے کہا تھا کہ ڈائری پڑھنے کے بعد میں اس پر مجرورہ کروا کر ملزم یوسف کی گرفتاری سے قبل ایک مرتبہ ہمیری اس سے ملاقات عبدالواحد کے گھر کو تالی کی مجلس میں ہوئی۔ ملزم یوسف نے ملاقات کے شروع میں قانون کئی کی موجودگی میں

# نبوت کے دعویٰ یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عرب کی دادیگی سے منع کرتے ہوئے کذاب نے کہا "مکان ہا ہے اور لیکن یہاں عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 12)

کہ بتایا تھا کہ میں نومبر 1994 میں عمرے کیلئے گیا تھا۔ جب آگے بڑھی ڈی ایچ سے مولانا نے انکے سے مولانا کیا تو وہیں یہ بات رکھنا شروع نہیں تھی۔ میں 15 دن بعد واپس آ گیا۔ میں نے عمرے کی ملاقات کیلئے طرم یوسف سے اجازت نہیں لی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ عمرے کی کوٹنگی کی کیا ضرورت ہے؟ عمرہ یہاں ہو سکتا ہے اور کہا کہ "مدینے میں مکان ہے اور لیکن یہاں ہے" میں طرم سے راجح یا پریل 1995 میں یہ مکانے سن کر نہایت حیران ہوں میری جانب سے عمرے کی ملاقات کے بعد طرم یوسف نے کہا کہ وہ ستمبر اسلام سے میری ملاقات کا انتظام کرے گا۔ طرم یوسف کہا کہ اتنا کہ ستمبر اسلام کا حضور متوقع ہے اور مرد درکانات سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہے جس پر میں نے پوچھا یا اس طرح ممکن ہے؟ اس لئے میں نے حد حیران ہوں میں نہیں سمجھ سکا کہ ایسا کیوں ممکن ہے؟ طرم یوسف کی جانب سے اس کے ستمبر اسلام ہونے کا دعویٰ اپنی قابل اعتراض اور برا لگا۔ جب طرم یوسف نے اپنے ستمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا میں بہت حیران ہوا تھا۔ پر کوٹنگی عادی تھی اور میرے پیسے چھوٹ رہے تھے۔ میں نے طرم یوسف سے اس کے دعوے کے بارے میں پوچھا تو کہ بعض نواقص اور خود کو "اس" اور بعض نواقص "مشابہ" بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ستمبر اسلام کا نزول متوقع ہے۔ طرم یوسف غیر معمولی ہیں۔ وہ میرے عام آدمی پر حاوی ہو سکتا ہے اور میں اس بنا پر اس سے لوٹا گیا۔

عدالت کے سولہ پر گولہ نے کہا کہ اس کے خلاف فوجداری مقدمہ میرا اندر کی درج کر لیا جو عبدالواحد کا دوست ہے اور عبدالواحد طرم یوسف کا سر پر ہے اور یہ کہ مقدمے کے اندر ان کے وقت کو لا سٹائن کر کے میں تھا۔

XXX دیکھ لیں صفائی

یہ درست ہے کہ جب میرے خلاف مقدمہ درج ہوا میرا اندر کی نادر کی لیکسٹائل مولانا نے کٹر تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے 1997-2 سے قبل قلمانی کوئی پورٹ درج نہیں کر لیا۔ یہ ملاقات میں طرم یوسف خود کو رسول اللہ کی حیثیت سے ظاہر کرتا۔ یہ ملاقات میں طرم یوسف اپنی تقریر میں ایسے مکالمے استعمال کرتا جن کا سمجھنا عام آدمی کی استطاعت سے باہر ہے۔ ان مکالموں میں وہ خود کو ستمبر اسلام ظاہر کرتا۔ طرم یوسف کی تقریریں سننے اور اس کے دعویٰ کے بعد میں نے حد پریشان تھا اور فیصلہ نہیں کر سکا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اور کیا نہیں کرنا چاہیے؟ اس طرح میں ذہنی تکلیف میں گھر گیا جس کی بنا پر خوف کے تحت خاوس پور یوسف کی باتیں نہایت طرم یوسف کا جو بھی حکم ہوتا ہے، مولانا نے کہا کہ درست نہیں کہ طرم یوسف نے ستمبر اسلام ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ جب طرم یوسف نے ستمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا وہ اس وقت اپنے حضرت محمد ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے کہا کہ اتنا کہ ستمبر اسلام کا نزول متوقع تھا میں اس مقدمے کے مستفیض اسامیل شیخ آبادی سے 1997-6-22 کو ملاجوبہ یوسف نے مجھے بلایا اور مقدمے کے مستفیض نے مقدمہ درج نہ کر لیا وہ تا تو میں خود مقدمہ درج کرانا۔ طرم یوسف کی لاہور میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں 1997-28-2 کو شرکت کے بعد میرے پاس ایسا بلایا گیا مولانا جس کی بنیاد پر میں مقدمہ درج کر سکتا تھا۔ تاہم 1997-28-2 سے قبل میرے پاس خاوس مولانا نہیں تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے 1997-2-28 اور 1997-4-20 کے دوران مقدمہ درج نہیں کر لیا اور ہی کوئی درخواست دی ہے۔ میں نے بھی اپنی بی بی بلا سے نہیں کہا کہ اگر طرم بری ہو گیا تو میں طرم کے ساتھ پھر شامل ہو جاؤں گا۔ یہ غلط ہے کہ میں اب بھی طرم یوسف کا سر پر ہوں۔ یہ درست ہے کہ میں نے 1997-28-2 کو ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے بعد طرم یوسف سے بیعت مانگ کر دی ہے۔ مجھے "صوف" معرفت اور حقیقت قرآن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے طرم یوسف کے خلاف پولیس کی عدالت میں عرض کی کہ میں نے عدالت کے تحت بیان دیا ہے۔

XXX (مادہ 20)

وہاں ہے لیکن لیکن یہاں ہے۔ میں نے طرم یوسف کی طرف سے کہے جانے والے فقرے کو غیر شرعی محسوس کیا۔ طرم یوسف نے یہ فقرہ راجح اپریل 1995 میں کہا جب میں عمرے کی ملاقات کے بعد واپس آ گیا۔ لاہور میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں۔ یہ درست نہیں کہ میں لاہور گیا ہے۔ آتا ہوں۔ میں نے پولیس کو طرم یوسف کے بارے میں کراچی آنے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ طرم یوسف میرے یا عبدالواحد کے مکان میں قیام پزیر رہا تھا۔ میں نے اپنے بیان میں طرم یوسف کو اپنی طرف سے دی جانے والی مجموعی رقم نہیں بتائی۔ خود کہا میں نے طرم یوسف کو دی جانے والی نقد رقم کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزسٹ پی 7 پر میرے دستخط نہیں۔ رضا کارانہ طور پر



کہا ہے۔ دستاویز ایکسٹ پی 7 پر درست ہے کہ مادہ ای میں اس شخص کا نام جس نے ڈائری لکھی اس کے تھے موجود نہیں۔ یہ درست ہے کہ جس شخص کے حق میں ڈائری لکھی گئی اس کا نام دستاویز میں موجود نہیں۔ میں نے طرم یوسف کیلئے ایگزسٹ پی 1995 سے گواہی میں خریدنا تھا۔ میرے ایگزسٹ پی 1995 کی خریداری کا صحیح مہینہ یاد نہیں۔ میں نے طرم یوسف سے اپنی جملہ ملاقات کے بعد جون 1994 میں ہونے والے ایگزسٹ پی خریدنا خود کہا کہ جو چک میں طرم یوسف سے ملا تھا اس نے اس سے مجھے ایگزسٹ پی کا مطالبہ کیا تھا لیکن صحیح مہینہ یاد نہیں۔ یہ درست نہیں کہ طرم یوسف نے آڈریا ڈرافٹ وغیرہ ہونے کیلئے مجھے رقم دیا کہ اتنا کہ رضا کارانہ طور پر طرم یوسف مجھ سے روپے لیا کہ اتنا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ دستاویز مادہ ای سے متعلق ہیں جن کے ہاتھ لائے اور جاری کرنے کیلئے طرم یوسف نے مجھے رقم دی تھی۔ طرم یوسف ورلڈ اسمبلی کے لفظ کے معنی کی اس اتلا میں شروع کرتا تھا جسے کہ مدینہ منورہ میں قائم کی جا رہی ہے اور وزیر اعظم اور ذریعہ اعلیٰ صدر "بڑے لیڈوں" سفیروں جیسی اعلیٰ شخصیات اس کے دکن ہیں۔ میں نے اشدات میں مولانا عبدالستار خان نیازی کا بیان پڑھا ہے جس میں انہوں نے طرم یوسف کے خیالات کی تصدیق کی ہے لیکن مولانا نیازی نے پھر اپنے پہلے بیان کی تردید کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ انہیں غلط کہا گیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ مولانا عبدالستار نیازی کا پہلا بیان تمام اشدات میں شائع ہو گیا کہ صرف روزنامہ جنگ اور است میرے گھر آتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا صرف روزنامہ "تجریش" نے مولانا عبدالستار نیازی کا دوسرا بیان شائع کیا تھا جس میں انہوں نے اپنے پہلے بیان کا سو فیصد رد کیا تھا۔ میں نے مولانا عبدالستار نیازی کا دوسرا بیان جنگ یا است میں پڑھا ہے۔

میں نے طرم یوسف کا تردید کی بیان روزنامہ جنگ میں پڑھا ہے جس میں اس نے اپنا تردید کی بیان جاری کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے بیان ایگزسٹ پی 7 ہی پڑھا ہے۔ اس میں نے گولہ کو آج کے لئے پابند کیا گیا۔

آرٹیکل 27-5-2000

XXX محمد ابو بکر علی حلقا بیان کرتا ہے۔

جرح مشر سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی  
میں نومبر 1994 میں عمرے کیلئے گیا میں نے پولیس

1997-4-20 کو میرا بیان قلم بند کئے جانے کے شروع ہو موجود تھے۔ پھر کیا یوسف مدینہ ملاقات کے شروع ہو چکا کہ میں نے بیان قلم بند کرنا ہے؟ میں راتنامہ کے گھرات آٹھ نو بجے بیان دینے پہنچا۔ مجھے پولیس نے بتایا تھا کہ طرم یوسف کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پوچھا تھا کہ اگر مقدمے کے بارے میں میرے پاس کیا کیا معلومات ہیں؟ جریدہ "حکیر" کے ظاہر نے مجھے 1997-11-4 کو مقدمے کے اندر ان کے بارے میں بتایا تھا۔ میں نے پولیس کو 1997-28-2 کو طرم یوسف کی جانب سے دعوت نامہ بھیجے جانے کے بارے میں بتایا۔ جب اس کا ایگزسٹ پی ڈی ایچ مولانا کیا گیا تو اس میں 1997-28-2 کے دعوت نامے کا ذکر نہیں تھا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ اجلاس مسجد بیت الرضا میں مستعد ہوں طرم یوسف نے مجھے ٹیلی فون پر اپنی بی بی کی شادی لاہور دلدا اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے بھیجا تھا۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ اسٹیل اور لٹینی نے میرے پاس آ کر مجھے لازمی طور پر شادی میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ نقشبندی لٹینی کے ہر نو لک اور پولیس ملا بھی تھا۔ میں اس کا نام نہیں جانتا۔ میں نے پولیس کو اپنے بیان کی تفصیلات کے بارے میں بتایا لیکن پولیس انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں نقشبندی بیان عدالت میں دوں۔ میں نے پولیس کو طرم کو رقم لاہور دینے جانے کے بارے میں بتایا لیکن میں نے تفصیل نہیں بتائی تھی۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ اس وقت تفصیلات میرے پاس دستیاب نہیں تھیں۔ میں نے پولیس کو وہ دستاویزات مہیا نہیں کیے جو میں نے عدالت میں مہیا کیے۔ یہ غلط ہے کہ دستاویزات پولیس کو بیان قلم بند کرانے وقت میرے قبضے میں نہیں تھیں۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ یہ دستاویزات اور رسیدیں اس وقت میرے گھر ہی تھیں۔ میں نے پولیس کو یہ دستاویزات اور رسیدیں بعد میں حوالے کرنے کی کوئی پیشکش نہیں کی تھی۔ رضا کارانہ طور پر کہا جو چک مجھے دستاویزات اور رسیدیں عدالت میں پیش کرنے کو کہا گیا تھا اس لئے میں نے دستاویزات اپنے پاس رکھیں۔ میں نے دستاویزات اور رسید 1997-4-22 کو بھی پیش نہیں کی تھیں۔ میں نے پولیس کو طرم یوسف کی طرف سے 1997-28-2 کو دی جانے والی تقریر کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ بھی بتایا تھا کہ میں نے نوہ تاریخ پر اجلاس میں شرکت کی تھی۔ جب ایگزسٹ پی ڈی ایچ سے مولانا کیا تو وہیں رکھنا شروع میں ایسا نہیں تھا۔ جون 1994 سے جنوری 1997 کے دوران ممکن ہے میں طرم یوسف سے بارہ پندرہ برس بعد ملا ہوگا۔ رضا کارانہ طور پر کہا اس دوران طرم یوسف میرے گھر میں رہنے لگا تھا۔ میں نے پولیس کو 1997-28-2 کو ملتا تھا کہ 1997-28-2 کا اجلاس مسجد بیت الرضا میں ہوا تھا جب اس کا ایگزسٹ پی ڈی ایچ سے مولانا کیا تو وہاں ایسا درج نہیں تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا لازمی ایگزسٹ پی 8/116-1 طرم یوسف کی اپنی خریدی نہیں ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ مجھے طرم یوسف نے دی تھی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا 1997-2-4 کو میں نے جریدہ "حکیر" کے دفتر ٹیلی فون کیا۔ طرم یوسف نے ڈائری ایگزسٹ پی 8/166-1 لاہور ستمبر 1996 میں بیعت کیلئے دی تھی۔ "حکیر" کے ظاہر نے مجھ سے ڈائری لے لی لیکن میں نے بعد میں اس سے یہ ڈائری جولائی یا اگست 1997 میں واپس لے لی۔ کسی نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ ڈائری طرم یوسف کے اپنے ہاتھ کی خریدی ہے۔ یہ درست ہے کہ ڈائری میں کسی کا نام اور کوآف نہیں دئے گئے۔ محفل میلاد میرے ناموں سے گھر 1996 میں ہوئی جب طرم یوسف نے مجھے اس میں شرکت سے روکا۔ یہ درست ہے کہ میں بھی طرم یوسف کا سر پر تھا۔ یہ غلط ہے کہ ان دونوں میں بریکنگ پیر اسلام کا سر پر ہوں۔ عبدالواحد کے گھر کو قتل کا اجرام 1995 کے آخر یا 1996 کے اوائل میں کیا گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ جب طرم یوسف نے میرے کمرے کو "خاوس" قرار دیا تو میں نے اسے برا محسوس کیا۔ یہ نومبر 1994 میں اس وقت ہوا جب میں عمرے کی ملاقات کے بعد سعودی عرب سے آیا۔ مجھے یہ بیان کہ جرت ہوئی کہ جب طرم یوسف نے کہا مکان

# نبوت کے دعویٰ اور یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذابانہ اندازِ اہل کی جانب سے خلافتِ عظمیٰ عطا کئے جانے کا دعویٰ کیا بعد ازاں فیصلے کا متن (قسط نمبر 13)

شوہر کر دار تھا۔ میں نے دیو کیسٹ وغیرہ قبضے میں لے جانے کے دن بات چیت کے بارے میں نہیں بتایا۔ میں نے دیو کیسٹ اپنے گھر اور دفتر میں بھی رکھے تھے۔ میں نے آڈیو کیسٹ اپنے گھر اور اپنی کار میں بھی سنا۔ آڈیو کیسٹ میرے دفتر میں سب لوگوں سے سنا۔ جب میرے دفتر میں آڈیو کیسٹ سنا گیا تو مستحیث وہاں موجود نہیں تھا۔ آڈیو کیسٹ سے جانے کے موقع پر پبلک کا کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ میں 1992ء سے روزنامہ ”خبریں“ کا ملازم ہوں۔ ”خبریں“ کی شہرت بھی بہت اچھی ہے۔ اسی طرح چیف ایڈیٹر فیاض شاہد کی شہرت بھی بہت اچھی ہے۔ یہ غلط ہے کہ بہت سے صحافیوں نے فیاض شاہد کی اچھی شہرت نہ ہونے کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ درست ہے کہ صحافت ایک مقدس کام ہے میں اس بات سے متفق ہوں کہ اس مقدس

خلافتِ عظمیٰ میرے پاس ہے۔ مجھے لاہور اور کراچی کی بعض خواتین کے بارے میں معلوم ہوا تھا جنہیں ملزم یوسف نے زبردست مطہرات فرما دی تھیں۔ اس لیے میں نے اس بارے میں ملزم یوسف سے پوچھا۔ جس پر اس نے اپنی میز کی در و در کوئی اور ایک فائل نکال کر میز پر رکھی اور کہا کہ یہ کراچی ’لاہور‘ اسلام آباد کے میڈیکل انسپشن کے رپورٹ میں ہیں جن کے مطابق میں جیسی طور پر نف نہیں ہوں اور کہا کہ جب اسے ”خلافتِ عظمیٰ“ کی دہائی تو اس سے مجھے غصہ ختم ہو گیا۔ اس نے مزید بتایا کہ جب یہ ملاحت ختم ہوئی تو وہ 40 سال کا تھا۔ اس نے مزید بتایا کہ ایسا واقعہ لاہور کے ہوائی کے اس کی تاریخ پیدائش بھی واضح الاہل ہے مزید یہ کہ اسے 9 فروری 1997ء میں کو ”خلافتِ عظمیٰ“

یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے عبدالواحد لاہوری زماں کو ”اصحابِ رسول“ کہا ”اپنے صحابی نہیں کہا۔ داتا اکرم مجھ سے 1995 کو عبدالواحد کے گھر ملا۔ بریگزڈیز اسلام سے میری ملاقات جون 1994 میں ہوئی۔ اب میری رٹا لاکرم گولہ استاذ سے دوستی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں ذاتی حوالہ ’بعض یا مخالفت کی بنا پر گولہ کی حیثیت سے نہیں ہوں۔ آراویڈیو کے 27-5-2000

گولہ استاذ نمبر 7 سعید ظفر فتح کا شہیل منجر 10,223 تھانہ ملت پارک لاہور حلقہ بیان کیا:

18-4-1997 کو میں قتل شدہ ملحد پارک لاہور میں متین قتل شدہ ملحد اور کذابانہ خلافتِ عظمیٰ علی مقدس کی تعینات میں شامل تھے۔ گولہ استاذ اطہر اقبال ولد ظفر اقبال نے ایک ویڈیو کیسٹ ایگزٹ بیٹ 5 پیس کی جو ریکوری میو ایگزٹ بیٹ کی ہائی کے ذریعے جس کی میں نے تصدیق کی قبضے میں لی گئی۔

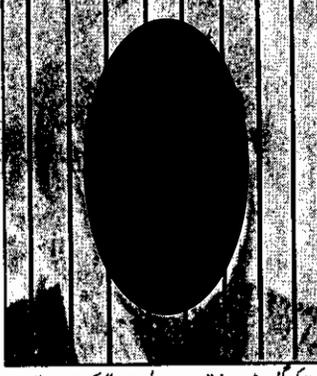
XXX جرح مس رخسانہ لون وکیل صفائی: ویڈیو کیسٹ تقریباً دس بجے دوپہں کی گئی۔ سب انسپکٹر ملک خوشی نے اس مقدمے کا تعینات افسر تھا۔ ویڈیو کیسٹ میری موجودگی کی سر بمبر نہیں کی گئی۔ اطہر اقبال نے صرف ایک ویڈیو کیسٹ پیش کی۔ آراویڈیو کے 2-6-2000

گولہ استاذ نمبر 9: میاں غفار احمد ولد میاں محمد سلیم ذات ارا میں عمر 38 سال حال ریڈیئر نٹ ایڈیٹر روزنامہ ”خبریں“ ملتان۔ حلقہ بیان کیا:

میں ملزم یوسف کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا ہوں۔ 29-3-1997 کو دس ساڑھے سو بجے رات گولہ استاذ مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے میری موجودگی میں قتل شدہ پارک میں ایک ویڈیو کیسٹ بی 2 ایک آڈیو کیسٹ بی 1 اور ڈائری ایکڑ بی بی 13/ (1-22) کے ہائیں صفحات پیش کیے جو ریشاں احمد اسپیکر نے ریکوری میو ایگزٹ بی بی ڈی کے ذریعے جس کی میں نے تصدیق کی ’ قبضے میں لیے۔ 17-4-1997 کو میں خوشی محمد اسپیکر ’انسپکٹر ابراہیم اقبال قتل شدہ ملحد پارک لاہور سے متعلق اس مقدمے کی تعینات میں شریک ہوں۔

میں نے جبرہ ”تعمیر“ سے ملزم یوسف کذاب جس نے اپنے ”نامہ“ جس کا مطلب ”میں محمد ہوں“ ہونے کا دعویٰ کیا تھا ’کی مولانا حاصل کر لیا تھا۔ مجھے رسالہ ”تعمیر“ کے ذریعے معلوم ہوا کہ ملزم یوسف اپنے تعبیر سے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے بعد میں نے ملزم یوسف سے 21-3-1997 کو کئی فون پر رابطہ کیا۔ ملزم لاہور میں موجود تھا جب کہ میں بھی لاہور ہی میں تھا۔ روزنامہ ”خبریں“ لاہور کے ڈپٹی ایڈیٹر اور اسپیکر شیم کے امداد کی حیثیت سے میں ملزم یوسف سے اس کے گھر واقع 218/Q بلاک ڈیفنس لاہور میں 22-3-1997 کو دو بجے دن ملا۔ میں ملزم یوسف کے گھر تقریباً ایک گھنٹہ رہا۔ اس ملاقات سے قبل میں نے ویڈیو کیسٹ دیکھی تھی اور آڈیو کیسٹ سنی تھی۔ میں نے مذکورہ ڈائری کے فوائد بھی دیکھے اور پڑھے تھے۔ ملزم یوسف نے بات چیت کے دوران کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ”خلافتِ عظمیٰ“ عطا کیا ہے۔ میں نے لفظ ”خلافتِ عظمیٰ“ کی وضاحت کیے جانے کو کہا جس پر ملزم نے میری تعلیمی حیثیت پوچھی۔

میں نے اسے بتایا کہ میں نے اس کو کئی تعلیمی (الباغیات) میں ایم کیا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ دیوبندی تعلیم نہیں میں نے تہذیبی و علمی تعلیم کے بارے میں پوچھا۔ جس پر میں نے بتایا کہ مسلمان کی حیثیت سے میں نے قرآن پڑھا ہے۔ جس نے لفظ ”خلافتِ عظمیٰ“ کے معنی کی وضاحت کی کہ اس نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے ”خلافتِ عظمیٰ“ حضرت آدم کو عطا کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ تمام جبروں کے لیے جہاد کی اور پھر حضرت محمد تک۔ یہ سلسلہ جہاد ہے اور اب اللہ تعالیٰ کی



عطا کی گئی۔ میں نے ”زبردست مطہرات“ کے بارے میں اپنا سوال دہرایا جس پر اس نے ایک کتاب لاکر میز پر رکھ دی۔ کتاب کا نام ”مرد کمال“ تھا۔ میں نے کتاب پڑھ کر ملزم یوسف کو برا راست جواب پوچھا۔ اس نے کہا کہ لاہور اور کراچی سے نقل رکنے والی ایسی خواتین سے بھی نہیں ملا۔ تاہم ممکن ہے کہ یہ خواتین اس سے ملی ہوں۔ میں اس کی تردید نہیں کرتا۔ اس لیے کہ یہ اپنے موقف میں درست ہیں اور میں اپنے موقف میں صحیح ہوں۔ میں نے اس ضمن میں کچھ وضاحت چاہی جس پر اس نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے نیک لوگوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ اپنی مواید کے مطابق دنیا میں حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت مبین الدین چشتیؒ اور حضرت باقر الدینؒ کی شکل میں پھر پھر پھر پھر شکل میں آسکتا ہے۔ یہ بات چیت میرے اور ملزم یوسف کے درمیان تھی ’ جو عدالت میں موجود ہے۔ میں روزنامہ ”خبریں“ لاہور میں یہ بات چیت شائع کرنا ہوا اور میں نے اپنے بیان میں یوسف کو بھی بتایا ہے۔

XXX جرح مسٹر سلیم عبدالرحمن وکیل صفائی میں مذکورہ تاریخ پر دس بجے رات قاتلے پہنچا۔ میں نے مجلس تہذیب و تربیت کے دفتر میں فون کیا تھا جس پر مجھے معلوم ہوا کہ مولانا اسماعیل شجاع آبادی قتل شدہ پارک کے ہیں۔ اس لیے میں بھی قاتلے گیا۔ میرے قاتلے پہنچنے سے قبل ہی فوری مقدمہ درج ہو گیا تھا۔ میں قاتلے پہنچنے سے قبل گولہ استاذ اسماعیل شجاع آبادی سے مل چکا تھا۔ میری ان سے کسی ملاقات میں ہوئی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میری مولانا شجاع آبادی سے پہلی ملاقات کب ہوئی تھی۔ قابل یہ تاریخ میں تھی۔ کیونکہ ریکوری کی کارروائی میری موجودگی میں ہوئی تھی۔ اس لیے میں نے فرد جنوبی پر دستخط کیے۔ پولیس نے میری موجودگی میں ہائل سر بمبر کر دیا تھا۔ ویڈیو کیسٹ کارنگ سیاہ تھا جس میں آڈیو کیسٹ اور ڈائری کے ہائیں فوائد بھی تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا یہ تمام شاہد ایک پارسل میں رکھی گئیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے قاتلے میں کتنے صفحات پر دستخط کیے۔ میری یادداشت اچھی ہے مجھے اپنے اور ملزم یوسف کے درمیان 22-3-1997 کو ہونے والی بات چیت اچھی طرح یاد ہے۔ قاتلے آمد سے قبل میری ملزم یوسف کے ساتھ بات چیت میرے ذہن میں تھی۔ کیونکہ عام طور پر ملحد قاتلے میں ملزم یوسف کی جانب سے غیبی کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اس لیے میں دینی حلقہ سے اس مسئلے پر ملاحظہ

میں بھی اپنے آپ کو ملحد استہلال غلط چہرے میں بھی اپنے آپ کو ملحد استہلال میں ملوث نہیں ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی روزنامہ ”خبریں“ نے ملزم یوسف کے خلاف رٹا کے لکھنا کا الزام لگایا ہو۔ رضا کارانہ طور پر کہا ہے کہ جو کچھ سنا وہ شائع کیا۔ ملزم یوسف کے بارے میں پہلی خبر میں نے 23-3-1997 کو شائع کی تھی اس خبر کی سرخی ”فونی مگلوڈیو کی اسے ترک کیا“ تھی۔ اس میں نے وہ سنا تھا جس میں صاحب ایڈیٹر کا کہنا تھا کہ جو بھی بیان دیا جاتا ہے وہ اخبار میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ صحافت کے لیے یہ اچھا ہے کہ اس کی تصدیق کر لی جائے۔ ملزم یوسف سے متعلق اس مقدمے کی 95 فیصد خبریں میں نے شائع کیں۔ خواتین کے ناموں کا خبریں ذکر نہیں صرف نام کا پہلا لفظ (مثلاً) (ت) اور (ز) لکھے گئے ہیں۔ میں ان خواتین کے نام بتا سکتا ہوں جن کے لیے (م) (ت) اور (ز) کے الفاظ استہلال کیے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ صحافت کے حوالے سے میری جانب سے تجرد میں خواتین کے ناموں کا شائع نہ کرنا کوئی بری بات تھی۔ آداب صحافت کی ملحوظ رکھتے ہوئے۔ میں نے خبریں خواتین کے نام نہیں چھاپے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ ہم صحافیوں کے لیے نام شائع نہیں کرتے۔ میں نہیں جانتا کہ اہدای جانب سے اخبار میں کوئی ایسا الزام شائع ہوا ہو کہ ملزم یوسف نے اپنے حلقے میں قتل کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ ہم نے اخبار میں چھاپا کہ ملزم یوسف نے اپنے بھائی کو زبردست ہلاک کیا ہے۔ کہنا غلط ہے کہ میں فیاض شاہد کا بیٹا ہے کہ ملزم یوسف کے پاس گیا ہے کہنا بھی غلط ہے کہ ملزم یوسف نے 3 کروڑ روپے طلب کیے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ملزم یوسف نے اس رقم کی ادائیگی سے انکار کیا۔ جس پر ہم نے اخبار میں ”خبریں“ شائع کر کے اسے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ جس میں گولہ استاذ اسماعیل شجاع آبادی کے پاس فیاض شاہد کا بیٹا ہے کہ نہیں گولہ استاذ اسماعیل شجاع آبادی لیکن یہ خود فیاض شاہد سے ملا ہو ’ میں ملاقاتوں کی تصدیق نہیں بتا سکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ”خبریں“ میں جس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں ’ روزنامہ ”نوائے وقت“ اور ”جنگ“ میں نہیں پیشیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تاریخیں ملتا سکتا ہوں۔ میں نے اپنا بیان 17-4-1997 کو قاتلے ملت پارک میں دیا۔ کیونکہ روزنامہ ”خبریں“ میں 23-3-1997 سے خبریں شائع ہو رہی تھیں۔ اس لیے پولیس نے مجھے بلائی یہ بات پولیس کے علم میں تھی کہ میں مقدمے کا گولہ ہو سکتا ہوں۔ میں نے بات چیت رسالہ ”تعمیر“ کے حوالے سے شروع کی اور ”خلافتِ عظمیٰ“ کے لفظ سے شرعاً شروع کیا۔ جب میں نے ملزم یوسف سے اس لفظ سے ”خبریں“ اسلام“ ہونے کے وجہ سے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس سے جواب دیا کہ وہ ”خلافتِ عظمیٰ“ کا دعویٰ ہے۔ ملزم یوسف سے اس بات کی تردید نہیں کی تھی کہ وہ نبوت کا دعویٰ نہیں۔ تاہم اس کی بات کا محور ”خلافتِ عظمیٰ“ میں ”خلافتِ عظمیٰ“ کو نبوت کے دعوے کے درمیان فرق کی تفصیلات نہیں جانتا۔ ملزم یوسف نے میرے سامنے یہ نہیں کہا کہ وہ ”خبریں“ سے اس نے میری موجودگی میں ”خلافتِ عظمیٰ“ کی وضاحت کی تھی اور ”خبریں“ میں بھی ایسی شائع ہو اقبال (جہاد ہے)

# نبوت کے دعویٰ پر یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

سورہ کی زنجیر اور انگوٹھی ہتھیار کذاب نے اپنے ”محمد“ ہونے کا دعویٰ کیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 14)

میں نے 1997-4-17 کو ملت روزہ ”خبر“ میں شائع ہونے والے حقائق کے حوالے سے پولیس کو اپنے بیان میں کوئی بات نہیں کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا پولیس مجھے سامنے میرا مختصر بیان ریکارڈ کیا گیا۔ میں نے پولیس کو بتایا کہ میں نے طرم یوسف سے 1997-3-21 کو رابطہ کیا میری اس سے ملاقات 1997-3-22 کو ہوئی جب انگریز بیٹ ڈی آئی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں سے بات ریکارڈ کرنے سے انکار کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ میں نے آڈیو کیسٹ سے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ میں طرم یوسف سے اہم کے گھر پر ایک گھنٹے تک ملا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ ”خلافتِ عظمیٰ“ سے متعلق سوال پر طرم یوسف نے مجھ سے ہماری تعلیم پوچھی ہے درست ہے کہ میں نے اخبار میں یہ شائع کیا کہ بائیں صفحات پر مشعل ڈائری کی رو سے طرم یوسف نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ میں نے سنا ہے کہ ڈائری انگریز بیٹ 8 طرم یوسف کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ میں 12 جون 1997ء سے روزنامہ ”خبریں“ مٹان کارڈ پرنٹ ایڈیٹر ہوں۔ یہ درست ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا صدر دفتر مٹان میں واقع ہے۔ میں کئی بار دفتر نہیں گیا اگر مجلس تحفظ ختم نبوت دفتر جانے کے بارے میں مٹان کے اخبار میں شائع ہوا ہے تو غلط ہے۔ میں مسٹیف کی تحریک پر طرم یوسف کے پاس نہیں گیا۔ میں نے مولانا عبد الستار نیازی کا نزدیکاری بیان پڑھا ہے جو مولانا نے ”خبریں“ سمیت کئی اخبارات میں شائع کرایا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے مولانا عبد الستار نیازی سے وضاحت حاصل کی۔ اسے میں نے اخبار میں شائع کیا۔ یہ درست ہے کہ وضاحت صرف روزنامہ ”خبریں“ میں شائع ہوئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ چونکہ میں نے مولانا سے رابطہ کیا تھا اس لیے وضاحت صرف روزنامہ ”خبریں“ میں شائع ہوئی۔ یہ کیا غلط ہے کہ میں نے مولانا عبد الستار نیازی سے رابطہ نہیں کیا تھا اور میں نے اپنے طور پر وضاحت اخبار میں شائع کر دی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا لاہور ہائیڈرو کے مسٹر جنس خالد یا خواجہ نے مجھے طرم یوسف کے خلاف میڈیا فرسٹ شورش کرنے سے روک کے جانے کے بارے میں کوئی حکم دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ طرم یوسف کو ابھی تک سزا نہیں ملی۔ یہ درست ہے کہ میں آج تک طرم یوسف کے نام کے ساتھ کذاب لکھتا ہوں۔ کذاب سے مراد ایسا شخص ہے جو نبوت پڑھتا ہو۔ یہ غلط ہے کہ طرم یوسف نے ہماری موجودگی میں اپنی نبوت نہیں بولا۔ کیونکہ ہماری طرم یوسف سے ملاقات ایک گھنٹے کی تھی اس لیے میں جانتا ہوں کہ وہ نبوت بول رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ اس بیان پر میں طرم یوسف کے نام کے ساتھ کذاب لکھتا ہوں۔ میں نے طرم یوسف کی ولادت 9 ربیع الاول کو ہونے کے بارے میں پوچھا میں کو نہیں بتایا۔ طرم یوسف نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو ”صخرت بابا فرید صاحب اور پیغمبر اسلام نبی صوفی صورتوں میں دنیا میں آتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا گیا تھا میں نے طرم کی جانب سے بولے جانے والے ایسے حقائق اخبار میں شائع کیے تھے۔ یہ کہا غلط ہے کہ میں نے تین روز روپے کی بلیک میلنگ کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے پر غلط کیا دیا ہے۔

## ریاض کے ہر ذکر پر ایک جرح وکیل صفائی

آڈیو کیسٹ جب مجھے ملے وہ ستمبر تھے۔ میں نے ستمبر میں ریل ریاض کی موجودگی میں سنا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آڈیو کیسٹ ستمبر میں ریل میں سنا کہ وہاں کسی کے مکمل شکل میں۔ اس نے مجھ سے کیسٹوں کی ڈکٹیشن (لامار) کے لیے کسی عدالت کا کوئی حکم نہیں دیکھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا ہے میرے فرائض کا حصہ ہے یہ درست ہے کہ میرے توڑنے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ اس مرحلہ پر ناظرین ڈسٹرکٹ انٹرنیٹ کے کولہ کامیاب بدوہہ قلم بند کیے جانے کے لیے کہا گیا کہ اس کے بیان پر ہم ابہام پیدا ہوا تھا۔



ڈسٹرکٹ انٹرنیٹ کی کاروباری ایگزیمینٹن:

ریاض سب انسپکٹرنے مجھے ویڈیو کیسٹ کی جو وہ اپنے براہ لایا تھا ڈکٹیشن (لامار) کے لیے کہا میں نے ویڈیو کیسٹ اسے ان ریکارڈ کے ساتھ لواتا ہے کہ میں صرف آڈیو کیسٹ کی المارہ کا مہار ہوں۔

## xxx وکیل صفائی

کچھ نہیں پوچھا، موقع دیا گیا۔  
آر اے اینڈ ایس سی 3-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 11 محمد سرور ولد محمد یوسف، پیشہ کپورنگ (نچی طور پر) ساکن مکان نمبر 626 سٹریٹ نمبر 55 کو توولی محلہ صدر بازار لاہور گینٹ حلقہ بیان کیا۔

اپریل 1997ء میں بعض پولیس افسر میرے پاس آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی کپیڈنگ کے لیے آئے جس پر میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی کپیڈنگ کی۔

## xxx جرح وکیل صفائی

میں نے کپیڈنگ کا پیشہ 1994ء میں شروع کیا۔ میں حکم پر پولیس کا ملازم نہیں ہوں۔ میں نے کیسٹوں کا متن رقم سے خرید دیا۔ میں نے ایک آڈیو اور دو ویڈیو کیسٹ کپیڈنگ کیے۔ میں نے پولیس کی جانب سے دیا جانے والا کام پبلی راک کپیڈنگ میں پولیس افسروں کے نام نہیں جانتا جو اس کام کے لیے چارج کیے گئے تھے۔ ایک پولیس افسر میرے پاس کپیڈنگ کے لیے آیا۔ پولیس نے میرا بیان 22 جون 1997ء کو قلمبند کیا۔  
آر اے اینڈ ایس سی 3-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 12 ساجد منیر ڈار ولد نذیر احمد ڈار، ذات کشمیری، سرکاری ملازم ساکن

43/C وحدت روڈ لاہور۔ حلقہ بیان کیا۔

میں عدالت میں موجود طرم یوسف کو جانتا ہوں۔ میرے دوست سبیل فیاض نے مجھے طرم سے متعلق کئی

قلم میں طرم سے مسجد اتر شاہ میں جو چوک تیم خانہ میں واقع ہے ملتا ہوں۔ ستمبر 1995ء میں نماز جمعہ کے بعد میں مسجد سے متن جمعہ میں طرم یوسف سے ملا۔ طرم یوسف نے مجھ سے کہا کہ اگر وہ پیغمبر اسلام سے ہماری ملاقات کراوے تو آیا اس کی میرے نزدیک کوئی قیمت ہوگی یا نہیں؟ میں نے اس کا جواب انہماں میں دیا۔ اس نے کہا جب تک پیغمبر سے ہماری ملاقات نہ ہو جائے مجھے موت نہیں آئے گی۔ ملاقات کی صورت میں میرے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ میں جنہم میں نہیں جاؤں گا اور یہ کہ میں جنت میں جاؤں گا۔ اس نے مجھے اپنی سونے کی انگوٹھی کے جانے کو کہا اور مجھے گھٹے روز بیٹس لاہور میں واقع اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ میں اگلے دن اپنے دوست سبیل فیاض کے ساتھ شام کو طرم یوسف کے گھر گیا۔ طرم نے اپنے گھر میں ایک خاص حجرہ بنا رکھا تھا۔ وہ مجھے اس کیلئے حجرے میں لے گیا۔ جب کہ بہت سے دوسرے افراد میں ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ طرم یوسف نے کہا کہ میں خوش قسمت ہوں جو ”پیغمبر اسلام“ سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ وہ ”محمد“ ہے۔ اس کے بعد وہ مجھ سے گفتگو ہوا اس نے کہا کہ ”محمد“ سے براد یہ ہے کہ وہ (یوسف) پیغمبر ہے، اس طرح طرم یوسف نے جو عدالت میں موجود ہے، پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایسا کراچی کے لوگوں یا خصوصاً رانا آرم ڈیوہہ کے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ پولیس نے میرا بیان قلمبند کیا۔

## xxx جرح وکیل صفائی:

پولیس نے میرا بیان 14-4-1997 کو قلمبند کیا۔ میں نے اپنے بیان پر دستخط نہیں کیے۔ میں خود تھانے گیا تھا۔ جب مجھے دوست نے بتایا کہ طرم یوسف کے خلاف نوٹس جاری مقدمہ درج کیا جا چکا ہے۔ میں آٹھ نوپے شام تھانے گیا۔ میں تین یا چار مرتبہ طرم یوسف کے گھر واقع ڈیپٹی سٹیشن گیا۔ اس مکان کا نمبر Q/218 تھا۔ یہ ایک بڑا مکان تھا۔ مجھے مکان کے گیت کا رنگ یاد نہیں۔ مکان کا بیرونی رنگ اینٹ جیسا تھا۔ میں طرم یوسف کے ساتھ کراچی نہیں گیا۔ میں طرم کے ساتھ کراچی نہیں گیا۔ میں نے پولیس کے سامنے یہ نہیں کہا کہ میں طرم یوسف کے گھر نہ کراچی گیا ہوں۔ جب انگریز بیٹ ڈی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا انداز بیان تھا۔ میں طرم سے ”چھ سات مرتبہ ملا ہوں۔ میں نے طرم کے خلاف مقدمے کے اندراج کے بارے میں اخبار میں پڑھا۔ میں نے اخبار میں طرم کے خلاف مقدمے کے اندراج کے بارے میں مارچ 1997ء میں پڑھا۔ جب میں تھانے گیا سبیل فیاض میرے گھر آئے۔ سبیل فیاض کے والد کا نام اکتین فیاض ہے۔ میں رانا آرم کے والد کا نام نہیں جانتا۔ اسی طرح میں بریڈیگز آرم کے والد کا نام بھی نہیں جانتا۔ مزید یہ کہ میں ارشد کے والد کا نام نہیں جانتا۔ اسی طرح میں گولہ استغاثہ نعمان الہی کے والد کا نام بھی نہیں جانتا۔ میں گولہ کو اور ان کی رہائش گاہیں بھی نہیں جانتا۔ جیسا کہ اور بیان کیا گیا ہے میں نے استغاثہ کے گواہوں کے بارے میں تفصیلات سہا نہیں کیں۔ جب انگریز بیٹ ڈی آئی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا انداز بیان تھا۔ میں نہیں کہ سنا کہ پولیس افسر نے خود گواہوں کے کچھ نوٹس اپنے طور پر میرے بیان میں لکھ دیے۔ میں گولہ استغاثہ رانا آرم کو جانتا ہوں۔ میں گولہ استغاثہ نعمان الہی کو نہیں جانتا۔ میں گولہ استغاثہ اطہر اقبال کو جانتا ہوں۔ اطہر اقبال اور سبیل فیاض آہیں میں رشتہ دار ہیں۔ میں گولہ استغاثہ اطہر اقبال کو کراچی ”چھ سات سال سے جانتا ہوں۔ طرم یوسف کے مکان کا نام ”جنت طیب“ ہے۔ جب میں طرم یوسف کے گھر گیا تو مجھے اس مکان کا نام قابل اعتراض نہیں لگا۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ نام کد تک قابل اعتراض ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ نام قابل اعتراض ہے۔ لیکن حقیقت میں اس نام کو درست نہیں سمجھتا۔ (جاری ہے)



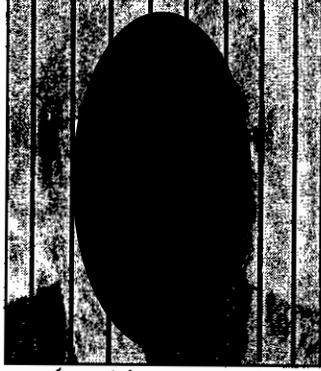
# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم کذاب نے آڈیو کیسٹ میں اپنی آواز تسلیم کی عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر: 16)

گولہ استھانہ نمبر 14 بیان خوشی محمد سب انسپکٹر پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاہور حلفاً بیان کیا:

مورخہ 1997-4-5 کو میں قتلہ مذکورہ پادک میں متعین تھا۔ 1997-7-4 مقدمہ نمبر 70 جس کی ایف آئی آر مزم یوسف کے خلاف درج تھی کی تفتیش میرے سپرد کی گئی۔ 1997-9-4 کو سب انسپکٹر لاہور نے مزم یوسف علی کو میرے رو بہ پیش کیا اور مزم یوسف علی نے اس مقدمے میں شامل تفتیش کر لیا۔ ایک مزم یوسف علی نے بیان دینے سے انکار کر دیا اور اپنی حفاظت کے جانے کی درخواست کی کیونکہ قبول اس کے اس کی جان کو خطرہ تھا۔ مزم کو حاضری دینے کی بنا پر قتلہ مسلم نٹان میں رکھا گیا۔ مزم یوسف علی کو ذمہ داری کی جملہ سہولتیں مہیا کی گئیں۔ میں نے فاضل کا معائنہ کیا میں نے اس کے نتیجے میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے فرانسکرپٹ کا 1997-10-4 کو جائزہ لیا۔ مزم یوسف کو مقدمے کی تفتیش میں شامل کیا گیا۔ مزم نے بیان پندرہ کر لیا۔ مزم کا بیان قلم بند کرنے اور آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کے بعد ریکارڈ پر خاصاً ملاحظہ کیا تھا جس پر مزم یوسف علی نے اس مقدمے میں گرفتار کر لیا گیا اور مزم یوسف کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر کے اسے قتلہ مسلم نٹان کے حوالے میں رکھا گیا۔

جائے۔ میں نے میگزین 13/52-1 حاصل کیا اور اسے فاضل کے ساتھ منسلک کر دیا۔

1997-4-23 کو مزم یوسف علی کو آڈیو کیسٹ سنوائی گئی اور مزم نے آڈیو کیسٹوں میں اپنی آواز تسلیم کی۔ اسے قطعی جائزے (مورانے) کے لئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا گیا لیکن اس نے اپنی آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کر لیا۔ 1997-4-24 کو ایس بی صدر نے استھانے کے گولہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں اور مزم کو فاضل مقدمہ کے ساتھ پیش کیے جانے کی ہدایت کی۔ مذکورہ تاریخ پر ایس بی صدر نے استھانے کے گولہ اور مزم یوسف علی سے تفتیش کی لیکن مزم یوسف علی نے اپنا بیان ریکارڈ نہیں کیا۔ ایس بی نے آڈیو کیسٹ سے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے جس کے بعد ایس بی



صدر نے مجھے جلالان عدالت میں پیش کیے جانے کی ہدایت کی۔ جس پر میں نے مزم کے خلاف جلالان مقدمے کی ساعت کیلئے پیش کر دیا۔

گولہ استھانہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا گیا۔  
آرڈر ایڈز ایس 15-6-2000

## گولہ استھانہ نمبر 14 خوشی محمد سب انسپکٹر XXX جرح فاضل وکیل صفائی

میرے دروست ہے کہ اس مقدمے میں پیغمبر اسلام ہونے کے دعوے کے ضمن میں ذرا بھی تیار ہے۔ میں میٹرک ہوں لیکن میری ذہنی تعلیم کم ہے۔ عطا کی لٹاری رکھتیں 7 ہیں۔ 6 میں سے دو کلمے سنا سکتا ہوں۔ 1997-8-4 کو پہلے تفتیشی افسر نے مجھے بتایا کہ مزم کو حتماً اس عمارت آرزو کے تحت نظر بند رکھا گیا ہے اس لئے اسے 1997-8-4 کو گرفتار نہیں کر سکا۔ یہ بات میرے علم میں لائی گئی کہ مزم یوسف سب قتلہ چورنگ میں ہے۔

میں نے 1997-8-4 کو اس مقدمے کی تفتیش کے سلسلے میں کچھ نہیں کیا۔ یہ غلط ہے کہ 1997-8-4 کو نظر بندی کا حکم دیا گیا۔ رہا کر دینے پر مزم کو 1997-9-4 کو واپس لیا گیا۔ یہ اعلیٰ حکام کے ذریعے معلوم ہوا کہ مزم یوسف کو 1997-9-4 کو رہا کیا جا رہا ہے۔ یہ غلط ہے کہ مزم یوسف کو 1997-9-4 کو رہا کیا گیا۔ مزم یوسف کو 1997-9-4 کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ 1997-5-4 کو قتلہ مذکورہ پادک میں میری تفرری ایس بی ایچ لو کی حیثیت سے ہوئی جب مجھے قتلہ مذکورہ پادک میں مقرب کیا گیا۔ ریاض امرو سب انسپکٹر پراحت تھا۔ یہ دروست ہے کہ میں نے سب انسپکٹر امرو کی قلمی ہوئی تصدیق دیکھی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ جب ریاض امرو سب انسپکٹر نے فرانسکرپٹ تیار کر لیا اس وقت سٹیبل براؤن کا سب انسپکٹر قذ امرو موجود تھا۔ ریاض امرو سب انسپکٹر نے ایف آئی آر کے اندراج دفعہ 161 کے تحت بیانات قلم بند کیے جانے 'موتغ کے معائنے' آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے نتیجے میں لے جانے اور ریکورڈ کی سہولت کے جانے تک مقدمے کی تفتیش کی لیکن وہ مزم کو گرفتار نہیں کر سکا تھا۔ کیونکہ مزم حتماً اس عمارت آرزو ایس کے تحت نظر بند تھا۔ مزم یوسف کو میرے رو بہ 1997-9-4 کی شام کو کیمبر نو سب انسپکٹر نے پیش کیا۔ میں نے مزم یوسف کا جسمانی ریمانڈ 1997-10-4 کو

حاصل کیا۔ میں نے عطا محمد چوہدری کا جائزہ لیا۔ میں نے مزم یوسف کو قتلہ کے مطابق 1997-10-4 کو گرفتار کیا۔ میں لاہور ہائی کورٹ کے جج عزت آباد مسز جسٹس خالد پال خواجہ کی عدالت میں پیش ہوا تھا لیکن مجھے تاریخ یاد نہیں۔ میں تقریباً سوا لاکھ پچیس ہول میں نہیں جانا سکا۔ کیا فاضل جج نے روزنامہ 'تجرین' مزم کو مزم کے میڈیا رائٹس سے روکا تھا۔ میں نے مزم یوسف کا بیان 1997-10-4 کو قلم بند کیا۔ میں نہیں جانتا کہ مزم یوسف نے اپنے بیان میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ اس نے اپنے گھر کا نام 'جنت طیبہ' کیا لیکن منتخب کیا۔ عینی کو دیکھنے کے بعد گولہ نے بتایا تھا کہ جنت اس کی والدہ کا طیبہ ایس بی کی بیوی کا نام ہے۔ اس نے مزید بتایا تھا کہ ذاتی کے بائیں صفحات انٹریٹ بی 22/3 اس کے تحریر کردہ نہیں ہیں۔ جب میں نے مزم یوسف سے اس کے پیغمبر ہونے کے دعوے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا اسے یاد نہیں لیکن میں نے اسے اپنا بیانیہ (جذب دستہ) میں ہونے کی بنا پر کہا ہوا۔ یہ کہا غلط ہے کہ مزم یوسف نے میرے سامنے یا مجھ سے پہلے کے تفتیشی افسر کے سامنے یہ کہا ہوا کہ اس کا پیغمبر اسلام ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ یہ دروست ہے کہ مزم یوسف نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنے پیغمبر ہونے کے بارے میں سوچ نہیں سکتا اور یہ کہ وہ اپنے آپ کو پیغمبر اسلام کی جوتیوں سے بھی کم تر سمجھتا ہے اور یہ کہ عینی شخص کا پیغمبر کی مدد کو دعویٰ جھوٹا ہے اور ایسا دعویٰ کرنا غلط ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے خیال میں جو بھی پیغمبر اسلام کی حیثیت سے انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ جب مزم یوسف سے پوچھا کہ چوری چھوکی چوری میں لاہور کے دوسرے کالینجیوں کے سامنے موجود تھے تو میں نے مزم یوسف کے بیان کے بارے میں ایس بی ایچ کو بتا دیا تھا لیکن مجھے اس کی تاریخ یاد نہیں۔ میں نے مزم یوسف سے 1997-11-4 کو پوچھا کہ عینی یہ کہا غلط ہے کہ مزم یوسف کی اس مقدمہ میں 1997-10-4 کو اس کے بیان کے باوجود گرفتاری بلا جو ہے۔ مزم یوسف نے اپنے ساتھ جانوں کی تائید کی تھی اس نے کہا تھا کہ وہ ہونٹوں اور ہاتھوں کی پتلی 'سٹولٹیا' (جوڑوں کے درد) کا مریض ہے اور یہ کہ مذکورہ ذاتی اس کی تحریر کر رہے تھیں۔ لیکن اسے یہ کسی مریض نے تجھے سہی دی۔ عینی گولہ کے حوالے سے اسے پیش کر دے گا۔

گولہ استھانہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاوے۔  
آرڈر ایڈز ایس 20-6-2000

## گولہ استھانہ خوشی محمد سب انسپکٹر حلفاً بیان کیا: XXX جرح وکیل صفائی

ان دنوں میں پولیس لائن میں متعین ہوں یہ دروست ہے قلم ایس بی میں قتلہ ناگام میں متعین تھا۔ یہ غلط ہے کہ میرے خلاف بعض اٹھ گواہان ذریعہ نمودار ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ذیضہ قلم ایس بی میرے خلاف ایک اٹھ گواہی ہو رہی تھی۔ یہ غلط ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ کے رو بہ درجہ برسات مقدمے کی کارروائی سننے کیلئے عدالت میں گولہ استھانہ رانا اکرم موجود تھا۔ میں نے مذکورہ مقدمے کی ساعت کے دوران بریکینگ نیوز اسلم کو دیکھا۔ یہ بات میرے علم میں ہے۔ میں نے عدالت کے رویہ سمجھتے پوچھا تو اس نے کہا کہ دوسرے ملازمین کی موجودگی میں آڈیو کیسٹ 1997-10-4 کو سنئے تھے۔ یہ بات میرے علم میں تھی کہ آڈیو کیسٹ میں آواز مزم یوسف کی تھی۔ میں نے مزم یوسف کی موجودگی میں آڈیو کیسٹ سنا تھا۔ چونکہ میں نے خود آڈیو کیسٹ سنا تھا اس لئے یہ بات میرے علم میں تھی کہ آواز مزم یوسف کی ہے۔ اس نے مجھے یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ آواز مزم یوسف کی ہے۔ 1997-10-4 سے قلم ایس بی میں نے فرانسکرپٹ برما تھا۔ میں نے 1997-10-4 سے قلم مزم یوسف کی تقریر کا خلاصہ قلم نہیں سنا تھا۔ (چاڑھی ہے)

1997-9-4 کو میں قتلہ مسلم نٹان میں اس مقدمے کی تفتیش کے سلسلے میں موجود تھا میں نے استھانے کے گولہ امرو سب انسپکٹر امرو کے بیانات قلم بند کیے۔ 1997-16-4 کو مجھے کیمبر نائی رسالہ نمبر 13 پی 9/52-1 بذریعہ مراسلہ نمبر 1694 ایس بی ایچ نیٹل عہدہ مورخہ 1997-11-4 بیکریٹ میں لایا گیا جو میں نے مقدمے کی فائل کے ساتھ 1997-17-4 کو منسلک کر دیا۔ میں نے میاں عبدالغفار ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ 'تجرین' ملتان کا بیان 1997-17-4 کو اس وقت قلم بند کیا جب وہ میرے رو بہ قتلہ مذکورہ پادک میں پیش ہوئے جب میں نے گولہ استھانہ عبدالغفار کا بیان پندرہ کر لیا اس وقت وہ اور میں متعین تھے۔ عبدالغفار 1997-8-4 کو تفتیش میں شریک ہوئے۔ گولہ استھانہ اطہر اقبال نے میرے رو بہ پیش ہو کر ویڈیو کیسٹ بی 5 پیش کی۔ جو میں نے بذریعہ انٹریٹ بی ای ایف تفریوں میں لے لی۔ جس کی تصدیق گولہ استھانہ اطہر اور دوسرے نے کی۔ میں نے سعید ظفر لوات علی کا تفتیشیوں کے بیانات قلم بند کیے۔ اسے ظہر انجیل کا بیان بھی قلم بند کیا میں نے دونوں مذکورہ ویڈیوز کے فرانسکرپٹ کا مضمون اور اندراج کیا اور میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا ترجمہ گولہ استھانہ محسور سے کیمپور کے ذریعے کر لیا جو فائل کے ساتھ 10/10-11/11-10/11 اور 11/11-11/11-10/11

اس مرحلے پر فاضل وکیل نے درج ذیل اعتراضات کیے۔  
(i) کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ اور فرانسکرپٹوں کی بنیاد پر جو قائل پڑی ہیں ان میں اسے فرانسکرپٹ بھی بطور شہادت تسلیم نہیں کی جاسکتے۔

(ii) کہ فرانسکرپٹ بنانے والے اس فرانسکرپٹ کے وہی ہونے کے بارے میں مولانا نہیں کیا کیا اس لئے یہ قائل تسلیم ہیں اور ان شہادت میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا تفتیشی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔ بیان جاری ہے۔

1997-9-4 کو میں نے ایس بی ایچ بی سے کراچی جانے کی اجازت طلب کی۔ درخواست بیکریٹ بی 1 امرو کی تحریر اور دستخط ہے۔ میں پورے کے ذریعے کراچی پہنچا۔ کراچی پہنچنے کے بعد میں نے رانا اکرم 'بریکینگ نیوز اسلم' عارف صدیقی محمد یوسف کو شہد 'انسان اور عمر علی غلابر کے بیانات قلم بند کیے۔ جرح میں واپس لاہور آیا۔

کراچی میں قیام کے دوران میں نے عمر حنیف طیبہ محمد حسین لاکھان اور ایک دوسرے شخص کا بیان بھی قلم بند کیا جس کا نام بی الاوت ہے یاد نہیں۔ میں نے بہت روزہ جریسے کیمبر کے مزید ظاہر سے رابطہ کیا تھا لیکن اس نے بیان دینے سے انکار کر دیا اور بتایا کہ وہ اصل ذاتی نہیں دے گا اور یہ کہ اس نے خود کچھ بیان نہیں کیا ہے۔ اسے قائل کیا گیا۔

# نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذاب نے مسجد بیت الرضا میں اپنی تقریر کے قابل اعتراض ہونے کا اعتراف کیا عدالتی فیصلہ کا متن (قسط نمبر: 17)

کروائے۔ سب اہلکار و کارے نے صرف آڈیو کیسٹ سننے کے بعد اس کا اردو ترجمہ کیا تھا۔ آڈیو کیسٹ میں اردو زبان استعمال کی گئی ہے۔ میں نے اسٹینٹ سب اہلکار اسماعیل کے ذریعے مسجد بیت الرضا کے سجادہ العظمیٰ یوسف رضا کو طلب کیا لیکن یوسف رضا رپوش ہو گیا۔ میں نے قاتلے کے اہل راجہ اوکی حیثیت سے گئی سرحد یوسف رضا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ دستیاب نہیں ہوئے۔ میں نے صرف ایک مرتبہ یوسف رضا کو دستیاب نہ ہونے کا اس وقت حوالہ دیا جب میں نے اسے اسٹینٹ سب اہلکار اسماعیل کے ذریعے بلوایا تھا۔ لیکن میں نے کسی وقت بھی یہ نہیں کہا کہ یوسف رضا دستیاب نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا یوسف رضا 1997-3-29 کو اس وقت مسجد میں دستیاب تھا جب سب اہلکار یاس نے موعج کا سنا کیا۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں مقدمے کی پرہیزگاری ہیں۔ ایس بی کی جانب سے 1997-4-24 کو دیکھے جانے کے بعد آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں سر بھر کر دی گئی تھیں۔ اس سے قبل یہ کیسٹ قاتلے کے عرصہ کے پاس رہیں۔ چونکہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مال مقدمہ تھے اس لئے مختلف مواقع پر مختلف افسروں کی جانب سے انہیں دیکھا جانا تھا اور اس صورت حال کی بنا پر یہ ضروری نہیں تھا کہ میری دیکھ کے مقدمات کی شرح انہیں فوری طور پر سر بھر کر دیا جائے۔ مجھ یاد نہیں کہ آیا ویڈیو اور آڈیو کیسٹ ڈسٹرک انٹرنی کے دفتر سے اعتراض کے بعد 1997-6-22 کو سر بھر کئے گئے۔ یہ درست ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت پہلی رپورٹ 1997-6-5 کو تیار کی گئی۔ ڈسٹرک انٹرنی نے 1997-6-22 کو 117 اعتراضات لگائے۔ یہ درست ہے کہ میں نے 1997-6-22 کو چار گواہوں کے بیان قلم بند کئے اور ان میں سر محمد راور سب اہلکار و کارے بھی گواہ تھے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مقدمے کی تحقیقات جاری کرانے کا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں نے غیر مضبوط قیاس کو مستند بنا کر یوسف رضا کو مسلم کی تحریک کا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے صفائی کی شہادتیں حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

آراء اور ہنڈا سے 2000-6-22  
11۔ استانتا نے 14 گواہ پیش کرنے کے بعد فاضل ڈسٹرک انٹرنی نے استانتا کے باقی نامہ گواہ ترک کر دیے اور استانتا کا مقدمہ بھی عمل کر لیا۔  
12۔ اس کے بعد طرم محمد یوسف علی کا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان قلم بند کیا گیا۔ جس سے مراد ہے کہ اس کے بیان میں اس کے خلاف تمام الزامی حالات تائے جائیں تاہم باوا قیوں کیلئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 دوبارہ بیان کی جاتی ہے۔

دفعہ 342 ضابطہ فوجداری (طرم سے بیان لینے کا اختیار)

- 1۔ طرم کو ان حالات کی وضاحت کیلئے جو اس کے خلاف شہادت میں سامنے آئیں انگریزی یا ہسٹری کے موعج بر عدالت طرم کو پہلے سے عیب ہے پھر اس سے ایسے سوالات کرے جو عدالت ضروری سمجھتی ہو نہ کو رد مقصد کیلئے عدالت اس سے استانتا کے بیانات قلم بند ہونے کے بعد اور اس سے صفائی طلب کی جانے سے قبل مقدمے کے بارے میں عمومی استخدا کرنے کی۔
- 2۔ طرم کسی سوال کے جواب سے انکار یا کسی سوال کا جملہ جواب دینے پر سزا کا مستوجب نہیں ہوگا تاہم عدالت اس انکار یا اس کے جوابات سے مناسب نتیجہ اخذ کر سکتی ہے۔
- 3۔ طرم کی جانب سے دینے جانے والے جواب کسی ایسی انگریزی یا مقدمے میں اس کے خلاف کی دوسری انگریزی یا مقدمے میں اس کی جرم میں جن کا ان جوابات سے انکار ہوتا یا جانے والے شہادت استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

کے بارے میں صحابہ۔ میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مسز جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں درخواست ضمانت کے سلسلے میں شریک ہوا تھا میں نے دیا رانا اکرم کو نہیں دیکھا۔ میری استانتا کے گواہوں بریکڈیز اسلام اور رانا اکرم سے عدالتی کارروائی کے دوران ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے کراچی میں سات گواہوں جن کے نام رانا اکرم، بریکڈیز محمد اسلم، محمد علی ابو بکر، محمد یوسف، نعمان ارشد ہیں، کے بیانات قلم بند کئے۔

میں نے ان کے بیانات رات کو تقریباً 11-55 پر مکمل کئے۔ میں نے اپنے سینئر افسروں کے ساتھ مراسلت میں اپنے کراچی سڈز کا ذکر نہیں کیا تھا۔ مجھے اہل افسروں نے فوری طور پر کراچی جانے کی ہدایت کی تھی۔ یہ غلط ہے



کے کراچی میں گواہ استانتا رانا اکرم کا بیان شروع کرنے سے قبل میں لاہور ہی جہاں پہلے اس سے کیا ملاقات یہ غلط ہے کہ تقیض مجھے منتقل ہونے کے فوراً بعد رانا اکرم فوری طور پر میرے پاس قاتلے کے بیان قلم بند کئے۔ اس کے بعد کراچی میں گواہوں کے پتے مہیا کئے۔ میں کراچی سے سات تقریباً 12 بجے روانہ ہوں۔ میں نے گواہ استانتا رانا اکرم کے گھر کمانا نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ کراچی میں تمام گواہوں نے اپنے بیانوں میں ایک شخص عبدالواحد کا ذکر کیا۔ عدالت کی اجازت سے پولیس فائل سے اپنی یادداشت تازہ کرنے کے بعد گواہ نے کہا کہ تمام گواہوں کی طرم یوسف سے ملاقات عبدالواحد کے مکان پر ہوئی۔

### XXX جرح وکیل صفائی

میرے خیال میں عبدالواحد اس مقدمے میں لازمی گواہ نہیں۔ وہ بھی دوسروں کی طرح میرے سامنے بطور گواہ پیش ہو سکتا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے عبدالواحد سے رابطے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے جو تقیض کیا ہے وہ جوئی ہے۔ یہ رشاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے ہر کسی کو اپنے سامنے پیش کرنے کا موعج دیا۔ میں نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ میں نے فریقین کو اپنے گواہ میرے روبرو پیش کرنے کی ہدایت کی تھی لیکن میں نے اس حقیقت کا ذکر نہیں کیا۔ کسی نے میرے سامنے طرم کے خلاف درخواست پیش نہیں کی۔ ظاہر ہے جرحہ ”تعمیر“ ایک شخص کے ذریعے ہو گیا تھا، میں اس شخص کا نام نہیں جانتا۔ میں نے اس شخص کا بیان قلم بند نہیں کیا۔ یہ تھی میں اس کا حوالہ دیا۔ مجھے یاد نہیں کہ 1997-4-20 کو تقیض تھی۔ میں نے ویڈیو کیسٹ دوسرے پولیس ملازمین کی موجودگی میں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے پولیس کے گھنے میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو آڈیو یا ویڈیو کیسٹوں کے ڈرائنگ ہف تیار کرتا ہو یا انہیں کیپورڈ کرے کہ تاہم سب اہلکار و کارے کیسٹ برائے لاہور میں تھیں۔ سب اہلکار و کارے کیسٹ برائے لاہور میں ہے اور اسے اردو ترجمے کی ذمہ داری تو نہیں کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ اردو شہادت دینے اور اردو ٹیکنگ کا ماہر ہے۔ ریاض سب اہلکار نے قریب آڈیو کیسٹ کا ڈرائنگ تیار کیا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ کیپورڈ ہو چکی تھی یا نہیں۔ رشاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے ایک شخص کو ضرور گواہ استانتا سے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کیپورڈ کروا کر

1997-4-10 کو طرم یوسف کے بیان میں کچھ قابل اعتراض باتیں تھیں۔ رشاکارانہ طور پر کہ طرم نے اعتراف کیا تھا کہ اس نے مسجد بیت الرضا میں قابل اعتراض بیان کیا تھا۔ مجھے طرم کی گرتی کیلئے فائل سے خاطر خواہ مواد مل گیا تھا۔ میں نے طرم یوسف کو 1997-4-10 کو بیان قلم بند کرنے کے بعد گرتی لکھا، بعد میں جب میں طرم یوسف سے پوچھ کر گرتی کی کئی بعض نواقات اس نے اپنے سابقہ بیان کی تائید کی۔ بعض نواقات اس نے اس سے انکار کیا۔ طرم یوسف نے 1997-4-11 کے اپنے بیان میں یہ نہیں کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دینے کے بعد گرتی لکھا گیا ہے۔

یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے کہا کہ اس نے شہر اسلام کی توین راجہ کی تقریر میں صفائی کی شان بیان کی تھی۔ رشاکارانہ طور پر کہا کہ طرم نے یہ بیان اپنی صفائی میں دیا جبکہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں ایسا مواد موجود ہے۔ یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے یہ بھی کہا کہ انہیں نے تعمیر کے ساتھ اپنے مشاہدے کے بارے میں کئی دیکھیں لیکن یہ بیان بھی اس نے اپنی صفائی میں دیا تھا۔ طرم یوسف نے 1997-4-11 کو میرے سامنے یہ نہیں کہا کہ میں نے ڈائری ایکریٹ بی 11/3-1 نہیں پڑھی۔ یہ درست ہے کہ طرم یوسف نے 1997-4-12 کو کہا کہ وہ گورنر کو تعمیر اسلام کی جو تریں کی خاک سے بھی تم بھٹتا ہے لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ اسے تعمیر اسلام کا دیدار نصب تھوڑے میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے تقیضی افسر نے مشہد تہا یا بیان صرف روزنامہ ”تجریش“ میں شائع کر لیا۔ آج میرے پاس موبائل فون ہے۔

1997-4-20 کو بی آئی اے کی رات ایک بجے کی پرواز سے کراچی گیا میں نے ٹکٹ خریدا۔ یہ صرف ایک طرف کیلئے تھا جبکہ لاہور ابھی کیلئے بھی ٹکٹ میں نے خود خریدا۔ میری کٹوں کی خریداری پر 800 روپے خرچ ہوئے۔ میری تنخواہ ہجرتی ہزار روپے چاند ہے۔ میں نے ”تجریش“ کے میاں خفرا کا بیان 1997-7-4-1 کو قلم بند کیا۔ یہ غلط ہے کہ 1997-3-29 کو میاں خفرا نے پہلے تقیضی افسر کے سامنے بیان دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ ساہد میر زاد نے مجھے کراچی سے منتقل رکھے والے گواہوں کے کوٹاف تائے تھے۔ رشاکارانہ طور پر کہا کہ سبیل نے بھی گواہوں کے کوٹاف تائے تھے۔ میں نے ساہد میر زاد کا بیان 1997-4-10 کو قلم بند کیا۔ ساہد میر زاد نے میرے روبرو کہا تھا کہ وہ طرم یوسف کے ہمراہ جاتا رہا۔ یہ درست ہے کہ گواہ استانتا نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 116 کے تحت جو بھی بیان دیا میں نے اسے کسی ترمیم اور پھانٹنے کے بغیر درج کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ساہد میر زاد کے بیان کو درست سمجھتے ہوئے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت استانتا کے گواہوں کے بیان قلم بند کرنے کراچی میں تھا۔ رشاکارانہ طور پر کہا کہ سبیل ضابطہ فوجداری میں مجھے استانتا کے گواہوں کے بیان اور پتے بھی دیتے تھے۔ میں نے 1997-4-20 کو سامنے تھیں بے رات پر کراچی پہنچا۔ یہ غلط ہے کہ گواہ استانتا رانا اکرم مجھے ہوئی جڑے ہوئے آئے۔ میں انکار کراچی میں تھا اور 1997-4-24 بجے شام گواہ استانتا رانا اکرم کے گھر پہنچا۔ میں سید عبدالواحد اکرم کے گھر نہیں گیا۔ میں پہلے ایک دوست کے گھر گیا جو ٹرک لڈے کا مالک ہے۔ میں ہوئی اڈے اور ٹرک سینڈ کے ڈرائیونر قائل نہیں تھا۔ ایک رکش میں ٹرک سینڈ ڈرائیونر کا ایک ٹرک سینڈ میں نے لاہور میں سبیل ضابطہ سے گواہ استانتا رانا اکرم کو پہلے فون نمبر لیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا گواہ استانتا رانا اکرم کی رہائش لاہور میں ہے۔ جب میں رانا اکرم کے گھر پہنچا تو انکار کراچی میں ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے رانا اکرم کے گھر گواہوں کے بیانات قلم بند کئے۔ لیکن ہے گواہوں نے رانا اکرم سے رابطہ کیا تو انہیں انکار کیا۔ کراچی میں میرے دستیاب ہونے کے بارے میں پوچھا۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں پوچھا جس میں کراچی میں میری آمد

# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذاب کی جانب سے استغاثے کے الزامات کی تردید عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 18)

4۔ ماسوائے جیسا کہ دفعہ 340 کی معنی دفعہ (2) کے ملام نے کوئی حلف نہیں لیا جائے گا۔  
بیان ملام زبیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری لفظ بہ لفظ درج ذیل ہے۔

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات راجپوت سکنتہ کوٹھی نمبر 218 کیو ڈیفینس سوسائٹی لاہور زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری سوال نمبر 1: کیا تم نے اس مقدمے میں اپنی اور اپنے وکلاء کی موجودگی میں استغاثے کی طرف سے پیش کی جانے والی شہادت سن اور سمجھی ہے؟  
جواب: ہاں۔

سوال نمبر 2: کیا یہ درست ہے کہ کلفٹن کراچی کے مکان نمبر 33 کی 99 کلکٹرا بائیسکی عبدالواحد تہار امریدہ؟  
جواب: عبدالواحد اللہ کا مرید ہے تاہم وہ میرا دوست ہے۔  
سوال نمبر 3: کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم ملک گواہ استغاثہ مذکور عبدالواحد کا دوست ہے؟  
جواب: ڈاکٹر اسلم ملک کی عبدالواحد مذکور سے محض واقفیت ہے۔

سوال نمبر 4: کیا یہ درست ہے کہ 1998 میں عبدالواحد نے ڈاکٹر محمد اسلم کو بتایا کہ ایک مذہبی شخص اس کے گھر آ رہا ہے جو مذہب کے بارے میں بیان کرے گا؟  
جواب: مجھے معلوم نہیں۔  
بیان کا باقی حصہ آئندہ تاریخ پر قلم بند کیا جائے گا۔  
آرٹا اینڈ ایس کی 2000-7-12  
دستخط سیشن جج لاہور  
تصدیق کی جاتی ہے کہ ملام کا مذکورہ بیان میری موجودگی اور سماعت میں ریکارڈ کیا گیا۔ مزید یہ کہ یہ اس کی جانب سے دیئے جانے والے بیان کی مکمل اور صحیح درود ہے۔  
2000-7-12  
2000-7-13

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات راجپوت ساکن کوٹھی نمبر 218۔ کیو ڈیفینس سوسائٹی لاہور زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری۔  
سوال نمبر 5: کیا یہ درست ہے کہ تم نے نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ اور دوسروں کی موجودگی میں سورۃ اخلاص کے بارے میں اظہار خیال کیا؟  
جواب: مجھے یاد نہیں۔

سوال نمبر 6: کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اجلاس کے چار پانچ ماہ بعد تم پھر عبدالواحد کے گھر آئے اور تم نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کو بھی بلوایا اور تم نے پیغمبر اسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی؟  
جواب: میں پیغمبر اسلام کی زندگی کے پہلوؤں پر دعنا عطا کیا کرتا تھا اور عبدالواحد کے مکان پر قرآن حکیم کے بارے میں بیان کرتا تھا۔  
سوال نمبر 7: کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم تم سے مذکورہ عبدالواحد کے گھر آکر بیٹھتے رہے؟

جواب: درست ہے۔  
سوال نمبر 8: کیا یہ درست ہے کہ 1995 میں نماز مغرب کے بعد تم نے ڈاکٹر محمد اسلم سے ملاقات کی اور تم نے کہا کہ ڈاکٹر محمد اسلم گواہ مذکور تمہاری جانب سے حقیقت متکشف کے جانے پر کیا قربانی دے سکتا ہے؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔  
سوال نمبر 9: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کو رو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا اور جواب میں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے انکار کر دیا؟  
جواب: یہ غلط ہے۔  
سوال نمبر 10: کیا یہ درست ہے کہ تم نے 1995 میں دوبارہ گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم سے اس وقت



تم طلب کی جب وہ عبدالواحد کے گھر میں تھا اور جواب میں ڈاکٹر اسلم نے ادائیگی کا وعدہ کیا؟  
جواب: یہ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 11: کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1995 میں تم عبدالواحد کے گھر گئے جس کو ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے بتایا کہ اس نے دو لاکھ روپے کا انتظام کر لیا ہے جس پر تم دوسرے دن گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کے گھر گئے جہاں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے تمہیں دو لاکھ روپے کی رقم کی ادائیگی کر دی؟  
جواب: یہ سن گھڑت کہانی ہے اور مکمل طور پر غلط ہے۔  
سوال نمبر 12: کیا یہ درست ہے کہ اس کے بعد آئندہ جتنے تم نے اپنے دوسرے مریدوں کے ساتھ اس مسجد میں جس میں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نماز جمعہ پڑھتا تھا نماز جمعہ میں شرکت کی جو عسکری بارگشت کراچی میں واقع ہے جس میں گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کی رہائش ہے؟  
جواب: بعض اوقات میں یقیناً مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ اور اتنا قلمی مخصوص وقت اور نماز پڑھتا ہوں۔

سوال نمبر 13: کیا یہ درست ہے کہ اس دن نماز جمعہ کے بعد تم ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ کے گھر اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ اسے اور تھوڑی دیر صوفے پر بیٹھے۔ مذکورہ گواہ استغاثہ سے حقیقت کا اکتشاف کرنے کا کہہ کر صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تم نے کہا "اچھا"؟  
جواب: استغاثے کی جانب سے ریکارڈ پڑھائی جانے والی یہ شہادت جہت اور بہتان ہے جس کے خلاف میں بحیثیت مسلمان احتجاج کرتا ہوں اس لئے یہ قطعی طور پر غلط ہے۔  
سوال نمبر 14: کیا یہ درست ہے کہ تمہاری طرف سے

کے جانے والے دعوے پر ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ حیران و پریشان ہو اور تمہارے ساتھیوں نے گواہ استغاثہ کے گلے میں لے پیغمبر اسلام (غزوہ باندھ) سے ملاقات ہونے پر مبارکباد دینے ہونے پر ہڈالے اس کے بعد مذکورہ گھر سے چلے گئے؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔  
سوال نمبر 15: کیا یہ درست ہے کہ چند ماہ بعد کوڈور (ر) یوسف صدیقی نے ڈاکٹر محمد اسلم کی موجودگی میں تم سے استفسار کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد مختلف اوقات میں پیغمبروں کے ظہور اور چودہ سو برس قبل کے ظہور میں اور اب میں کیا فرق ہے؟ مزید یہ کہ کون سا زیادہ باوقار اور پرشکوہ ہے؟ جس پر تم نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل کا عرصہ شاندار تھا لیکن اب شان بے مثال ہے مزید یہ کہ اس وقت ڈیوٹی ٹی لیکن اب یہ بیوی ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔  
سوال نمبر 16: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے حضرت محمد ہونے کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے بی الحقیقت میں اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلام سے بھلا کا طلب گار ہوں۔  
سوال نمبر 17: کیا یہ درست ہے کہ تم عبدالواحد کے گھر 1994 میں آ کر تم گواہ استغاثہ سے ملے اور تم نے ایک تقریر کی کہ پیغمبر اسلام آج بھی انسانی شکل میں دنیا میں موجود ہیں؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے بی الحقیقت گواہ استغاثہ رتا محمد اکرم کو کبھی عبدالواحد کے گھر میرے جلسوں میں مدعو نہیں کیا گیا اور نہ ہی مجھے اسے آنے کی اجازت دی گئی۔  
سوال نمبر 18: کیا یہ درست ہے کہ تم اپنے محمد ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے جس پر تم نے پوچھا کیا پیغمبر اسلام کی زندگی سادہ تھی اور تم نے کہا چودہ سو برس قبل روایات پرانی تھیں اور اب روایات جدید ہیں اور یہ کہ پیغمبر اور خود نماز آج کی ضرورتوں بن چکا ہے؟  
سوال نمبر 19: کیا یہ درست ہے کہ 1994 میں عبدالواحد کے گھر میں تم نے اپنے سراسر غلط ہے مجھے خبر نہ تھی کہ کوئی شخص ایسا سوچ نہیں سکتا اور نہ اس طرح کی بات کہہ سکتا ہے۔  
سوال نمبر 20: کیا یہ درست ہے کہ تم نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی دیکھ سکے اور اگر کوئی پیغمبر اسلام کو پہچان سکتا ہے؟ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں؟

جواب: یہ غلط ہے۔  
سوال نمبر 20: کیا یہ درست ہے کہ ستمبر 1995 میں گواہ استغاثہ محمد اکرم رتانا نے تم سے پوچھا کہ آیات قرآن حکیم کی تفسیر یا تفسیر کو کہہ رہے ہو اس نے تم سے اس کی ایک کاپی دینے کی درخواست کی جس پر تم نے گواہ استغاثہ سے پوچھا کہ وہ اس کی کیا قیمت دے سکتا ہے؟  
جواب: یہ سراسر غلط اور بی الحقیقت سن گھڑت ہے۔  
سوال نمبر 21: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد اکرم رتانا سے اس تفسیر کیلئے ایک لاکھ روپے طلب کیے؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔  
سوال نمبر 22: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ اتاکرم کو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے پیغام بھیجا؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔  
(ہجرتی)

# نبوت کے دعویٰ پر یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## وکیل کے مشورے پر کذاب نے کیسٹوں بارے سوال کے جواب انکار کر دیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 19)

پروانج مسجد بیت الرضا میں 1997-2-28 کے تہوارے خلیفہ جمعہ سے متعلق ہے؟  
جواب: مجھے علم نہیں۔

سوال نمبر 37: کیا یہ درست ہے کہ تم نے آڈیو کیسٹ بی 1 میں ریکارڈ شدہ وہی تقریریں قرآن حکیم کے تمام تراجم کو غلط اور ناقص قرار دیا ہے؟  
جواب: یہ درست نہیں فی الحقیقت یہ مسئلہ مناسب فورم پر تقابلی بحث کا ہے۔

سوال نمبر 38: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ بی 2 میں اور اس کے ٹرانسکرپٹ بی 11 (10-1) میں ریکارڈ کردہ وہی تقریریں قرآن مقدس کی بعض آیات کو گھبراہٹ کر قرار دیا؟  
جواب: میرے وکیل نے مجھے اس سوال کا جواب دینے سے منع کیا ہے۔

سوال نمبر 39: کیا یہ درست ہے کہ رضوان نامی ایک شخص نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کے ساتھ جون 1997 میں عبدالواحد کے گھر تہجاری ملاقات کا اہتمام کیا؟  
جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 40: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابو بکر کو ابو محمد مدنی کہا؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 41: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابو بکر کو گواہ استغاثہ سے یہ کہا کہ عمرے کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں میری ہے کہ تم یہاں عمرے کا نظام کر سکتے ہو؟  
جواب: یہ غلط ہے میں خواب میں بھی ایسا کہنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 42: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ مکان وہاں ہے اور مکین یہاں ہے جس دن غار میں ہو گیا اس کے بعد تم نے اسے عمرے کی ادائیگی کیلئے جانے کی اجازت دی؟  
جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 43: کیا یہ درست ہے کہ محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ بھی تہجاری رہا؟  
جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 44: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ تم اس کی ضرورت سے ملاقات کا اہتمام کر سکتے ہو؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 45: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابو بکر سے براہِ دو عالم سے اس کی ملاقات کیلئے مکمل سپردگی اور سب کچھ تمہارے کر دینے کا وعدہ لیا تھا اور اس نے جواب دیا تھا کہ جو بھی تمہاری خواہش ہو وہ بخیر اسلام سے ملاقات کیلئے ہر چیز سے دستبردار ہو سکتا ہے۔  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 46: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو اپنے مکان میں ایک گھر سجانے کو کہا کہ تم جب بھی لاہور سے گراہی آؤ وہاں قیام کرو کہ اس کے بعد تم نے اس کو "غار حرا" قرار دیا؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

بہاں محمد ابوس اور حافظ ممتاز مذکورہ اجتماع میں موجود تھے جس میں تم نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا اور وہاں بیٹھے دو افراد میں سے تم نے اپنے دو مریدوں زاہد زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اس طرح تم نے پیغمبر گور صحابہ کرام کے ناموں کی بے حرمتی کی؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت میں استغاثے کے مذکورہ گواہوں کو نہیں جانتا یہاں تک کہ میں نے استغاثے کے گواہوں میں محمد ابوس اور حافظ ممتاز ابوالوان کے نام پہلی بار سنے ہیں۔

سوال نمبر 3 2: کیا یہ درست ہے کہ 1997-29-3 کو محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ بی 2 اور آڈیو کیسٹ ایگزیبٹ بی 1 میں کی؟



جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 26: کیا یہ درست ہے کہ رانا اکرم گواہ استغاثہ نے درود شریف پڑھا اور تم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور یہ جھاکر آیا اس نے کچھ ایسا جس پر گواہ استغاثہ نے کہا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 27: کیا یہ درست ہے کہ اس کے بعد تم گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم سے بغل گیر ہوئے اور تم نے کہا کہ تم نے ہی گھر ہو اور تم نے گواہ استغاثہ سے کہا کہ وہ اس حقیقت کو چھپانے کے لئے اور اس نے اسے چھپانے کا مجھے کہہ کر وہ تقریر قرآن "تفہیم قرآن" اور قرآن اور تہجاری قرآن ہو؟  
جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 28: کیا یہ درست ہے کہ 1997-2-28 کو گواہ استغاثہ حافظ محمد ممتاز ابوالوان اور بہاں محمد ابوس چوک بیٹیم خانہ لاہور پروانج مسجد بیت الرضا میں ملاقات کے دوران کیلئے گئے جہاں تم نے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی اور تم نے مسجد میں موجود ایک سونوارا کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو پیغمبر کی حیثیت سے متعارف کرانا؟  
جواب: یہ غلط ہے میں پیغمبر اسلام کے مقدس نام کی بے حرمتی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا میں کسی بھی طرح سے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کا تصور نہیں کر سکتا کیونکہ میں مسلمان ہوں الحمد للہ!

سوال نمبر 29: کیا یہ درست ہے کہ تمہاری تقریروں کی ویڈیو کیسٹ اور آڈیو کیسٹ (بی 1) 1997-2-28 کو گور مسجد میں جاری کی؟  
جواب: یہ غلط ہے میں گواہی آڈیو (صحیح) کیسٹ تیار کرنے کی اجازت نہیں دیا تاہم میرے کئی خطبات کی ویڈیو (بصری) کیسٹیں تیار کی گئیں۔

سوال نمبر 30: کیا یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ بی 1 اور ویڈیو کیسٹ بی 2 ویڈیو 5 تمہاری تقریروں پر مشتمل ہے؟  
جواب: میرے وکیل نے مجھے اس سوال کا جواب نہ دینے کی اجازت کی ہے۔

سوال نمبر 31: کیا یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ

جس چوبیس نے اپنی تحویل میں لے لے؟  
جواب: میں نہیں جانتا۔

سوال نمبر 4-4-18 کو اطہر اقبال نے ایک ویڈیو کیسٹ بی 5 میں کی جو چوبیس نے اپنی تحویل میں لے لی؟  
جواب: مجھے معلوم نہیں۔

سوال نمبر 34: کیا یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ بہاں غفار احمد تم سے تمہارے مکان واقع 218-کو ڈیس لاہور میں 1997-3-23 کو دو بجے دن لے اور تم نے دعویٰ کیا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے خلافت عظمیٰ عطا کی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت عظمیٰ عطا کی گئی جو تمام پیغمبروں میں جاری رہی اور اب پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی خلافت عظمیٰ تمہارے پاس ہے اور اس طرح تم نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا؟  
جواب: یہ اس حد تک درست ہے کہ گواہ استغاثہ بہاں غفار نے ایک مرتبہ مجھ سے میرے گھر ملاقات کی تھی لیکن مذکورہ سوال کا بعد کا حصہ سراسر غلط ہے اور فی الحقیقت اس نے مجھ سے بلکہ میل نہ کرنے کیلئے سن کر وہ روپے مانگے تھے اور فی الحقیقت یہ چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیاء شاہ کا پیغام تھا۔

سوال نمبر 35: کیا یہ درست ہے کہ سیکل ضیاء صرف تمہارا ہے؟  
جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت میں نے اس کا نام آج سنا ہے۔

سوال نمبر 36: کیا یہ درست ہے کہ مستفیث کی جانب سے فراہم کیا جانے والا آڈیو کیسٹ بی 1 چوک بیٹیم خانہ

# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

میری اپنی رقم سے میرا نام کر لچی سے لیا اور ڈرافٹ بھجوانے گئے: کذاب عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 20)

سوال نمبر 47: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر سے کیا ہے تم نے تجبیر سے اس کی ملاقات کا انتظام کیا ہے اور اس کیلئے تم نے مذکورہ گولہ استانتاش کو اس کے مکان کے مذکورہ کمرے میں بلایا اسے اپنی آنکھیں بند کرنے اور دروازہ شریف پھرنے کو کہا اور جب اس نے دروازہ شریف پھرنے شروع کیا تم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تم نے بالکل اچانک سے اپنے پیچھے میں سے لیا اور اعلان کیا کہ تمہاری "محمد" ہو جس پر گولہ نے رونا شروع کر دیا تم نے اسے اپنے پیچھے میں جکڑے رکھا اور مذکورہ گولہ کا پیچھے ہونے کو کہنے سے باز آیا جس پر تمہارے پیچھے رکھنے والے جو کمرے سے باہر بیٹھے تھے مذکورہ گولہ استانتاش کو تجبیر سے اس کی جسمانی ملاقات پر مہارک باددی؟

جواب: شہادت کا یہ حصہ بہتان اور تہمت ہونے کی بنا پر بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 48: کیا یہ درست ہے کہ تم نے عبد الواحد کے گھر بیٹھ کر مذکورہ ابو بکر گولہ استانتاش سے مکان کی خریداری کے نام پر پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور یہ رقم تمہیں دلا کر دی؟

جواب: میں نے اس گولہ سے اپنے گھر کی خریداری کیلئے کسی رقم کا مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 49: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر سے ایک ایئر کنڈیشنر کا مطالبہ کیا جو اس نے تمہارے لئے شخص اپنے کمرے میں لگوا لیا اور تم نے کراچی سے تالین بھی خریدی جس کیلئے مذکورہ گولہ استانتاش نے گیارہ ہزار روپے ادا کیے اور گولہ استانتاش نے تمہارے اس کمرے کیلئے فرینج بھی خریدی جس کیلئے تم نے کراچی میں اپنے قیام کے دوران مذکورہ گولہ استانتاش کے گھر میں ہدایت کی تھی اور تم نے فرینج اور زینے ادا کیے اور فرینج گولہ استانتاش نے خریدی تھا جس کیلئے گولہ استانتاش نے ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم ادا کی تھی مذکورہ سے علاوہ تم نے کراچی سے پردے بھی خریدے جس کیلئے گولہ استانتاش نے 53 ہزار روپے کی ادائیگی کی اور اس طرح گولہ استانتاش نے تمہیں 160 لاکھ روپے ادا کیے؟

جواب: میرا سراسر غلط ہے میں نے اس گولہ استانتاش سے یا کسی دوسرے سے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 50: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک اسے مبلغ تین لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جس کی تفصیلات دستاویز میں دی گئی ہیں اس کی ادائیگی تمہیں ابو بکر نے تمہیں کی؟

جواب: یہ غلط ہے۔ فی الحقیقت میں محمد علی ابو بکر کو اپنے لئے ڈیمانڈ ڈرافٹ بنانے کی غرض سے رقم نہ دیا تھا۔

سوال نمبر 51: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک لی مبلغ پانچ لاکھ روپے سے متعلق ہے جو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کیے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 52: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک سی مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کی ادائیگی سے متعلق ہے جو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کیے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 53: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک ڈی مبلغ دو لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جو گولہ

استانتاش نے سزید یوسف علی کو جو تمہاری بیوی سے ادا کیے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 54: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک ای ڈاروں سے متعلق ہے جو محمد علی ابو بکر نے تمہیں مبلغ تین ہزار نو سو پچاس روپے کی ادائیگی کیلئے بھجوانے کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 55: کیا یہ درست ہے کہ رسید ہارک ایف ایئر کنڈیشنر کی خریداری سے متعلق ہے جو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر نے تمہارے لئے خریدا لیکن اس کی رسید عبد الواحد کے نام سے تاہم ایئر کنڈیشنر تمہارے حوالے کیا گیا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 61: کیا یہ درست ہے کہ عبد الواحد کے گھر ہو بیٹا کو قالی کی مجلس میں تم نے کہا کہ جب تک مجلس کے شرکاء تجبیر اسلام کا دیدار نہ کر لیں کسی کو موت نہیں آئے گی؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 62: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابو بکر سے وہ دو محفل نعت میں شرکت کیلئے جا رہا تھا کہا کہ جس شخص کیلئے گولہ استانتاش وہاں جا رہا ہے وہ یہاں بیٹھا ہے اور تم نے اسے مذکورہ محفل نعت میں شرکت ہونے سے روکا اور گولہ استانتاش نے تمہاری بات نہ مانی اور محفل نعت خوالی میں شرکت کیلئے چلا گیا۔ جب گولہ استانتاش محفل نعت میں شرکت کے بعد واپس آیا تم نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔ تم نے گولہ استانتاش سے اپنی محکم عدولی پر بہت ناراض تھے اور تم نے کہا کہ چونکہ گولہ استانتاش نے تمہارے امکانات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ عذاب الہی میں مبتلا ہو گا اور اس طرح تم نے تجبیر اسلام کے نام کی بے رحمی کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے میں اپنے محبوب تجبیر کے نام کی بے رحمی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 63: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر کو 28-2-1997 کو اپنی بیٹی کی شادی کی تقریب اور چوک شمیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں مشفق ہو بیٹا اور دلداہی کی اجلاس میں شرکت کیلئے مدعو کیا؟

جواب: اپنی بیٹی کی شادی میں شرکت کی حد تک درست ہے باقی غلط ہے۔

سوال نمبر 64: کیا یہ درست ہے مجھ کو گولہ استانتاش نے 28-2-1997 کو چوک شمیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا میں اور دلداہی کی اجلاس میں شرکت کی؟

جواب: یہ غلط ہے کہ اس نے دلداہی کی اجلاس میں شرکت کی تاہم وہ نماز جمعہ میں شریک ہوا۔

سوال نمبر 65: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ورلڈ اسٹیٹ کا اجلاس 28-2-1997 کو چوک شمیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا میں طلب کیا اور تم نے دعوت تائے جاری کیے اور نوٹوشیٹ کا پی (ہارک ایف) اس وقت تائے کی ہے جو تم نے محمد علی ابو بکر کو دیا تھا؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر کو کوئی دعوت نامہ نہیں دیا۔

سوال نمبر 66: کیا یہ درست ہے کہ 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں تقریر کرتے ہوئے تم نے جیہا کہ آڈیو کیسٹ (ایگزیکٹو بی بی سی) میں بتایا کہ میں نے مسجد بیت الرضا کو ورلڈ اسٹیٹ کے اجلاس کیلئے کیوں منتخب کیا اور مسجد بنوئی مسجد حرام کا انتخاب کیوں نہیں کیا۔ تم نے وضاحت کی کہ تم نے مسجد بیت الرضا کا انتخاب اس طرح کیا کہ جس طرح اللہ نے عمار کا انتخاب کیا تھا اور تم نے یہ بھی کہا کہ بعض آیات اور سورتیں جن کی قرآن مجھی وہاں موجود ہے؟

جواب: میں اپنے وہیکل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

(جاری ہے)



سوال نمبر 56: کیا یہ درست ہے کہ رسید ہارک جی تالینوں کے بارے میں ہے جو محمد علی ابو بکر نے تمہارے لئے خریدے تھے اور تالین تمہیں دیئے گئے؟

جواب: یہ غلط ہے فی الحقیقت یہ تمام چیزیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے میرے لئے میرے گھر میں منتخب کیلئے خریدی گئی تھیں۔

سوال نمبر 57: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیکٹو 6 پی 20 میں لاکھ دو ہزار چار سو روپے پچاس پیسے کی رقم تمہاری جانب سے محمد علی ابو بکر کو انتہائی ضرورت میں ہونے کی بنا پر اس کے مطالبے پر واپسی سے متعلق ہے اور تم نے اپنی رقم بھی بند سے وصول ہونے پر واپس کرنے کا وعدہ کیا؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے محمد علی ابو بکر سے جو تین لاکھ روپے کا قرض حینہ ایف تھا جب میں اس کی ادائیگی کے قابل ہوا تو میں نے رضا کارانہ طور پر رقم واپس کر دی باقی غلط ہے۔

سوال نمبر 58: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیکٹو 7 کو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر کی جانب سے تمہیں 20 پیسے لاکھ دس ہزار روپے کی رقم کی ادائیگی سے متعلق ہے؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے یہ رقم واپس کر دی تھی میرا جواب وہی ہے جو میں پہلے دینے چکا ہوں۔

سوال نمبر 59: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ڈائری ایگزیکٹو 8 (116-1) محمد علی ابو بکر کو یہ کہتے ہوئے دی کہ اس کو بیٹھے کے بعد وہ تم پر مجرورہ کرے گا؟

جواب: یہ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 60: کیا ڈائری ایگزیکٹو 8 (116-1)

سوال نمبر 47: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر سے کیا ہے تم نے تجبیر سے اس کی ملاقات کا انتظام کیا ہے اور اس کیلئے تم نے مذکورہ گولہ استانتاش کو اس کے مکان کے مذکورہ کمرے میں بلایا اسے اپنی آنکھیں بند کرنے اور دروازہ شریف پھرنے کو کہا اور جب اس نے دروازہ شریف پھرنے شروع کیا تم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تم نے بالکل اچانک سے اپنے پیچھے میں سے لیا اور اعلان کیا کہ تمہاری "محمد" ہو جس پر گولہ نے رونا شروع کر دیا تم نے اسے اپنے پیچھے میں جکڑے رکھا اور مذکورہ گولہ کا پیچھے ہونے کو کہنے سے باز آیا جس پر تمہارے پیچھے رکھنے والے جو کمرے سے باہر بیٹھے تھے مذکورہ گولہ استانتاش کو تجبیر سے اس کی جسمانی ملاقات پر مہارک باددی؟

جواب: شہادت کا یہ حصہ بہتان اور تہمت ہونے کی بنا پر بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 48: کیا یہ درست ہے کہ تم نے عبد الواحد کے گھر بیٹھ کر مذکورہ ابو بکر گولہ استانتاش سے مکان کی خریداری کے نام پر پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور یہ رقم تمہیں دلا کر دی؟

جواب: میں نے اس گولہ سے اپنے گھر کی خریداری کیلئے کسی رقم کا مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 49: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر سے ایک ایئر کنڈیشنر کا مطالبہ کیا جو اس نے تمہارے لئے شخص اپنے کمرے میں لگوا لیا اور تم نے کراچی سے تالین بھی خریدی جس کیلئے مذکورہ گولہ استانتاش نے گیارہ ہزار روپے ادا کیے اور گولہ استانتاش نے تمہارے اس کمرے کیلئے فرینج بھی خریدی جس کیلئے تم نے کراچی میں اپنے قیام کے دوران مذکورہ گولہ استانتاش کے گھر میں ہدایت کی تھی اور تم نے فرینج اور زینے ادا کیے اور فرینج گولہ استانتاش نے خریدی تھا جس کیلئے گولہ استانتاش نے ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم ادا کی تھی مذکورہ سے علاوہ تم نے کراچی سے پردے بھی خریدے جس کیلئے گولہ استانتاش نے 53 ہزار روپے کی ادائیگی کی اور اس طرح گولہ استانتاش نے تمہیں 160 لاکھ روپے ادا کیے؟

جواب: میرا سراسر غلط ہے میں نے اس گولہ استانتاش سے یا کسی دوسرے سے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 50: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک اسے مبلغ تین لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جس کی تفصیلات دستاویز میں دی گئی ہیں اس کی ادائیگی تمہیں ابو بکر نے تمہیں کی؟

جواب: یہ غلط ہے۔ فی الحقیقت میں محمد علی ابو بکر کو اپنے لئے ڈیمانڈ ڈرافٹ بنانے کی غرض سے رقم نہ دیا تھا۔

سوال نمبر 51: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک لی مبلغ پانچ لاکھ روپے سے متعلق ہے جو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کیے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 52: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک سی مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کی ادائیگی سے متعلق ہے جو گولہ استانتاش محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کیے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 53: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ہارک ڈی مبلغ دو لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جو گولہ

# نبوت کے دعویٰ اور یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## کذاب کیستوں میں ریکارڈ اپنی تقریروں بارے جواب دینے سے انکار عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 21)

سوال نمبر 67: کیا یہ درست ہے کہ تم نے 1997-28 کو چوک شمیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں خطبہ (تقریر) دیا اور وہاں موجود سوا افراد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور تم نے عبدالواحد اور زید زمان کو اپنے صحابی کی حیثیت سے متعارف کر لیا اور ان دونوں افراد نے کسی حد تک خود بھی تقریریں کیں؟

جواب: یہ غلط ہے۔ سوال نمبر 68: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اس اجلاس میں کہا کہ پیغمبر کو نبی پر نہیں بلکہ ان کی عطا پر ایک رسول تم سے مخاطب ہے اور اس کے بعد اس اجلاس میں تم نے محمد علی ابو بکر گولہ استانا کا تعارف کر لیا اور کہا کہ پیغمبر نے اگر کسی کی خدمات قبول کی تھیں تو وہ محمد علی ابو بکر گولہ استانا سے اور تم مذکورہ گولہ استانا کو جو تیسری یا چوتھی صف میں بیٹھا تھا منبر کے قریب لائے اور کہا کہ مذکورہ گولہ استانا نے تمہاری سب سے پہلے خدمت کی۔ وہ ابو بکر تھا اور اب وہ محمد علی ابو بکر سے اور پھر تم نے گولہ استانا کو ابو بکر صدیق کہہ کر پکارا جس کا مطلب ہے کہ گولہ استانا تمہارا صحابی ہے؟

جواب: یہ غلط ہے۔ سوال نمبر 69: کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1995 میں نماز جمعہ کے بعد چوک شمیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا سے ملحق حجرے میں سکینل رخصانہ تم سے منبر ڈار گولہ استانا کا تعارف فرمایا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 70: کیا یہ درست ہے کہ تم نے مذکورہ گولہ استانا سے کہا کہ اگر تم اس کی پیغمبری سے ملاقات کا انتظام کرو۔ آیا گولہ استانا کے پاس اس کی کوئی قیمت ہے یا نہیں۔ جس پر گولہ استانا نے اثبات میں جواب دیا کہ جب تک اسکی پیغمبری سے ملاقات نہ ہو جائے وہ نہیں مرے گا۔ مزید برآں حضور سے ملاقات کی صورت میں اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا اور تم نے گولہ استانا سے اس کی منبری زینچر اور انگریزی دینے کو کہا جو گولہ استانا نے تمہیں دیا؟

جواب: یہ غلط ہے۔ یہ مجھ پر بہتان اور تہمت ہے۔ سوال نمبر 71: کیا یہ درست ہے کہ اس ملاقات کے اگلے دن تم نے گولہ استانا ساجد منبر ڈار کو اپنے گھر 218۔ کیو ڈیٹس لاہور بلوایا اور تم مذکورہ گولہ استانا کو اکیلے اپنے گھر میں قائم حجرے میں لے گئے جگہ بہت سے دوسرے افراد میں زید انکرہ دم میں بیٹھے تھے؟

جواب: یہ غلط ہے۔ انی الحقیقت میں نے گولہ استانا ساجد منبر ڈار کو کئی مرتبہ عدالت میں دیکھا ہے۔ سوال نمبر 72: کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حجرے میں موجودگی کے دوران تم نے کہا کہ گولہ استانا خوش نصیب ہے جسے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے اس کے بعد تم نے گولہ استانا سے کہا کہ تم خود ”محمد“ ہو اس کے بعد تم نے اسے سینے سے لگایا؟

جواب: یہ درست نہیں ہے۔

سوال نمبر 73: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 5 میں ریکارڈ شدہ تقریر کے دوران تم نے اپنے آپ کو ”رسول اللہ“ کہا اور کہا ”یا مظلوم حکیم رسول اللہ“؟

جواب: یہ درست نہیں۔ سوال نمبر 74: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں 2 میں تم نے لوگوں سے اپنے بارے میں پوچھا کہ آیا وہ تم پر یقین کرتے ہیں کیونکہ تم حضور سے مشابہت اور یکسانیت رکھتے ہو؟

جواب: یہ درست نہیں۔ سوال نمبر 75: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 2 میں ریکارڈ شدہ تقریر میں لوگوں کو دعوت دی کہ وہ تمہیں سرد کا نکات کی مانند مقدس اور ان سے مشابہہ سمجھیں اور اگر انہیں اپنے نہیں اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کی مخالفت کرنا پڑے حتیٰ کہ اس یقین کیلئے انہیں قتل بھی کرنا پڑے تو تمہیں ”بدوحین“ اور ”کر بلا



”گودہرانا ہے اور تمہاری طرح ایمان لاتا ہے؟“

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 76: کیا یہ درست ہے کہ تم نے میاں فقار گولہ استانا کو جب اس نے تمہارے مکان 218۔ کیو ڈیٹس لاہور میں تم سے ملاقات کی، بتا کر پیغمبر اسلام کی تاریخ پیدائش 9 ربیع الاول ہے اور یہ کہ 12 ربیع الاول حضور کی تاریخ پیدائش نہیں؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 77: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 5 میں ریکارڈ شدہ اپنی تقریر میں کہا کہ 12 ربیع الاول حضرت محمد کی تاریخ پیدائش نہیں بلکہ حضور کی تاریخ پیدائش 9 ربیع الاول ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 78: کیا یہ درست ہے کہ خوشی محمد ایس ایچ اے نے تمہیں ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 2 اور انگریزی میں 5 اور آڈیو کیسٹ میں 1 سے سوائے کیلئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا لیکن تم نے اپنی آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کر دیا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 79: یہ بات شہادت میں موجود ہے کہ مستفیض اسماعیل شیخ آبادی نے نقیشتی افسر کے روبرو تمہاری ڈائری کے 2 صفحات انگریزی میں 22/3-1 پیٹش کیے، تمہیں اس بارے میں کیا کہنا ہے؟

جواب: یہ غلط ہے۔ سوال نمبر 80: کیا ڈائری انگریزی میں 1-116/8 تمہاری ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 81: کیا یہ درست ہے کہ مستفیض نے تمہاری ڈائری کا ایک ورق انگریزی میں 4 پوسٹ کو پیش کیا؟

جواب: یہ غلط ہے۔ سوال نمبر 82: کیا یہ درست ہے جیسا کہ ہفت روزہ ”مجیب گراہی“ انگریزی میں (9/52-1) پر پورٹ کیا گیا ہے کہ تم نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو مصیبت اور اٹلائی صورت میں ایمان کی آزمائش کے طور پر اپنے آپ پر درد شریف پڑنے کی اپیل کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ سوال نمبر 83: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 1 کے ٹرانسکرپٹ انگریزی میں (10-1) مذکورہ آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر کا ٹرانسکرپٹ ہے؟

جواب: اپنے وکیل سے مشورے کے بعد میں اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

سوال نمبر 84: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں 5 میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر جو گولہ استانا الطہر اقبال نے پوسٹ کو پیش کیا، ”انگریزی میں 11/10-1) میں تمہاری ویڈیو کیسٹ انگریزی میں 2 میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر کا ٹرانسکرپٹ ہے جو مستفیض نے نقیشتی افسر کے روبرو پیش کیا؟

جواب: میں اپنے وکیل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

سوال نمبر 85: کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسکرپٹ انگریزی میں 12/19-1) تمہاری ویڈیو کیسٹ میں 5 میں ریکارڈ شدہ تقریر ہے جو گولہ استانا الطہر اقبال نے پوسٹ کو پیش کیا؟

جواب: میں اپنے وکیل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

سوال نمبر 86: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے پیغمبر اسلام کا تسلسل ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ ہفت روزہ ”مجیب گراہی“ انگریزی میں 13/52-1) میں رپورٹ کیا گیا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ میں اس قسم کا کوئی کام کئے جا رہے ہوں تو حضور بھی نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 87: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے پیروکاروں سے بیک مقصد کیلئے جو ہفت روزہ ”مجیب گراہی“ میں 9/52-1) میں رپورٹ کیا گیا ہے، ”ان کی بیویوں کی قربانی دینے جانے کی اپیل کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔ میری منگولہ بیوی کے سوا تمام عمر جو میری بیٹیوں اور بیٹیوں ہیں۔

سوال نمبر 88: کیا یہ درست ہے کہ جیسا کہ ویڈیو کیسٹ میں 2 میں کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے بول رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں حلول ہونے کے بعد بول رہا ہے اور تم نے یہ بھی اعلان کیا کہ تمہارے لبوں سے نکلے ہوئی آواز ”محقق کتاب“ ہے یعنی اس سے مراد ”الکتاب“ اور ”قرآن شریف“ ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

## مل بیچ کر معاملات طے نہ کرنے پر کذاب کا عدالت میں وادیلہ اندالتی فیصلے کا متن (قرط نمبر 22)

سوال نمبر 89: تمہارے خلاف یہ مقدمہ کیوں ہے؟ اور استغاثے کے گواہوں نے تمہارے خلاف بیان کیوں دیئے ہیں؟

جواب: یہ مقدمہ حسد، طعن، لالچ، بغض اور ذہنی ظلم، معمولی ازم سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ میں نے ایف آئی آر کے اندراج سے قبل ہی اخباری بیانات کے ذریعے پوری دنیا پر اپنے خیالات واضح کر دیئے تھے میں نے جن میں ”تالہ اللہ“ اللہ محمد رسول اللہ ” کہا اور یہ بھی کہا کہ پیغمبری کا دعویٰ دار مردود ہے اور وہ شخص بھی ایسا ہی ہے جو اپنے غلط الزامات عائد کرتا ہے۔ آج بھی جناب والا ہر امواف دہی ہے۔ میں نے برسر راست اور اپنے وکیلوں کے ذریعے عدالت میں بیانات دیئے کہ اگر کسی قسم کی غلط فہمی ہو میں مل بیچ کر نہایت خیر سگالی کے جذبے سے اور جائز طریقے سے اپنے اختلافات طے کرنے جاؤں گا لیکن نا معلوم دعوہ کی بنا پر جن کے بارے میں بہتر جانتے ہیں انہوں نے بھی میری پیشکش قبول نہیں کی اور یہیں بھی تالہ خیالات کا موعظ نہیں ملا۔ یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر کا نام ”جنت طیبہ“ رکھنے پر کذاب قرار دیا گیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ جنت میری ماں اور طیبہ میری بیوی کا نام ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ مجھے ریٹیل چوک میں یہاں کی پر لٹکا چاہتے ہیں۔ جہاں تک اس مقدمے کے ہوا کا موعظ ہے۔ یہ مثال بہ ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے کہ مستثنیٰ گروہ کس قسم کا علم رکھتے ہیں۔ میں تصوف کا نہایت لائق طالب علم ہوں۔ جب میں ذریعہ تحقیق تھا میں نے ان تمام سوالات کے جوابات پوری طرح دے دیئے تھے۔

لگایا گیا ہے۔ میں اس علامت میں یہ بھی تصور نہیں کر سکتا کہ ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے خلاف اس قسم کے الزامات عائد کر سکتا ہے اس لئے میں اس مقدمے میں بے گناہ ہوں۔

سوال نمبر 91: کیا تم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 2340 (2) کے تحت اپنے خلاف عائد الزامات کو غلط ثابت کرنے کیلئے اپنا بیان قلم بند کرواؤ گے؟

جواب: ہاں۔

سوال نمبر 92: کیا تم سفالی کی شہادتیں پیش کر دو گے؟

جواب: ہاں۔

آر او اینڈ اے سی 2000-7-13

تقدیق کی جاتی ہے کہ طرم کا ذکر وہ بیان میری



موجودگی اور سماعت میں قلم بند کیا گیا اور مزید یہ کہ یہ طرم کے مکمل اور صحیح بیان پر مشتمل ہے۔

دستخط سید شیخ 2000-7-13

13۔ نادانوں کی سماعت اور اس کا بیان وہ بارہ حلف پر لینے کیلئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 2340 (2) حسب ذیل بیان کی جا رہی ہے۔

### دفعہ 2340 (2) ضابطہ فوجداری

کوئی شخص جس پر فوجداری عدالت میں کسی جرم کا الزام ہو یا جس کے خلاف کارروائی اس ضابطہ کے تحت کسی ایسی عدالت میں شروع ہو اور وہ جرم تسلیم نہ کرے تو اپنے خلاف یا کسی دوسرے کے خلاف الزامات کو غلط ثابت کرنے کیلئے جس پر اس کے ساتھ الزامات ہوں یا جس کے خلاف اس کے ساتھ مقدمے کی کارروائی جاری ہو حلف پر بیان کرے گا۔

پھر ٹیکہ اسے نہ پوچھا جائے اور اگر پوچھا جائے تو اس سے کسی ایسے سوال کے جواب کی توقع نہیں کی جائے گی جس سے اس کا اظہار ہوتا ہو کہ اس نے کوئی جرم کیا یا اسے سزا ہوئی ہو اس لئے اس جرم کے جس کا کہ اس پر الزام ہو یا جس پر اس کے خلاف مقدمے کی سماعت کی جا رہی ہو یا وہ بے کردار کا حال ہو۔ تاہم نوٹ کیے

1۔ اس بات کا ثبوت کہ اس نے جرم کیا ہو یا اسے اس جرم میں سزا ہو چکی ہو جو شہادت میں اس بات کے اظہار کے لئے قائل تسلیم ہو کہ وہ اس جرم کا مرتکب ہے جس کا اس پر الزام ہے یا یہ کہ جس کیلئے اس کے خلاف مقدمہ زیر سماعت ہو یا۔

2۔ اس نے ذاتی طور پر یا اس کے وکیل نے استغاثے کے کسی گواہ سے اس تقریر سے سوال پوچھے ہوں کہ اس کے اچھے کردار کا قصین ہو سکے یا خود اس نے اپنے اچھے کردار کی گواہی دی ہو۔

3۔ اس نے اپنے دوسرے شخص کے خلاف بیان دیا ہو جس پر ایسا ہی الزام ہو اور اس الزام میں اس کے خلاف مقدمہ زیر غور ہو۔

14۔ بالفاظ دیگر اس کا مطلب ہے کہ یہ طرم کا حلف پر بیان ہے جو استغاثہ کی جانب سے جرم کے تال ہے۔ بہر حال لقب لغو درج نہیں ہے۔

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات

راجپوت پیشہ کار وہاں ساکن معرفت 29 ذی

عسکری اچکلہ III اروا لینڈی

زیر دفعہ 2340 (2) ضابطہ فوجداری حلفا

بیان کیا:

مذہب اسلام پر میرا ایمان حضرت ابو بکر صدیقؓ، علیؓ، بیت رسولؐ، حضرت عثمانؓ اور حضرت داتا گنج بخشؓ کی مانند ہے جس کا مطلب ہے کہ میرا عقلی مل سنت کتب فکر سے ہے۔ میرا مشن مختصر انسانیت ارتقا (حسن و توفیق) کے ذریعے عالمی امن ہے جو مجھے حضرت محمد ﷺ نے تفصیل سے عطا کیا ہے۔ میرا مشن قرآن حکیم کی ”سورہ صف“ کے مطابق ہے۔ دنیا کی صورت ایسی ہے کہ لوگ چند ایک کے سوا حضرت محمد ﷺ کے اور کو ربانی، عزیزی و عملی کو مشنوں کے ذریعے بھانے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا اور پر فرور رکھتا ہے۔ وہ اپنا اور پر فرور رکھے ہوئے ہے اور اس کا نور پر فرور ہے۔ گاہ ثبوت یہ ہے کہ وہ ”ذات حق“ ہے جس نے اپنے رسول کو مکمل رہنمائی کے ساتھ بھیجا اور اس جمعی غلط سوچ اور رہنمائی سے اسے اس کا سکا ہے۔ کافر یعنی مخالفت کیوں نہ کرتے رہیں۔ مشرک کتنا ہی نساؤ کیوں نہ پیلا میں دنیا کیا پاتا ہا ہے۔ (طریقہ کے ایمان والوں کو ہم نہیں ایک بہت اچھی خدمت کی جگہ بلاتا ہوں اپنے ایمان کو لفظ کے مطابق صحیح مذاق پر غلط طور سے ابھرو کی آیت نمبر 56-2 کے مطابق حقیقتاً چاہو گے اس لئے تمہاری راہ میں دل جس کے ساتھ کوشش کرو تمہارے گناہ صاف کر دیئے جائیں گے اور تم سے وعدہ ہے جنت میں داخلے اور طیب اقامت گاہوں کا نور میں تمہیں اس عظیم کامیابی کا یقین دلاتا ہوں۔ اس دنیا کی حالت سے نہ گھبرو کیونکہ اصول ایک ہے جس نے اپنی شخصیت کو تقدس اور عظمت دی اور اس کے بعد کی زندگی (اندی زندگی) کیلئے خود کو کامیاب کیا۔ وہ اپنے بارے میں دنیا کا حاکم کر سکا ہے۔ ایک بار جب تم اس دنیا سے خارج ہو گے (مقامی کو پہنچ جاتے ہو) اللہ کی مدد تمہاری ہوگی اور تمہیں بوسنی رخ کامیابی سے نوازا جائے گا۔ میرے منحن کا عنوان ”حقیقت محمدیہ“ ہے جسے غیر مسلم عام طور پر روز لڑا کہتے ہیں اور اسے نور ایمان اسلام کے نام سے جانتے ہیں۔

(جاری ہے)

# نبوت کے دعویٰ اور یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

تمام مسلمانوں کا علم جزوی ہے مکمل علم کسی کے پاس نہیں: کذاب عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 23)

ہم حضور رحمت العالمین کا محسوس اور انہیں پوری انسانیت کیلئے پیش کر رہے ہیں۔ ہماری دعوت یہ ہے کہ ہم کسی کے عقائد اور ایمان پر نظر نہیں چینی کیونکہ نہ اسے پریشان کرینگے بلکہ ہم لوگوں کو ان کے پیغمبروں کے رسولوں، ائمہ، اور نبیوں کے مطابق زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب کوئی شخص اپنے عقیدے اور یقین پر اس کی روح کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ اسلام کی کشش اسے متوجہ کرے گی کیونکہ کسی انسان کی کامیابی اپنی مسرت کی جانب رجوع کرنے میں ہے جو احسن و تقویٰ ہے اور ایسا وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے۔ ہمیں لازماً یہ وضاحت کرنا چاہیے کہ اسلام کیا ہے؟ اسلام اللہ سبحان و تعالیٰ اور بندے کے درمیان ملاقات ہے جیسا کہ وہ ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو تصور کیا نہ کہ خود کو ظاہر اور واضح کیا اور جب میں آدمی کی بات کرتا ہوں تو اس سے ہماری مراد اس کا اپنی حقیقت کے مطابق ہے یعنی حقیقی آدمی ہے جو اس کا مطلب یا ترجمہ اور مطہر آدمی ہے (حوالہ سورہ ہود آیت نمبر 111، سورہ الاعراف آیت نمبر 11) ہم انسان کو مطہر اور صالحین سے احسن و تقویٰ تک اس طرح لے آتے ہیں۔

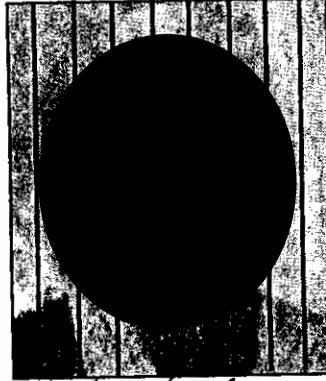
(1) انسان اللہ کی معرفت کیلئے پیدا کیا گیا حوالہ سورہ ہود آیت نمبر 56 اور ترجمہ حوالہ کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش صوفی 651 جیسا کہ مولانا فیروز گیلانی دوسواں ایڈیشن جنوری 1968ء نے ترجمہ کیا ہے۔ یہاں ہم ایک مثال کا حوالہ دیتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ کسی عمارت کی تعمیر کیلئے ہمیں مختلف قسم کا سامان درکار ہوتا ہے کچھ لوگ ابھی کو لیا کرتے ہیں بعض دوسرا تعمیراتی سامان بناتے ہیں اس طرح ہمیں یقین ہے کہ دینائے اسلام کی تمام تنظیمیں جو معاشرتی، معاشی، تعلیمی اور قانونی احرام ہیں جتنی کہ دوسری۔ مثلاً جب میں عقیقہ محمد کی بات کروں تو میں صوفیائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر پڑے گا کروں گا اور جب مجھے اسلام کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہوگی تو میں جماعت اسلامی دلوں کے پاس جانا پڑے گا جب مجھے ہمیں سنتا ہوگی تو میں بریلیوں کی عقل میں جانا پڑے گا اور اگر وہاں جب مجھے لہلہ بیت کے بارے میں وعظ سنا ہوگا تو میں شیعوں کے پاس جانے کو ترجیح دوں گا اور جب مجھے اجنبی روایت اور غیر معمولی کردار کی بات ہوگی تو میں دیوبند کا طالب علم ہوں گا۔ اگر مجھے توحید کی بات کرنا ہے تو میں اہل بدعت سے رہنا پسندوں گا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے پاس صحیحی علم ہے، مکمل علم نہیں، مکمل علم حضرت محمد ﷺ کے قدم کے نیچے ہے۔

(II) جب انسان تقویٰ کی معراج پر پہنچ جاتا ہے اسے اللہ کی برکتی رحمت فرمائی جاتی ہے۔ جب انسان عبادت کی معراج پر پہنچ جاتا ہے تو اسے تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے حوالہ سورہ بقرہ آیت نمبر 21۔

(III) سورہ بقرہ آیت 2 کے حوالے سے کوئی شخص الکاب میں سز کرنا ہے تو وہ احسن و تقویٰ کی حقیقت تک پہنچ جاتا ہے اور یہ حقیقی آغاز ہے۔

نوٹ: کوئی شخص کتابتِ حق کیوں نہ ہو اگر اس کا حلق کسی ایک قدم سے ہے تو اس کا ہمارے پیغمبر سے براہ راست تعلق نہیں ہو سکتا اس کا ثبوت "سورۃ الانسان" کی آیت نمبر 159 ہے تمام ہمارے پیغمبر اپنی شفقت سے اس پر

بالواسطہ طور پر کر سکتے ہیں۔ ناموس رسول اور قانون تو ہیں رسالت اور محمد اسماہل قریشی سینئر ایڈووکیٹ صوفی 28 جلد 11 صفحہ 84۔ یہاں میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ دینا کے رہنما خواہ وہ مذہبی یا علمی ہوں یا ماہرہ لسانی دینا ہو صرف اور صرف محمدی دینا کے تاکہ ہو سکتے ہیں کوئی بھی دوسرا شخص کسی بھی حیثیت میں تاکہ نہیں ہو سکتا۔ ائمہ اللہ اس کی پیروی نہ کر سکتے ہیں لیکن اس کی پیروی نہ کرنا کلامِ طیب ہے اور یہ کیوں نہ ہو کہ قرآن حکیم اس کے ترستے "مسلمان" اور اسلامی فقہ پر مشتمل ہے۔ اگر کسی عام عالم سے اس کا موازنہ کیا جائے تو یہ ذک ہے اسے مندرجات کی پیروی پر واضح کر سکتی ہے بالفاظِ دیگر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسے انسانوں کی خواہشات کے تحت حقیقت کا مطالعہ نہ کرے جبکہ



حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام حقائق ایک سادہ ٹکڑے (کیپیوٹر ذک) میں دیکھ دیکھ جائے تو انسانی جسم میں ہر چیز کو کیوں محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ تیار ترین تحقیق کے مطابق یہ واضح کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم انسان کے اندر (ذاتی ذہن) کے میں دیکھا شدہ ہے اور یہاں ہم نے خود کو علامہ اقبال کے حوالے تک محدود رکھا ہے۔

یہ رلا کسی کو نہیں معلوم کر مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن کوئی بھی چیز اگر قاصد سے دیکھی جائے اسے قاصر سے دیکھا جائے پست نظر آتی ہے جب شعور واضح ہوں سے متحد ہوتے ہیں اور جب یہ متحد ہوتے ہیں تو یہ شعور کی انتہا اور بلندیوں کو چھوتے ہیں جو انسانی ارتقا (معراج انسانی) کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شفقت (معراج) حضرت محمد ﷺ کی معراج اور انسانی بلندی قدم محمد مصطفیٰ ہے۔ تزکیہ کے بغیر علم بلا تک ہے، علم اس وقت علم ہے جب عملاً ناذ ہو بصورت دیگر یہ اطلاق ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اللہ تعالیٰ انسان کا معبود ہے۔ یہاں اس عدالت میں قرآن کا مناسب دوسری کتابیں دستیاب ہیں اور ہر شخص ان کتابوں کا مناسب احرام کرنا ہے۔ اہل حق میں ایک کیپیوٹر ذک ہے نظر یہ ہے کہ آپ اس کیپیوٹر ذک کا احرام کیا جاتا ہے یا نہیں۔ یہ شعور کے علم (علم آگاہی) سے متعلق ہے۔ اللہ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا ہر انسان اپنی حقیقت کے مطابق ہونے کی بنا پر احسن و تقویٰ ہے۔ مطہر اور صالحین کے حوالے سے اس کا شعور غیر حقیقی ہے۔ جب کوئی شخص غیر حقیقی اور خیالی شعور میں ملتا ہے تو وہ دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔ احسن و تقویٰ کی شہادت یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کیلئے

حضرت محمد ﷺ کا نام لکھنے سے لگا انسانی حقیقت ہی دنیا کی حقیقت ہے اور حقیقت قرآن ہے اور حقیقتوں کی حقیقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس کے لغوی معنی ہیں "میں اس کے رسول اللہ محمد رسول اللہ" اس مقدس کلمے کے سات الفاظ ہیں۔ اگر کسی کو کسی زبان میں اس کلمے کا ترجمہ کرنا ہے تو اسے سات الفاظ تک ہی محدود رہنا ہوگا جیسا کہ لوہڑ کر گیا ہے یا اسے کلمہ مرشد کامل سے پڑھنا ہوگا جیسا کہ کلمہ کسی عاشق نے اس طرح بیان کیا ہے۔

نوش: جو لوگ عربی جانتے ہیں وہ کہیں کے کو لیس مطہر کا لفظ استعمال ہوا ہے جو صوفی (تاریخ) ہے اور مثال یہ دینی ہے کہ عاشق جب عشق کی انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ (معبود) حضور ﷺ کا مقام بن جاتا ہے۔ اور حضور ﷺ کے حضور حاضر کی دینا ہے اس حالت میں اس کی کوئی خواہش، کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لیکن وہ کچھ نہیں ہوتا تو اس کی سے حاضر ہوتا ہے۔ "میں" کی موجودگی کا نیکو ترجمہ ہے "پانی تمام کھلا ہے سے کم تر ہے۔" "میں" میں سبکداری کرنی اور اس کی کھال اتار دینی معنی "میں نہ" "میں نہ" "میں نہ" ہوتی تو دل کو کھال کی اسے قبول کیا گیا۔ میں نہ ہی حقیقی قربانی ہے جیسا کہ حضرت سلطان باہو نے فرمایا ہے جو درجہ قبول ہے۔

سر نیز سے کیوں چمکے ہو  
اعجاز ہزار جو عالم آیا  
لوہ کے حسنیت سے مرے ہو  
بے کرا حلاظ سرور درآرے  
خیمے کیوں چمکے ہو  
بے کرا بیت رسول ہونے کی  
پانی کیوں بند کرے ہو  
صاف دین خواہی دلایا ہو  
نہو سے ہر قربانی کر دے ہو

جہاں تک محمد یوسف علی کا بحیثیت انسان اور شخصیت تعلق ہے اس کے ساتھ جو بھی علم اور کمال کی بات ہے حضرت محمد کے نام پر معاف کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کے نام میں نہیں سوجانے اس نے بھی لکھا ہے۔ اور نہ ہی وہ بدلے لے کر میری اپنے تمام دوستوں کو نصیحت ہے کہ دنیا میں بدلے لینے کی بات کرنا تو درکنار بات ہے لیا کوئی اللہ نہیں ہوتا چاہے اور نہ ہی کوئی لفظ ایسا لایا جاتا ہے جس سے بدلے کا تاثر ملتا ہو۔ میری کر کوئی کلام حاصل درج قبول ہے۔

بچنے کی سبکداری  
تو لگتے بغیر اس پر  
کر کوئی کمالی غنڈہ دوسے  
اس کوئی دینی کہتے ہو  
کوڑا کرکٹ چمکے کوئی  
دنگ وروزی ہے ہو  
یادری خاطر اس دنیا میں باہو  
سب کچھ ہو ہے

(جاری ہے)

# نبوت کے دعویٰ دار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

تحدید و ابر لینے والا نے کر کے نہیں لینے لے کر کے کی مانند ہے الحدیث "عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 24)

میں لکھا گیا ہے اور نبوت نمبر 2 صوفی برکت علی سالار دہلے کی اساتذہ نے کریم کے نام سے لکھی مگر کتاب اور سورۃ قیامت آیت نمبر 16 اور سورۃ النبی آیت نمبر 7 ہیں۔

اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے نکات کی ہم کسی بھی لمحے وضاحت کر سکتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 72 لفظ "ظنوا اجہولاً" انتہائی توہین آمیز ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ قصص کی آیت نمبر 76 کے حوالے سے کسی نے ہم سے پوچھا کہ اس آیت کے حوالے سے استفادہ حضرت محمدؐ کی کو رہنمائی نہیں نہ کریں اور حضرت محمدؐ کے نام پر اور حضور کا یہ فرمان کہ ہماری جائیں

فرمان اور ہم اپنا کھانک "سورۃ شوریٰ" کی آیت نمبر 52 کے مطابق اسے جواب دیتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کسی کی رہنمائی کرنا پسند کرتے ہیں جس پر اس شخص نے ایک اور سوال کیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں اختلاف ہے جس پر ہم نے الحمد للہ جواب دیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں کوئی فرق نہیں اور اسکا ثبوت "سورۃ النساء" کی آیت نمبر 82 ہے اور یہ انسانی شعور کی شہادت ہے اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قرآن حکیم سے رہنمائی کا معنی ہوتا ہے اور اسے آپ کو توحید سے

مردم رکھ کر اور انسانی خواہش کو مٹانے کے اندھا ہونا ہے اور اسکا اعلان قرآن حکیم کی "سورۃ بقرہ" کی آیت نمبر 26 میں کیا گیا ہے۔

در حق مقلی مہم چوں بسے گل در برگ گل  
ہر کہ دیدن میل زدند در حق چند مرا

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والدہ زبیر علی، حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی مہم سزا دیا گیا ہے انہیں مسلمانوں کے حضور انورؐ کی عین میں ہے کسی کی نیتوں کا استزاف ہے۔ کاغذ

میں ایک کاغذ ہے اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن مجید ہوا ہے تو قرآن حکیم کے کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن

چھاپا دینے کے لئے بنا کر قرآن کہا جائے گا۔ اس طرح ہم یہ عقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہد دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اجماع ہوتا ہے اس طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہے اس پر عقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین ان کے سر مشاورد پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر ہے بذریعہ خواب شاہد اور تحفینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمدؐ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دینائے عرب میں

لفظ اہل بیت باعلوم اہل علی و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت نمبر 73 "سورۃ احزاب" آیت نمبر 21 تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر کوہدہ فعلی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (ہادی ہے)

ہم اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

تحدید و ابر لینے والا نے کر کے کی مانند ہے الحدیث "عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 24)

میں لکھا گیا ہے اور نبوت نمبر 2 صوفی برکت علی سالار دہلے کی اساتذہ نے کریم کے نام سے لکھی مگر کتاب اور سورۃ قیامت آیت نمبر 16 اور سورۃ النبی آیت نمبر 7 ہیں۔

اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے نکات کی ہم کسی بھی لمحے وضاحت کر سکتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 72 لفظ "ظنوا اجہولاً" انتہائی توہین آمیز ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ قصص کی آیت نمبر 76 کے حوالے سے کسی نے ہم سے پوچھا کہ اس آیت کے حوالے سے استفادہ حضرت محمدؐ کی کو رہنمائی نہیں نہ کریں اور حضرت محمدؐ کے نام پر اور حضور کا یہ فرمان کہ ہماری جائیں

فرمان اور ہم اپنا کھانک "سورۃ شوریٰ" کی آیت نمبر 52 کے مطابق اسے جواب دیتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کسی کی رہنمائی کرنا پسند کرتے ہیں جس پر اس شخص نے ایک اور سوال کیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں اختلاف ہے جس پر ہم نے الحمد للہ جواب دیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں کوئی فرق نہیں اور اسکا ثبوت "سورۃ النساء" کی آیت نمبر 82 ہے اور یہ انسانی شعور کی شہادت ہے اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قرآن حکیم سے رہنمائی کا معنی ہوتا ہے اور اسے آپ کو توحید سے

مردم رکھ کر اور انسانی خواہش کو مٹانے کے اندھا ہونا ہے اور اسکا اعلان قرآن حکیم کی "سورۃ بقرہ" کی آیت نمبر 26 میں کیا گیا ہے۔

در حق مقلی مہم چوں بسے گل در برگ گل  
ہر کہ دیدن میل زدند در حق چند مرا

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والدہ زبیر علی، حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی مہم سزا دیا گیا ہے انہیں مسلمانوں کے حضور انورؐ کی عین میں ہے کسی کی نیتوں کا استزاف ہے۔ کاغذ

میں ایک کاغذ ہے اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن مجید ہوا ہے تو قرآن حکیم کے کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن

چھاپا دینے کے لئے بنا کر قرآن کہا جائے گا۔ اس طرح ہم یہ عقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہد دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اجماع ہوتا ہے اس طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہے اس پر عقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین ان کے سر مشاورد پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر ہے بذریعہ خواب شاہد اور تحفینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمدؐ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دینائے عرب میں

لفظ اہل بیت باعلوم اہل علی و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت نمبر 73 "سورۃ احزاب" آیت نمبر 21 تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر کوہدہ فعلی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (ہادی ہے)

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والدہ زبیر علی، حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی مہم سزا دیا گیا ہے انہیں مسلمانوں کے حضور انورؐ کی عین میں ہے کسی کی نیتوں کا استزاف ہے۔ کاغذ

میں ایک کاغذ ہے اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن مجید ہوا ہے تو قرآن حکیم کے کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن

چھاپا دینے کے لئے بنا کر قرآن کہا جائے گا۔ اس طرح ہم یہ عقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہد دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اجماع ہوتا ہے اس طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہے اس پر عقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین ان کے سر مشاورد پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر ہے بذریعہ خواب شاہد اور تحفینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمدؐ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دینائے عرب میں

لفظ اہل بیت باعلوم اہل علی و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت نمبر 73 "سورۃ احزاب" آیت نمبر 21 تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر کوہدہ فعلی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (ہادی ہے)

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والدہ زبیر علی، حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی مہم سزا دیا گیا ہے انہیں مسلمانوں کے حضور انورؐ کی عین میں ہے کسی کی نیتوں کا استزاف ہے۔ کاغذ

میں ایک کاغذ ہے اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن مجید ہوا ہے تو قرآن حکیم کے کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن

چھاپا دینے کے لئے بنا کر قرآن کہا جائے گا۔ اس طرح ہم یہ عقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہد دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اجماع ہوتا ہے اس طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہے اس پر عقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین ان کے سر مشاورد پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر ہے بذریعہ خواب شاہد اور تحفینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمدؐ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دینائے عرب میں

لفظ اہل بیت باعلوم اہل علی و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت نمبر 73 "سورۃ احزاب" آیت نمبر 21 تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر کوہدہ فعلی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (ہادی ہے)

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والدہ زبیر علی، حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی مہم سزا دیا گیا ہے انہیں مسلمانوں کے حضور انورؐ کی عین میں ہے کسی کی نیتوں کا استزاف ہے۔ کاغذ

میں ایک کاغذ ہے اور اپنے طور پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن مجید ہوا ہے تو قرآن حکیم کے کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن

چھاپا دینے کے لئے بنا کر قرآن کہا جائے گا۔ اس طرح ہم یہ عقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہد دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اجماع ہوتا ہے اس طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہے اس پر عقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین ان کے سر مشاورد پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر ہے بذریعہ خواب شاہد اور تحفینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمدؐ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دینائے عرب میں

لفظ اہل بیت باعلوم اہل علی و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت نمبر 73 "سورۃ احزاب" آیت نمبر 21 تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر کوہدہ فعلی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (ہادی ہے)

علاوہ انہیں ہر سے خیال میں حضرت داتا گنج بخشؒ کی

لیکھت کشف المحجوب کے دسویں ایڈیشن جنوری 1968ء کے

صفحہ 624 پر یوں درج ہے۔

"کہ جس طریقے سے مشائخ طریقت نے تہمت اور بیہوشی کو پسند فرمایا ہے اس سے انسان عجیب باتوں 'خفا و خور خود ستانی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی محبت میں خلالت' انتہا اور شفقت بھی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ وہ انہیں لوگوں کی نظر میں سے مٹا دے اور نہ پندہ بندہ بھی کر دیتا ہے اور پیغمبر کی زندگی میں اس میں ایک مثال ہے"

الہمد للہ کہ اللہ جل شانہ کے فضل سے ہماری تعلیم و تربیت 'تزکیہ بلا واسطہ حضرت محمدؐ اور بلا واسطہ اس سلسلے کے مشائخ نے کیا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی اور تمام کتابوں میں ہیں جو درج ہو چکی ہیں۔

(1) عقائد و فلسفہ و اجتماعات اسلامانا عبدالرحمان شرنی جامع اشرافیہ لاہور سے اجتام حضرت مولانا مفتی عبدالغفور ترقی یافتہ چٹانہ مدرسہ عربیہ خانیہ ساریال ضلع سرگودھا

(2) امداد نبوت حضرت علامہ شیخ عبدالرحمن محمد ربوی ناشر مدینہ منورہ کتب خانہ ایسے جناح روڈ کراچی۔

الہمد للہ ہر تمام اثرات اللہ رب العزت اور حضرت محمدؐ کی موجودگی میں جو اس کے گلو ہیں جو ملے اور بہتان ہیں اور لامعی کا نتیجہ ہیں اور یہ سب کچھ الہی بیخود کا نتیجہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس حق کیلئے اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کیلئے اس کی کچھ وضاحت مختصر ایمان کرتے ہیں۔

تعمیم ہے کہ کسی کا عیب اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا ثابت ہے، ہم اپنی جان قربان کر سکتے ہیں لیکن کسی کے عیب کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔ یہیں قرآن کے کئی نسخے دستیاب ہیں اور ہمارے حوالوں کی کسی حوالے سے تصدیق کی جاسکتی ہے ہم نے "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی

نکھ کر کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ "سورۃ نور" آیت نمبر 13-12 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی



"سراب" سے بدل دیا گیا ہے اور یہ کوئی بدیہاتی ہے۔

نوٹ: کوئی شخص خواہ اس کے قبضے میں پوری دنیا ہی کیوں نہ ہو، پوری دنیا کا کادریں مالک ہے، پوری دنیا میں اس کے پاس ہو لیکن وہ دین نہ رکھتا ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

اگر کسی کو دین اسلام کا پورا علم ہے تو وہ بظاہر عالم نظر آئے گا لیکن اگر کسی کو حضور سے محبت نہیں تو اس کے پاس کچھ نہیں۔ مثال کے طور پر مغرب اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں بڑے بڑے عالم (سائلر) ہیں جو اسلامیات پر بیچہر دیتے ہیں لیکن چونکہ انہیں سرور کائنات سے کوئی محبت نہیں اس لئے انہیں مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ دنیا میں ایسے کئی ہونے سے قبل کوئی انسان نہیں تھا جس نے جملہات کی ہو انہیں نے جو جملہات کی اسے درج ہو چکی ہیں اس کا صحیح ایسا جاسکتا ہے۔

یہ کیا! ایسے مالک ایسے جیسے کے نہ کرنے پر اگر لوگوں پر جس جیسے میں سر ہلاؤ تو ایسا کیا؟

عدالت کا فتنی وقت بٹانے کیلئے ہم ان آیات کا حوالہ دین گے جن کا ترجمہ سرگستان ہے اور غلط ہے جو یہ ہے

(1) سورۃ بقرہ آیت نمبر 256

قرآن کے کسی بھی ترجمے میں لفظ (عروت الوصلی) کا صحیح طور پر ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو پیغمبر محمدؐ کے واسطے سے صحیح ترجمہ متعارف کرتے ہیں۔

"عروت الوصلی" کا مطلب حضرت محمدؐ ہے۔

ثبوت نمبر 1۔ پیغمبر محمدؐ کا یہ نام صحیح نبوی میں اس کے دائیں جانب کی آخری (بائیں ترین) طرف میں لکھا گیا ہے۔

ثبوت نمبر 2۔ روح القدس سے مراد نبی محمدؐ کی حضرت محمدؐ ہیں۔ یہ نام بھی صحیح نبوی کی بائیں جانب کی طرف

لکھا گیا ہے۔

ثبوت نمبر 3۔ روح القدس سے مراد نبی محمدؐ کی حضرت محمدؐ ہیں۔ یہ نام بھی صحیح نبوی کی بائیں جانب کی طرف

لکھا گیا ہے۔

# کذاب یوسف کو سزائے موت عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 25)

کذاب حضور کے مثل ہونے اور مہینہ توہین آمیز قرآنی آیات کی نشاندہی پر مصر رہا

کہ ہمیں حضرت محمد ﷺ کے مثل ہونا چاہیے۔ اگر کوئی تطبیق اسلام جیسا ہے تو وہ گستاخ یا توہین آمیز نہیں اگر کوئی حضور جیسا نہیں تو وہ گستاخ ہے اور اس لوید و سرت کی بنا پر ہمارا نام محمد تجویز ہوا اور بعد میں بزرگوں اور علماء کی رہنمائی کی بنا پر کہ یہ پاکستانی معاشرے میں مشکلات کا سبب ہو گا اس لئے یوسف علی کے الفاظ نام محمد میں شامل کر دیئے گئے۔ اس کا حوالہ مدارج نبوت پارٹ 1 میں صفحہ 246 پر دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی عزت اور اختیار کی قسم کھا کر حکم دیا ہے کہ کسی ایسے شخص کو سزا نہیں دے گا جس کا نام حضرت محمد پیغمبر اسلام کے نام پر ہو گا۔ کسی کا پیغمبر اسلام کے نام پر نام رکھنا مفید ہے اس طرح وہ اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ایک طرح کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ ایک حدیث میں کہا



گیا ہے کہ ایسا شخص کی جس کا نام محمد ہو گا پیغمبر اسلام اس کیلئے جنت کی سفارش کریں گے اور اسے جنت میں داخل کرائیں گے۔ ایک دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ ایک ایسا شخص جس کا نام محمد یا احمد ہے اسے جہنم میں نہیں بھیجا جائے گا۔ ہم ترکی اور سعودی عرب میں بعض چوکیوں پر متعین رہے ہیں وہاں لوگ ہمیں نام کے پہلے حصے "نہیت" سے پکارا کرتے تھے۔ ہم میں سے اگر کوئی مدینہ منورہ جاتا ہے وہ ہمیں لوئے کہہ کر متوجہ نہیں کریں گے بلکہ تمہیں محمد کے نام سے پکاریں گے۔ یہ نام دنیا کا حسین ترین نام ہے۔ کسی کا یہ نام رکھنا یا خود کو اس نام سے بلانا توہین آمیز نہیں صرف سیدنا محمد بن عبد اللہ ہی محمد رسول اللہ ہیں۔ کسی کی بیان کردہ ان کی سیرت طیبہ کی حیثیت سات ہزاروں میں سے ایک قطرے کی سی ہے علاوہ اس کوئی بھی حضور کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی سے زیادہ نہیں جانتا وہ ان کی نگار اور تعارف ہیں۔

"انفس آفاق کی وحدت کے بغیر توحید نہیں"  
اگر ہم قرآن کی سورۃ سجدہ آیت نمبر 53 کا مطالعہ کرتے ہیں اور لافا قاق انفت پر غور کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ سچائی حق ہے اور حق سچائی ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق انسانی ذہن جو کچھ بھی ہے اس کی رسائی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ نوری سال سے آگے ہے اور اس کا خلاصہ علامہ اقبال کی نظم میں بھی دیا گیا ہے۔

"خود ہومردہ تو مانند کا پیش نسیم

خودی ہو زندہ تو سلطان زندہ موجودات

مقام بندہ مومن کا ہے درائے سپہر

اس سے تابہ ثبات تمام لات و منات

حرم ذات ہے اس کا نشین ابدی

نہ خیرہ خاک محمد ہے نہ جلوہ گاہ صفات"

(جادی ہے)

نبوت نمبر 2۔ روح القدس سے مراد بھی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہ نام بھی مسجد نبوی کی ہائیں جانب کی محراب میں لکھا گیا ہے اور نبوت نمبر 2 صوفی برکت علی سالار ولے کی اساتذہ نبی کریم کے نام سے لکھی گئی کتاب اور سورۃ قیامت آیت نمبر 16 اور سورۃ الفصحی آیت نمبر 7 ہیں۔  
اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے نکات کی ہم کسی بھی لمحے وضاحت کر سکتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 72 لفظ مظلوموں اور اہل توبہ کی آمیز ہے۔  
قرآن کریم کی سورۃ قصص کی آیت نمبر 76 کے حوالے سے کسی نے ہم سے پوچھا کہ اس آیت کے حوالے سے استغفر اللہ حضرت محمد کسی کو رہنمائی پیش نہ کریں اور حضرت محمد کے نام پر اور حضور کا یہ فرمان کہ ہمدانی جانیں قربان اور ہم اپنا ایک "سورۃ شوریٰ" کی آیت نمبر 52 کے مطابق اسے جواب دیتے ہیں کہ پیغمبر اسلام کسی کی رہنمائی کرنا پسند کرتے ہیں جس پر اس شخص نے ایک اور سوال کیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں اختلاف ہے جس پر ہم نے الحمد للہ جواب دیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں کوئی فرق نہیں اور اسکا نبوت "سورۃ النساء" کی آیت نمبر 82 ہے اور یہ انسانی شعور کی شہادت ہے اور فی الحقیقت فرد اپنی پسند کے مطابق قرآن حکیم سے رہنمائی کا متمنی ہوتا ہے اور اپنے آپ کو تزکیے سے محروم رکھ کر اور انسانی خواہش کو ملوث کر کے اندھا ہوا جاتا ہے اور اسکا اعلان قرآن حکیم کی سورۃ بقرہ کی آیت 26 میں کیا گیا ہے۔

در سخن مخفی منم چون بوائے گل در برگ گل

ہر کہ دیدن میل دل در در سخن بیند مرا

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمد اور اس کے والد وزیر علی حاکم علی قادری سے وابستہ رہے۔ جو بھی ہم مزید کہنا چاہتے ہیں اللہ ہمیں معاف رکھے۔ میرا دعویٰ نہیں ہے کسی کی نعمتوں کا اعتراف ہے۔ کاغذ محض ایک کاغذ ہے اس پر اپنے طور پر جو کچھ بھی لکھا ہوا ہے اسی نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن چمپا ہوا ہے تو یہ قرآن کہلائے گا کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن چھاپے دینے جانے کی بنا پر قرآن کہا جائے گا۔ اسی طرح ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہدہ دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اعتماد ہوتا ہے اسی طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہمیں اس پر یقین ہے۔ الحمد للہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین کن کے مرشد اور پیغمبر اسلام نے خود یہ لوید سرت دی کہ ہمارا پیغمبر سے بزرگ خوب مشاہدہ اور تحمید (اندازہ) کر لیا ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہمدانی گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمد ﷺ سے ملی ہیں۔

مثال کے طور پر دنیائے عرب میں لفظ مال بیت بالمعوم اپنے مال و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکار کے مال بیت کیلئے مال بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ مال بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت 73 "سورۃ احزاب" آیت 21۔ تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبر ہی وہ قطعی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

نبوت: تفسیر قرآن حکیم علامہ شبیر عثمانی سورۃ الاعراف آیت نمبر 158 حاشیہ نمبر 8 ترجمہ شیخ محمود الحسن شائع شدہ مدینہ منورہ۔  
ہمیں جو کچھ بھی تعلیم دی گئی ہے اس کا ثبوت یہ ہے

# مذاب یوسف کو سزائے موت عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 26)

انسانیت کی انتہا یہ ہے کہ پیغمبر اسلام اور انسان کے درمیان کوئی راز نہ ہو: "کذاب

؟ کس نے انہیں قتل کیا؟ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین سے کیا سلوک روا رکھا گیا؟ ساتھ کر بلا کا لامہ و لاکون تھا اور یہ کہ آیا حضور نے امام حسین کے جنت کے نوجوانوں کا سر درد ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا؟ بہر حال اس کا خلاصہ یہ ہے

نہر زبان از فیب جان دیگر است  
کوئی بھی تعلق جو ہم حضور اکرم کے ساتھ رکھتے ہیں  
الحمد للہ ہمیں معلوم ہے کہ آنحضرت نے ہمیں قرآن کی  
حقیقت کی صورت میں خلافت کا تحفہ عطا کیا ہے۔ ہمیں مذہبی  
علم سے نوازا گیا ہے، ہمیں مسائل کا حل بتایا گیا ہے جن کا  
تعلق صرف پاکستان ہی سے نہیں بلکہ پوری دنیا سے

اللہ سبحان و تعالیٰ نے ہمیں بڑی حد تک محمدی ہونے  
کے شرف سے نوازا ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی کی  
تحریر میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ سرور کائنات کے توسط  
سے ہمیں اس دنیا کی بہترین مخلوق بنایا گیا، ہمیں حضور اکرم کی  
اطاعت اور پیروی کی نعمت سے نوازا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ  
آئینہ بنایا گیا ہے اور ہر انسان کیلئے یہ ممکن بنادیا گیا ہے۔ یہاں  
ہم تین نئی اصطلاحات کی تشریح مناسب سمجھتے ہیں۔

## (I) اہلبیت

اس کا کام انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھنا ہے اور ہر  
فصلوں کا نشاندہ ہے سوائے ان مخلصوں کے جن کا حوالہ  
"سورہ اس" آیت نمبر 83 ہے اور اس کے دوسرے معانی درج  
ذیل ہیں۔

"وفاقد کش جو موت سے ڈرتا نہیں ڈرا

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو باقی تفسیر کلید

اتقی اہلبیت کی مجلس شوریٰ فرعونیت صدقہ میں ہوں  
باقی کچھ نہیں فرود ہے"

## (II) محمدیت

جس طرح حضرت محمد ﷺ پیغمبریت کی انتہا پر ہیں  
اسی طرح ان کے پیروکار بھی انسانیت کی انتہا پر پہنچ سکتے  
ہیں۔ انسانیت کی یہ انتہا یہ ہے کہ الحمد للہ پیغمبر اسلام اور ان  
کے درمیان کوئی راز نہ ہو۔ ہمیں بھی حضرت محمد ﷺ کی  
اہلبیتوں سے وہی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ اللہ کے سب سے  
جنتی خلیفہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تمام پیغمبروں کو نور سے  
روشنی ملی جو پیغمبر اسلام کی آمد سے قبل زمین پر آیا لیکن انہیں  
ظہان یا رسول کہا گیا لیکن حضرت محمد ﷺ تمام زبانوں کیلئے  
سودج کی مثل ہیں۔ چھوٹے ٹکڑوں نے سرور کائنات کے نور  
سے روشنی پائی اور ستارے کہلائے۔ چاند چودھویں کا ہوا پہلی کا  
سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی  
فصل جو مقرر ہے یا عام وہ پیغمبر اسلام کے نور کی بنا پر ہے اور  
تمام فصلوں سے روشن ہے۔

ہمیشہ شان احمدی کا چین میں ظہور ہے

ہر محل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے"

اصل حیثیت سورۃ صبح کی آیت 78 کے مطابق ہے  
مختار مسلمان وہ ہے جو حضرت محمد ﷺ کا خلیفہ ہے اسے پیغمبر  
انعام کا نائب ہونا چاہیے جس کا رابطہ حضرت محمد سے تھا۔ اسے  
خلیفۃ حیثیت ہونی چاہیے اور اسی اصول کی بنیاد پر ہمیں پیغمبر  
اسلام کی خلافت سے نوازا گیا۔

الحمد للہ یہ "اعزاز فیض" اعتراف نعمت ہے اور یہ  
کسی نوع کا اعلان نہیں۔ حوالہ سورۃ والضحیٰ آیت نمبر  
11-12 کے تحت ہم نے اسی کا اظہار کیا ہے جیسا کہ فریضہ  
ہمیں ایک بڑے مشن کے تحت سونپا گیا ہے جس کیلئے ہمیں  
ابراز دیا گیا ہے اور ہم اس کا تعارف پیش کرتے ہیں۔ نبی  
خلیفۃ حیثیت یہ ایک نعمت ہے (استغفر اللہ) پیغمبری کا دعویٰ کہاں  
ہے؟ کیا ہم نے کوئی کتاب متعارف کرائی؟ کیا ہم نے کوئی نیا  
مذہب راج کیا ہے؟ کیا ہم نے نمازوں میں تبدیلی کی ہے؟ کیا  
ہم نے دین میں تبدیلی کی ہے؟ بلکہ نبی الحقیقت یوسف ایک  
غریب آدمی ہے اور کچھ نہیں۔ اسے ایک لمبے کیلئے چھوڑ دیا  
جائے اور ہمیں تم سے کچھ پوچھنا چاہیے۔

چھوڑ دیا گیا سید عثمان غنی رضی اللہ عنہم "خلیفۃ الرسول نہیں  
ہمیں کی کیوں مخالفت کی گئی؟ ہمیں کیوں قتل کیا گیا؟ اور  
ہمیں کیوں کے مجرم کیا مسلمان نہیں تھے؟ کیا حضرت علی  
کرم اللہ وجہہ کی پھاری بنی سیدنا فاطمہ الزہراء کے شوہر نہیں تھے  
جس نے نہایت احرام اور شان عطا کی گئی جس کے بارے میں  
حضور نے فرمایا "جس کے وہ مولا ہیں علی بھی اس کا مولا  
ہے۔ کون تھے جنہوں نے حضرت علی کی مخالفت کی تھی



ہے۔ ہماری ذہنی زیادہ تر روحانی ہے اور بعض خاص لوگ اور  
بعض لادبی چیزیں بھی متالی گئی ہیں۔

ہم غیر معروف تھے کس نے ہمیں متعارف کر لیا۔  
ہمارے خلاف الزام ہم نے کیا کہا ہے۔ "انا محمد" اور جب یہ  
الزام لگایا اسے اخبار میں شائع کر دیا گیا اور بولنے و تحریر میں  
بھی "انا محمد" آ گیا۔ اسے اللہ کے بندو براہ کرم "انا  
محمد ﷺ" اور انا محمد کے درمیان فرق کرو۔ ہم نے خود کو  
"انا محمد" کے نام سے نہیں پکارا، ہم "انا محمد ﷺ" کیونکر  
کہہ سکتے ہیں اگر کوئی الزام لگاتا ہے کہ محمد یوسف علی نے  
آسمان سے توڑنے کے بعد سورج کو اپنے ڈرائنگ روم  
میں سجایا ہے تو کیا یہ قابل یقین ہوگا؟ ہمیں حضور کی  
شکل میں خواب یا بیداری کی حالت میں نہیں آسکتا۔ سیدنا  
حضرت محمد مصطفیٰ کے سوا کوئی بھی اپنے بارے میں "انا  
محمد" نہیں کہہ سکتا۔ اس معزز عدالت میں موجود افراد کو یہ  
سوچنا چاہیے کہ کیا کوئی مسلمان اپنے آپ کو "انا محمد"  
کہلانے کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ یہ اللہ کا انتظام ہے  
کہ کوئی بھی اپنی ذمہ داری پر اپنے لئے "انا محمد" کا لفظ زبان پر  
لانے کی جرات نہیں کر سکتا اور یہ زبان کی انتہا (معراج)  
ہے کہ وہ محبوب رب العالمین پر درد در شریف پڑھے۔ حوالہ  
سورۃ بقرہ آیت نمبر 14: اور اس کی خوبصورت مثال محمد  
اسما میں قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان  
نے اپنی کتاب "ناموس رسول اور قانون توحید رسالت"  
کے صفحہ 97 پر دی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب  
کے بارے میں ایک بھی غیر مناسب لفظ استعمال نہیں کیا  
اور یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کی حیثیت کسی اور کو  
دے۔ جس طرح اللہ ایک ہے اسی طرح حضرت محمد بھی  
ایک ہیں اور اس کا مطلب درج ذیل ہے۔

"بس اتنے پر ہوا ہنگامہ دادو رسن ہیا  
کہ کیسے آفرش میں آئینہ کہوں، مہر  
در عشاں کو"

(جہادی)

## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم 'عدالتی فیصلے کا متن' (قسط نمبر 7)

میرے خلاف تنازعہ کھڑا کرنے سے قبل پیغمبر اسلام سے اجازت کیوں نہیں لی گئی؟ کذاب

اچھی رائے سے دیکھو تو یہ مقدمہ بھی انجام کو پہنچ جائے گا۔ کیا سورۃ حجرات میں یہ حکم اور فیصلہ نہیں کہ برا سوچنا مکمل عظیم ہے، ہم نے 'عروت الوسلی' کی تعریف واضح کر دی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ حضرت محمد ہیں۔ معزز عدالت کی اجازت سے ہم خطبات نبوت حصہ سوم لا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جو مقدمے کا سٹیٹسٹ ہے کی کتب کے پیش لفظ اور دوسرے نشانوں کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے دہسپے میں لکھا ہے کہ خلافت رسول بلا فصل جو حضرت ابو بکر صدیق سے شروع ہو رہی ہے خواجہ خواجگان خان محمد اللہ تعالیٰ حضرت محمد کے صدقے ہمیں حقیقی نمائندے کی نعمتیں عطا کرتے ہیں۔ شر کیا ہے؟ اس کا بھی شعور دیتے ہیں اور اس سے خود کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت بھی عطا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر نفلتے سے محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ ہمیں جنم کی آگ سے بچائے، پانی کے عذاب سے محفوظ رکھے، ہمارے ملک کی سرحدیں محفوظ رکھے، مسلمانوں کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھال دے، نفرت کی بجائے ہمیں ایک دوسرے سے محبت کی تعلیم دے، نور توحید میں محبت دے اور رسالت کی خوشی سے محبت دے اور قرآن کے طریقے سے محبت دے، سنت کے راز سے محبت دے اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ڈاکٹر محمد اقبال کے درج ذیل اشعار کی روح کے مطابق عمل کریں۔

"قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں عشق محمد سے اجالا کر دے

اللہ رب العالمین صلوة والسلام علی خاتم النبیین الصلوٰۃ

والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد رسول اللہ"

اس مرحلے پر عدالت کا وقت ختم ہو گیا۔

آرٹو اینڈ ایس 200-14-7

2000-7-18 بیان ملزم یوسف علی حلقا:

میں دستاویزات انگریز بیٹ ڈی ایل انگریز بیٹ ڈی ایم اور انگریز بیٹ ڈی این انگریز بیٹ ڈی او انگریز بیٹ ڈی بی انگریز بیٹ ڈی کیو انگریز بیٹ ڈی آر انگریز بیٹ ڈی ایس انگریز بیٹ ڈی ٹی انگریز بیٹ ڈی یو انگریز بیٹ ڈی وی انگریز بیٹ ڈی ڈی بیو انگریز بیٹ ڈی ڈی ایس انگریز بیٹ ڈی ڈی وی انگریز بیٹ ڈی ڈی ایس انگریز بیٹ ڈی ڈی بی انگریز بیٹ ڈی ڈی ایف انگریز بیٹ ڈی ڈی جی اور انگریز بیٹ ڈی ڈی ایچ انگریز بیٹ ڈی ڈی ایچ

XXX جرح فاضل وکیل مستفتیش:

اللہ اللہ یہ درست ہے کہ میں مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہا ہوں، میں وہاں 5 جولائی 1977 سے رخصتہ وقت سے تعلیم رہا۔ میں نے پاکستان میں اپنے لال خانہ کے سوا کسی کو کوئی خط نہیں لکھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں اپنے آپ کو پاکستان میں لاؤ مدینہ منورہ میں بھی علی یوسف اور فقیر کے طور پر پیش کرنا رہا ہوں۔ یہ درست ہے کہ انگریز بیٹ ڈی کیو جس کا عنوان "تعلق" ہے میری تحریر کردہ ہے۔ یہ درست ہے کہ میرا نام ابو نعیم محمد یوسف علی کذاب پر لکھا ہوا ہے۔ (جاری ہے)

میرے پیارے مسلمانوں یاد رکھو کہ بشر محض ایک کلمہ سچا ہے اور فاعل حقیقی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ اگر وہ نفس لادویا نفس لولہ کا شکار ہوتا ہے تو ابلیس کو اسے شکار بنانے کی کھلی آڑ لوی ہوگی۔ اگر وہ احسن و تقویٰ ہے تو حضرت محمد کا آگے کا رہے اور ہم محض حضرت محمد کے آگے کار ہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

"کہیں کا علم، میرا لین کیا، عقیدت کیا

جہاں ہوا وہاں میری حقیقت کیا

جہاں خدا ہستی کی ایک صورت پر

تمام عمر گزری تو اس میں حیرت کیا

میری زندگی کی ابتدا میری زندگی کا

شکل اللہ عشق محمد ہے"

میری دعا یہ ہے کہ میری دنیوی زندگی پیغمبر اسلام کی زندگی پر ختم ہو اور ہماری زندگی کا مقصد بندگی اور تابندگی ہے اور ہم حضرت محمد کی طرح سب کچھ کر سکتے ہیں۔

"سفر صاحب منزل سب کچھ محمد"

یہ کائنات ساری راہ محمد"

جو بھی حضرت محمد کی صحبت حالت ایمان میں اختیار کرے اگر وہ صحابی نہیں تو لاور کیا ہے؟ پیغمبر اسلام کا سامھی ہونے سے میری مراد محمد بن عبداللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ محفوظ احتیاط سے لفظ صحابی اہل بیت کے قائدین کے ساتھ یوں کیلئے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح حضرت غوث اعظم نے بھی اسی انداز میں استعمال کیا۔ صحابی کا مطلب کچھ اور ہے اور صحابی رسول سے مراد کچھ اور۔ آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کتنے سامھی دنیا میں ہیں جب وہ زندہ تھے ان کے ساتھ کیا سلوک ہوو حوالہ "بابائے مقدس" آکسفورڈ ایڈیشن صفحہ 834 پر ہے۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ وقت کے پیغمبر کو اس کی حیثیت سے محرم رکھا گیا اسے مختلف طریقوں سے تنگ کیا گیا اور ماضی کے پیغمبروں کی تعریف کی گئی۔ وہ شخص جسے پیغمبر کی خلافت سے سرفراز کیا گیا وہ ایک جگہ تو بہت سی چیزوں سے نوازا جاتا ہے جبکہ دوسری جگہ پیغمبر اسلام کی تقلید کرتے ہوئے اسے بہت مہینتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ محمد یوسف علی نے کبھی بھی طرح خود کو نبی رسول یا رسول اللہ نہیں کہلا دیا کی جس شخصیت نے ہماری رہنمائی کی ہے یعنی نسبت محمد یہ ہے جو ہمارے پاس ہے اور جس نے ہمیں بہت طاقت اور تحفظ دیا ہے۔ یہ کوئی اعلان نہیں بلکہ ہدیہ تشکر ہے۔ یہ کہ ہمارا کوئی عمل سنت کے منافی نہیں بہت سے ایسے فرقے ہیں جن سے ہم پر وہ نہیں اٹھا سکتے۔

ہماری ڈیوٹی نہ صرف یہ مقدمہ جیتانا ہے بلکہ ہماری ڈیوٹی کلمت اللہ کہنا اور انسانیت کی خدمت کرنا بھی ہے۔ تخت یا تختہ ہم کسی چیز کی ہیک نہیں مانگتے۔ موت ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہے۔ یہ جسم کی قید سے رہائی اور حقیقی گھر کو واپسی ہے لیکن ہم اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ میرے پیارے اس قسم کا تدرع کھڑا کرنے سے قبل سورہ نور کے آخری رکوع کے مطابق کیا پیغمبر سے اجازت طلب کی گئی تھی؟ اگر تم

## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 28)

مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ میرے پیروکار مجھے کن ناموں سے پکارتے ہیں: کذاب

محاسن میں درج ذیل درود پڑھتا رہا ہوں۔

الحمد لله رب العالمين  
صلى الله على النبي الامى واله وحسنت  
وسلم

اللهم صلى على وسلم وبارك على  
سيدنا محمد واله بقدر حسن جماله

میں شب معراج 27 رجب المرجب 1413ھ کو  
اپنے بھرپور علم کے مطابق پاکستان میں ہی غلط ہے کہ  
آرنیکل ایگز بیٹ پی 17 کے تحت ایڈریس میرا ہے۔ یہ  
نہیں کہہ سکتا کہ کتاب ایگز بیٹ پی 16 میں درج شاعری  
وہی ہے جو "علی نامہ" ایگز بیٹ پی 16 میں ہے میں نے شعر  
ایگز بیٹ پی 18 کی بار پڑھا ہے جو یہ ہے۔

"آپ کو جب بھی دیکھا ہے عالم نو میں دیکھا ہے  
مرحلے نہ ہو آپ کی شناسائی کا"

یہ درست ہے کہ میں نے مذکورہ شعر کا جریدہ تعمیر  
ملت میں شائع ہونے والے اپنے آرنیکل میں حوالہ دیا ہے۔

جب میں 1993 میں پاکستان آیا مجھے کتاب ایگز بیٹ پی  
16 دکھائی گئی لیکن میں اس کی تحریر نہیں سمجھ سکا کیونکہ  
مجھے اردو تک ہی آتی ہے۔ میں جڑوالہ کے قریب ایک گاؤں  
میں پیدا ہوا میری تاریخ پیدائش سرکاری طور پر 1 اگست  
1949 درج ہے لیکن مجھے اپنی صحیح تاریخ پیدائش یاد نہیں  
ہے۔ میں نے اپنی تعلیم جڑوالہ سے نزدیک ایک سکول میں  
شروع کی۔ میں نے میٹرک لیشن جڑوالہ کے ایک سکول  
سے کی۔ میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوا میں نے اپنی تاریخ  
پیدائش بھی 9 رجب الاول نہیں بتائی۔ پیغمبر اسلام حضرت  
محمد مصطفیٰ کی تاریخ پیدائش 12 رجب الاول اور 9 رجب الاول  
بتائی جاتی ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ تاریخ کے بارے میں  
میرا اختلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ دونوں درست ہو سکتی  
ہیں یاد رست نہیں۔

اس مرحلے پر عدالت کا وقت ختم ہو گیا۔

آراؤ اینڈ اے سی 19-7-2000

19-7-2000 بیان ملزم یوسف علی تجدید

حلف کے ساتھ:

میں نے جڑوالہ کے ایک سکول میں پرائمری  
تعلیم حاصل کی۔ ہم گاؤں سے شہر جڑوالہ منتقل ہو گئے  
تھے۔ یکم اگست 1949ء پرائمری سکول میں پیش کئے  
جانے والے داخلہ فارم میں درج تاریخ پیدائش تھی۔ یہ  
فارم میرے بزرگوں نے پر کیا تھا۔ سکول میں ذریعہ  
تعلیم اردو تھا۔ میں سائنس کا طالب علم تھا اس لئے اردو  
اختیاری مضمون تھا، عربی بھی آپشنل مضمون کی حیثیت  
سے شامل تھی۔ شاعروں کی ابتدائی شاعری بشمول علامہ  
اقبال کی شاعری اردو کے مضمون میں شامل تھی۔ مجھے  
دوسرے شاعر یاد نہیں۔ میٹرک کے بعد میں نے  
گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ میں نے بی  
اے آنرز پارٹ دن تک گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم  
حاصل کی۔ (جاری ہے)

رضا کارانہ طور پر کہا علی میرا نام ہے اور میں نے محض  
مسعود رضا کے بارے میں سنا ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ

میرے سامعین ہزاروں کی تعداد میں ہیں، میں نہیں کہہ  
سکتا کہ "علی نامہ" نامی کتاب مجھے سید علی رضانا نے پیش

کی۔ میں اپنی محفلوں میں درود پڑھتا رہا ہوں جو یہ ہے  
"الحمد لله رب العالمين صلى الله على النبي الامى

واسحابه وسلم اللهم صلى وسلم وبارك على سيدنا محمد  
واله بقدر حسن وجماله"

رضا کارانہ طور پر کہا کہ درود ابراہیمی پڑھنا تمام  
مسلمانوں کیلئے لازم ہے لیکن مسلمان پیغمبر اسلام پر

دوسرے درود بھی بھیج رہے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے  
کتاب "علی نامہ" کے 1955 میں شائع ہونے والے

ایڈیشن کا پیش لفظ لکھا۔ یہ غلط ہے کہ یہ کتاب 12 رجب الثانی  
1415 کو شائع ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے دباچے

کے آخر میں اپنا نام فقیر لکھا۔ میں نے سید مسعود رضا کی  
لکھی ہوئی کتاب "علی نامہ" ایگز بیٹ پی

14 نہیں پڑھی۔ میرے کوئی پیروکار یا مرید نہیں نہ ہی میں  
"محبوب الوحید" "ام الوقت" "انسان کامل" کے پر توکی

حیثیت سے اپنے پیروکاروں میں معروف ہوں۔ یہ غلط ہے  
کہ میرے پیروکار مجھے "سید موجودات" کہہ کر پکارتے ہیں

اور یہ غلط ہے کہ کتاب "علی نامہ" کا انتساب مجھ سے کیا گیا  
ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ میرے سامعین افراد میں ہیں

مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ مجھے کن الفاظ سے مخاطب  
کرتے ہیں۔ کسی نے مجھے ان ناموں سے جن کا اوپر ذکر ہے

مجھے میری موجودگی میں نہیں پکارا اور نہ ہی مجھے کسی کو  
روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ درست ہے کہ میں

تعمیر ملت نامی رسالے میں آرنیکل لکھتا رہا ہوں۔ چند  
مستثنیات کے سوا میں نے امام وقت کے عنوان سے رسالہ

تعمیر ملت میں مضامین لکھے ہیں۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ  
1994 تک ہر مضمون میرے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اس کے

بعد اپنے ہاتھ میں دردی بنا پر میں نے اپنے دوستوں سے  
میرے مضامین لکھنے کو کہا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے "سید

موجودات" امام وقت کے نام سے رسالہ تعمیر ملت میں  
15-12-1995 کو مضمون لکھا۔ رضا کارانہ طور پر کہا

آرنیکل میں نے لکھا ہوا تھا، میں اپنے اس دوست کا نام نہیں  
بتا سکتا جسے میں نے مذکورہ مضمون کی الما کرانی تھی اور یہ کہ

کس نے میگزین میں شائع کر لیا۔ یہ ممکن ہے کہ میرے  
مضمون میں تحریر شاعری "علی نامہ" جیسی ہو۔ رضا کارانہ

طور پر کہا ممکن ہے میری شاعری "علی نامہ" میں درج  
کردی گئی ہو۔ میں حضرت عبدالوحید میر ساجد کو نہیں

جانتا۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں نے ان کے بارے میں سنا  
ہے۔ میں نے ان کی تصنیف "بانگ قلندری" نامی کتاب

پڑھی ہے۔ یہ درست ہے کہ انتساب ایگز بیٹ پی 15 کتاب  
"بانگ قلندری" ایگز بیٹ پی 16 میں درج ہے۔ میں نے

آرنیکل "حمین حسن شان" ایگز بیٹ پی 17 کتاب  
ایگز بیٹ پی 16 میں نہیں لکھا۔ مذکورہ درود بھی کتاب

ایگز بیٹ پی 16 میں تحریر ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں اپنی

## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 29)

حضرت غوث اعظم کا مذہب درست ہے تاہم میں ان کا پیروکار نہیں: کذاب

طور پر کہا کہ میں اپنے موقف کی تائید میں صفحہ 175 کتاب بعنوان "خطبات نبوت" ایگزیریٹ ڈی ایچ محمد مولانا اسماعیل شجاع آبادی مستغیث مقدمہ زیر سماعت کے جروسٹی تاسی کا حوالہ دیتا ہوں اور یہ کہ جتنی بھی محبت اور شفقت کا پیغمبر اسلام سے اظہار کیا گیا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں میں حصہ ڈی تا ڈی صفحہ 35 کتاب "المدد" ایگزیریٹ ڈی/اے جے معنف مولانا اشرف علی قانوی اور صفحہ 87 تا 91 کتاب بعنوان "خون کے آنسو" ایگزیریٹ ڈی کے کے معنف علامہ مشتاق احمد پیش کرتا ہوں۔

اس مرحلے پر مستغیث کے فاضل وکیل نے اعتراض کیا کہ مذکورہ دستاویز (کتابیں) کو اس وقت جب ملزم کا بیان قلم بند کیا جا رہا ہو ایگزیریٹ نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا بہر حال مستغیث کے وکیل کو وقت دیا جائے گا کہ وہ ملزم پر جرح کر سکے۔

### XXX جرح وکیل مستغیث

میں نے سید مسعود رضا کی کتاب "علی نامہ" کی نظم کا حصہ ایف تا ایف ایچ عدالت میں پڑھا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے کتاب "علی نامہ" کی نظم جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کا حصہ جی تا جی ایچ عدالت میں پڑھا ہے۔ دونوں نظمیوں ایف تا ایف اور جی تا جی ایچ کا بل نظر قابل اعتراض ہیں۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ میرا جواب ایک شعر کی صورت میں جو یوں ہے درج کیا جائے۔

"نظر کرم تو ایک تمہی" طرف کے اختلاف سے کوئی درست ہو گیا کوئی تراب ہو گیا"

میں اس شعر کے شاعر کا نام نہیں جانتا۔ میں مولانا اشرف علی قانوی کو نہیں جانتا تاہم میں نے ان کے کچھ مضامین پڑھے ہیں۔ میں ذاتی طور پر مولانا احمد رضا خان بریلوی کو نہیں جانتا۔ میں مذہب پر یقین نہیں رکھتا۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ میں دین اسلام پر کاربند ہوں میں نے کبھی نہیں کہا کہ میں حضرت غوث اعظم کا پیروکار ہوں۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں صرف حضرت محمد کا پیروکار ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت غوث اعظم کا مذہب درست ہے پھر کہا مذہب کی جگہ لفظ دین لکھا جائے۔

میرا باپ جوہری (جنوبی لاہور کا شکار تھا۔ پہلے اس کی جوہری کی دکان لاہور میں تھی پھر وہ جڑاؤ لے کر نکل ہو گیا۔ میرا باپ جائیداد کا مالک تھا جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں لیکن اس نے یہ جائیداد اس وقت تقسیم کر دی تھی جب میں بچہ تھا۔ ہمارے باپ نے ہمارے لئے کوئی جائیداد نہیں چھوڑی سوائے ایک مکان کے جو ایک بہن کو دیا گیا۔ میں ڈینٹس سروسز میں 1966ء میں شامل ہوا اور 1977ء تک رہا۔ میرا آخری عہدہ ڈینٹس سروسز میں ایک کپٹن کا تھا میری آمدنی کلاریو کپٹن کی تنخواہ تھی لیکن اس وقت مجھے اس بارے میں کوئی تفصیل یاد نہیں۔ آمدنی کا ایک دوسرا ذریعہ میری بیوی کو وراثت میں ملنے والی جائیداد تھی۔ ڈینٹس میں 218۔ کیونکہ میری رہائش نہ میری ملکیت ہے نہ میری بیوی کی تاہم میں وہاں رہائش پذیر رہا ہوں۔ یہ غلط ہے کہ مجھے ڈینٹس سروسز سے برطرف کیا گیا۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں نے استعفیٰ دیا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ مجھے سبکداری کی بنا پر ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔ کپٹن کی حیثیت سے ڈینٹس سروسز میں میرا نمبر بی ایس ایس (جلدی ہے) 11741 تھا۔

اس کے بعد میں پاک بری فوج میں بھرتی ہو گیا۔ پھر کہا دفاعی سروسز میں شامل ہو گیا۔ میں نے 1963ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1966ء میں ڈینٹس سروسز میں شامل ہو گیا۔ میں نے 1965ء میں انٹرمیڈیٹ ایف اے کا امتحان پاس کیا اور میں نے 1966ء کے آخر میں بی اے آن پارٹ ون پاس کیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔ پھر پروفیسر رفیق گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل بنے۔ سائیکالوجی اسلامک سٹڈیز انگریزی لازمی عربی آپشن ایف اے میں میرے مضامین تھے۔ میں نے بی اے آن پارٹ اسائیکالوجی میں کیا تھا۔ میں اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ حتیٰ کہ پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ سے بھی اس وقت محروم ہو گیا جب میرے گھر کو آگ لگنے جانے کا واقعہ پیش آیا۔ میرا سامان ادھر ادھر بکھرا ہوا تھا اس لئے مجھے یاد نہیں کہ میری مذکورہ اشیاء کہاں پڑی تھیں۔ پھر کپال پریل 1997ء میں میرے گھر آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ یہ محض ایک کوشش تھی جس کی بنا پر میرا کئی مختلف مقامات پر منتقل ہو گیا۔ میرے خاندان نے میری گھریلو اشیاء بشمول مذکورہ دستاویزات کھلی کر دیں۔ میں نے اپنے گھر کو آگ لگائے جانے کے بارے میں پولیس کے پاس رپورٹ درج نہیں کرائی۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ کیونکہ میں جیل میں تھا اس لئے رپورٹ درج نہیں کر سکا تاہم اس واقعے کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی اور جب جیل حکام نے پوچھا تو میں نے کہا کہ اگر کسی قسم کی دشمنی ہے تو یہ مجھ سے ہونی چاہیے نہ کہ میرے خاندان سے۔ لیکن اسے اہل عمر کے خاندان تک نہیں جانا چاہیے۔ جب پہلی بار میرے گھر کو آگ لگانے کا واقعہ پیش آیا تو میں جیل میں تھا لیکن میری بیوی سمیت میرے اہل خانہ گھر میں موجود تھے۔ میری بیوی تعلیم یافتہ ہے کیونکہ اب میرے پاس کوئی گھر نہیں اس لئے میں نہیں جانتا کہ میرے گھر کا سامان کہاں پڑا ہے؟ اس وقت بھی میں مختلف مقامات پر اپنے دوستوں کے پاس رہائش پذیر ہوں۔ میرا لاہور میں کوئی ذاتی گھر نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ میں 15 مئی اور 16 اگست 1966ء میں لاہور میں مقیم رہا۔ میں نے عبدالوحید میر ساجد کو اپنی کتاب ایگزیریٹ پی 16 میں اپنی رہائش گاہ کا پتہ استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ میں عبدالوحید میر ساجد معنف کتاب ایگزیریٹ پی 16 سے ملتا ہوں۔

میں نے احمد شریف قاضی کے بارے میں سنا ہے 105 ایم گبرگ III لاہور کا پتہ جیسا کہ دیا گیا ہے کہ میری رہائش نہیں۔ میں نے کبھی مسٹر احمد سلیم قاضی کو عثمان عنی کہہ کر نہیں پکارا۔ گواہ استناد محمد علی ابو بکر ممکن ہے مسٹر احمد شریف قاضی کے گھر و لڈا اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد کے موقع پر اپنے تعلقات کی بنا پر قیام پذیر ہوا ہو۔ یہ غلط ہے کہ کتاب "علی نامہ" ایگزیریٹ پی 14 کا معنف مسٹر مسعود ضامیر نے ساتھیوں میں سے ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا وہ ساتھیوں میں سے ہے۔ میں مسعود رضا کی شادی میں 12-95-26 کو شریک ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا احمد شریف قاضی گروپ کپٹن احمد علی "اطہر اقبال" سبیل ضیا اور یوسف رضا شادی کی اس تقریب میں موجود تھے۔ میں گروپ کپٹن احمد علی کو ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ میں نے نظم اسے تالے کا حصہ ہونے اور ایگزیریٹ پی 9 کی نظم بی تالی کے جرد ہونے کے طور پر جو سید مسعود رضا نے اپنی کتاب "علی نامہ" میں لکھی ہے، سنی ہے۔ میں نے مذکورہ نظم پڑھی ہے اس نظم میں ایک بھی لفظ قابل اعتراض نہیں۔ رضا کارانہ

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 30)

تختہ واپس لیکر کذاب نے تکر کے واپس لینے والے کتے کی حیثیت تسلیم کر لی

رضاکارانہ طور پر کہا کہ ڈینٹس سروسز کے ریکارڈ میں میرا نام یوسف علی ندیم تھا۔ یہ جنت طیبہ نامی مکان 218۔ کیو ڈینٹس میں واقع ہے۔ یہ غلط ہے کہ یہ مکان گواہ استخفاف محمد علی ابو بکر نے خرید کر دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ مکان فروخت کیا جا چکا ہے۔ میں نے یہ مکان فروخت نہیں کیا۔ یہ مکان اس کے مالک نے فروخت کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس مکان کی مالک میری بیوی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں 3 جنوری کو کہاں تھا۔ جہاں تک ڈرائنگ اسے مالکتی تین لاکھ روپے کا تعلق ہے اس کی رقم میری تھی لیکن یہ ڈرائنگ محمد علی ابو بکر نے بیچا تھا۔ جہاں تک دوسرے ڈرائنگ مارک بی مالکتی مبلغ پانچ لاکھ روپے کا تعلق ہے میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن یہ گواہ استخفاف محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بیچا تھا۔ جہاں تک ڈرائنگ مارک بی کا تعلق ہے میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن ڈرائنگ گواہ استخفاف محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بیچا تھا۔ ڈرائنگ مارک ڈی میں بھی میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن یہ گواہ استخفاف محمد علی ابو بکر نے بھجوا دیا تھا۔ یہ غلط ہے کہ مبلغ 20950 روپے کی مالیت کے ڈالر محمد علی ابو بکر نے بھجوائے تھے اور اس نے مجھے یہ رقم کراچی میں ادا کی تھی۔ یہ درست ہے کہ ایگزیکٹو دفتر جس کی رسید مارک ایف ریکارڈ پر ہے مجھے تحق کے طور پر دیا گیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ایگزیکٹو دفتر اس رقم سے خرید دیا گیا جو میں نے محمد علی ابو بکر کو تحق کے طور پر دی تھی۔

مختصر وقت کے بعد گیارہ بجے دن پیش ہو۔

آر او اینڈ اے سی 19-7-2000

19-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

مجھے یاد نہیں کہ میری بیوی نے مکان کی فروخت کی کیا قیمت وصول کی۔ میرے والدین نے میرے لئے محمد کا نام منتخب کیا لیکن بعد میں مجھے محمد یوسف علی کہا جانے لگا۔ سکول کے سرٹیفکیٹ میں یوسف علی لکھا گیا۔ کالج کے داخلہ فارم میں میرا نام یوسف علی ندیم لکھا گیا۔ اسی طرح ملازمت کے ریکارڈ میں میرا نام یوسف علی ندیم لکھا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ڈینٹس سروسز کے ریکارڈ میں میرا کوئی استغنیٰ موجود نہیں۔ میرے والد ذات کے اعتبار سے راجپوت تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سید راجپوت تھے کیونکہ مجھے مدینہ منورہ میں مرشد کہا جاتا تھا اس لئے میں نے ملازمت سے استغنیٰ دیدیا۔ میں نے استغنیٰ کی درخواست میں اس حقیقت کا اظہار نہیں کیا۔ میں نے اپنی درخواست میں لکھا کہ مجھے اپنی والدہ کی ہدایت کے مطابق کام کرنا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ

”بہترین زہد زہد کو چھپانا ہے

حضور پاک ﷺ کے معاملات میرے ذاتی تھے جو کہ میں تحریر میں نہیں لاسکتا“

میں نے ایک مرتبہ کے سوال اپنے لئے فقیر کا لفظ تحریر نہیں کیا۔ میری پاکستان کے مرحوم صدر ضیاء الحق سے ستر جنٹس کیکازس کی موجودگی میں ملاقات ہوئی تھی۔ پھر کہا کہ ضیاء الحق سے ملاقات اکیلے میں تھی بعد میں جب میں ستر جنٹس کیکازس، قدرت اللہ شہاب، نذیر احمد ایڈووکیٹ، فقیر عبدالمنان سابق پرنسپل سیکرٹری قائد اعظم سے ملا۔ چونکہ میں سب سے کم عمر تھا اس لئے میں نے اپنی انکساری کے اظہار کیلئے خود

کو فقیر محمد یوسف علی کہلوالیا۔ میں نے کسی جگہ اپنے آپ کو فقیر کہا یا لکھوایا۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس عدالت میں کئی جگہ مسکین و فقیر کہا۔ رضاکارانہ طور پر کہا

”حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ پر چلنے ہوئے الفقرو فقری اپنی عاجزی اور سبکی ظاہر کرنے کیلئے کوئی بات کرنا الگ ہے اور اپنا نام الگ ہے“

یہ درست ہے کہ میں نے اس عدالت کے سامنے یہ کہا ہے کہ یہ فقیر اپنا فرض سر انجام دے رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے اس عدالت کو لکھے گئے خط ایگزیکٹ ڈی ایم میں اپنے آپ کو کئی بار فقیر لکھا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو خود رضاکارانہ طور پر اپنی پردگی کے اظہار کیلئے خود کو فقیر لکھتے ہیں۔ میرا بیان کہ میں نے ایک مرتبہ کے سوا خود کو فقیر نہیں لکھا اور یہ کہ میں نے اس عدالت کی دستاویز اور بیان میں بار بار اپنے آپ کو فقیر لکھا ہے اور کہا ہے دونوں درست ہیں کیونکہ دونوں کے معانی مختلف ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل ایک سرٹیفکیٹ ہے جو روحانیت سے متعلق ہے اور جو پیپبر اسلام ﷺ نے مجھے دیا۔ چونکہ پیپبر کی حیثیت سے اس قسم کے سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویزات ایگزیکٹ ڈی ایل میں لفظ خلیفہ اعظم حضور سیدنا محمد ﷺ کا خلیفہ اعظم حضرت امام (الشیخ) ابو اے ایچ محمد یوسف علی لقب ہے جو مجھے پیپبر اسلام نے عطا کیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سورۃ ج آیت نمبر 78 کے مطابق ہر مسلمان کو خود کو پیپبر اسلام کا ان کی تصدیق کی شرط کے ساتھ خلیفہ ثابت کرنا چاہیے۔ یہ درست ہے کہ حصہ ایم تا ایم دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل کا لازمی حصہ ہے۔ یہ شہادت ہمیں حضرت عبداللہ شاہ غازی نے عطا کی ہے اور یہ شہادت دوسرے اولیائے کرام نے بھی دی ہے۔ تمام اولیا کرام زندہ ہیں اور یہ شہادت انہوں نے دی ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ شہادت اولیا کرام نے ہمارے حضرت محمد ﷺ کے کہنے پر دی ہے یا نہیں۔

حصہ این تا این جیسا کہ دستاویز ڈی ایل میں دیا گیا ہے

والحمد للہ درست ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ میں

انگریزی، اردو، پنجابی اور تھوڑی بہت عربی فارسی اور

عربیت کی زبان جانتا ہوں۔ محبت کی زبان یعنی محبت

اور شفقت ہے اگر وہ کسی کو حضرت محمد ﷺ کی جانب

سے عطا ہو۔ یہ درست ہے کہ میں قلفہ، نسیات، جدید

علوم اور دوسرے مضامین میں ماہر ہوں۔ نہ ہی یہ

مضامین میں نے کتابوں سے پڑھے ہیں سوائے اس کے

کہ مجھے پیپبر اسلام نے پڑھا ہے اور ہم آئینے کی مانند

ہیں جیسا کہ کتاب بنوان ”فتم نبوت“ ایگزیکٹ ڈی

اکیادہ مرتبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے صفحہ

175 پر حوالہ دیا گیا ہے جس سے میری مراد درج ذیل

ہے۔

”سورج آئینہ جلال محمد  
چاند آئینہ جمال محمد  
فلک سائبان جہاں  
خاطر حجرہ انتقال محمد  
ممکن ہے کہ انسان بنے  
آئینہ کمال محمد“

(جاری ہے)

## یوسف کذاب کو مزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 31)

حضور سے منسوب کذاب کی خلافت عظمیٰ کے جعلی سرٹیفکیٹ میں فلوئیزڈ کا استعمال

پر لائی جا رہی ہے کہ گزشتہ تاریخ ر ایگزیکٹ ڈی ایل اور ڈی ایم فاضل وکیل صفائی کو واپس کر دی گئی تھی۔ مزوم کی باقی شہادت آئندہ تاریخ پر قلم بند کی جائے گی۔

آر او اینڈ اے سی 19-7-2000

بیان محمد یوسف علی مزوم حلقہ بیان کیا

حضرت عبداللہ غازی کے ذریعے مجھے معلوم ہوا کہ تمام اولیائے کرام نے اس سرٹیفکیٹ ایگزیکٹ ڈی ایل کی تصدیق کی ہے۔ بظاہر اور جسمانی طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازی وفات پا چکے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ بظاہر اور جسمانی طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازی سے منتقل کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی کا مزار کراچی میں ہے۔ مجھے حضرت عبداللہ شاہ غازی کے وصال کی تاریخ اور زمانہ یاد نہیں۔ اس اطلاع سے قتل جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے مجھے علم نہیں تھا کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی تصوف کے کس سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی نے مجھے سرٹیفکیٹ ایگزیکٹ ڈی ایل کے مندرجات کے بارے میں بالواسطہ طور پر بتایا۔ یہ میرا روحانی تجربہ تھا اور میں وصول کر نیوالی جانب تھا۔ میں نے سرٹیفکیٹ ایگزیکٹ ڈی ایل پر براہ راست پیغمبر اسلام سے وصول کیا لیکن بالواسطہ طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازی کے ذریعے تمام اولیائے کرام نے اس سرٹیفکیٹ کی تصدیق کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ سرٹیفکیٹ روحانی طور پر وصول ہوا میں اس بارے میں تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل روحانی طور پر ملا تھا اور میں اس کی تفصیل نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ ٹائپ شدہ تھا یا بغیر ٹائپ کے تھا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل کپیوٹرائزڈ ٹائپ شدہ دستاویز ہے۔ میں نے یہ دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل اسلام آباد سے کپیوٹرائزڈ ٹائپ کرائی۔ یہ درست ہے کہ کپیوٹرائزڈ جو بھی فیڈ کر دیا جاتا ہے وہ دستاویز کی صورت میں باہر آجاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ کپیوٹرائزڈ کی فیڈنگ اور دستاویز میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ اگر اس میں تبدیلی کر دی جائے تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی امام اولیاء کی رائے کی تصدیق اس کی توثیق میں شامل کی جائے گی۔ جیسا کہ میں نے وضاحت کی ہے کہ مجھے تمام اولیائے کرام کی جانب سے اس کی تصدیق کے بارے میں بتایا گیا تھا اس لئے حضرت جنید بغدادیؒ سید طاہرہ کی تصدیق بھی اس میں شامل ہے۔ مجھے صوفیاء کے سلسلے کے نظام سے واقفیت نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ چونکہ میں نے براہ راست تربیت حضرت محمد سے حاصل کی ہے اس لئے میرا اولیائے کرام سے کوئی رابطہ نہیں۔ یہ درست ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت عطا کی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیغمبروں کو عطا کی جانے والی خلافت پیغمبر اسلام حضور محمد نبی الایؐ کی خلافت تھی۔ حضور کے وصال کے بعد خلافت خلفائے راشدین کے پاس چلی گئی۔ سب سے پہلے یہ خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ملی۔ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو لئے والی خلافت کی تفصیلات نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلافت لئے کے بعد خود کو خلیفۃ الرسول کہلویا۔ میں اس خطبے کی تفصیل نہیں جانتا جو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسجد نبوی میں دیا تھا۔

پیغمبر اسلام کی جانب سے "انامہ علیہ العلم وعلی بابا" ہونے کا اعلان حدیث کا حصہ ہے جو درست ہے۔ میں نے فلسفے میں کتاب "ادکامات الاشراف" میں پڑھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ آئینے کا کوئی اپنا علم نہیں۔ آئینہ محض عکس ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں یورپ میں مقیم رہا ہوں۔ میں نے "ایورڈ" کا نام نہیں سنا۔ سپریم ڈرام (مختل ارتفع) کا مطلب مجھ سے دستاویز ایگزیکٹ ڈی ایل میں استعمال ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میں کچھ نہیں۔ میں نے کتاب "مکاتب التواضع" نہیں پڑھی۔ یہ درست ہو سکتا ہے کہ میں نے محض اتفاقاً اس عدالت کے روبرو اپنے بیان میں اس کتاب کا حوالہ دے دیا ہو۔ میں ڈاکٹر "مائی سینو" کو نہیں جانتا۔ میں حسن ابن منصور کو عمل طور پر نہیں جانتا لیکن میں نے ان کے بارے میں سنا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ حسن ابن منصور کو "حلاج" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ اسے پھانسی دی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس کے جسم کے کٹوے کئے گئے اور اس طرح اسے ہلاک کیا گیا۔ میں نے اپنے لئے اہل بیت کا لفظ نہیں لکھوایا لیکن میں ایسا جانتا ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ متقی اہل رسول ہیں۔ تقویٰ کی تعریف سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 3 اور 4 میں درج ہے۔ متقی کا مطلب بھی سورۃ بقرہ کی آیات میں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے بتا دیا گیا ہے۔ اہل رسول اور اہل بیت کے درمیان فرق پیغمبر اسلام کے درمیان فرق ہے۔ پیغمبر اسلام کے بچے آل محمد ہیں جبکہ آل رسول کا مطلب متقی لوگ ہیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے کہا ہے کہ صحابہ سے میری مراد ساتھی ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ اہل خانہ کو اہل بیت کہا جاسکتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اہل بیت مختلف اصطلاح ہے۔ یہ درست ہے کہ میرا پیدائشی نام محمد تھا لیکن بعد میں میرے والدین نے میرا نام سکول کے داخلہ فارم میں یوسف علی لکھوایا اور کالج میں ایسا رہا۔ یوسف علی ندیم کی حیثیت سے میرا نام نویں جماعت میں لکھا گیا چونکہ مذکورہ نام کو تبدیل کرنا مشکل تھا اس لئے یوسف علی ندیم کا نام میرے سرورس ریکارڈ میں لکھا گیا۔ جیسے ہی میں نے ملازمت چھوڑی میں نے اپنا نام محمد یوسف علی کر لیا۔ یہ درست ہے کہ میرا نام محمد یوسف علی ندیم کالج میں لکھا جاتا رہا۔ لفظ ندیم کا میرے نام کے ساتھ اضافہ نویں جماعت سے کیا گیا۔ میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں میرا نام محمد یوسف علی ندیم ہے جبکہ پرائمری سرٹیفکیٹ میں یہ نام یوسف علی لکھا گیا ہے۔ کوئی بھی شخص محمد جس کے نام کا حصہ ہوا ہے نام کا حصہ محمد ہونے کی بنا پر لفظ محمد پر ~~تعلق~~ نہیں لگھ سکتا۔ یہ درست ہے کہ میں نے دستاویز ڈی ایل اور ڈی ایم میں اپنا نام محمد یوسف علی لکھا ہے۔

اس مرحلے پر یہ بات متنازع ہے کہ آیا دستاویز ڈی ایل اور ڈی ایم میں محمد کے نام پر ~~تعلق~~ کے نام کا مخفف " (ص) " منانے کیلئے فلوئیزڈ استعمال ہوا ہے۔ اس پر فاضل وکیل صفائی نے اپنے قبضے میں موجود اصل دستاویزات دکھائی ہیں لیکن بڑا کر کے دکھائے جانے والے آئینے سے احتیاط کے ساتھ دیکھے جانے سے فلوئیزڈ کے استعمال کا تاثر ملتا ہے تاہم اس تنازع کا فیصلہ بعد میں دلائل کے موقع پر ہو گا اور جو بھی اصل دستاویزات ہیں وہ مزوم کے پاس ہی رہیں گی کیونکہ یہ آخری تاریخ پر پیش نہیں کی گئیں۔

فاضل وکیل صفائی کی درخواست پر یہ بات ریکارڈ

## یوسف کذاب کو سرے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 32)

رسول اللہ کی دعا کردہ خلافت عظمیٰ کی انگریزی سند نو سال بعد ملی کذاب کا بہتان

علی 5 جولائی 1977 کے بعد تقاضے پورے کرنے کے بعد لکھا شروع کیا۔ یہ درست ہے کہ "تعلق" نامی کتاب 1984 میں شائع ہوئی۔ یہ درست ہے کہ "تعلق" نامی کتاب ایگز بیٹ پی 21 میں میں نے اپنا نام صرف علی لکھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اپنے پورے نام کا کوئی بھی حصہ لکھ سکتا ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ کتاب کے پہلے مطبوعہ (سرورق) پر میرا پورا نام محمد یوسف لکھا ہوا ہے۔ میں اپنے نام کا لفظ علی صرف قلمی دوستی میں یا تلمیسی لکھتے وقت استعمال کرتا ہوں۔ فی الحقیقت علی میرا قلمی نام ہے۔ باقی ماندہ شہادت آج 2 بجے قلم بند کی جائے گی۔

آر لو ایڈاے سی 20-7-2000

بیان ملزم محمد یوسف علی تجدید حلف کیساتھ

### XXX جرح فاضل وکیل مستغیث

میں صحاح ستہ کو جانتا ہوں جو تعداد میں چھ ہیں۔ صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، موطا امام مالک اور دوسرے اور مسند امام احمد بن حنبل، ابوداؤد اور ترمذی شریف میں نے صحاح ستہ کے بارے میں بتایا ہے جو میرے علم میں ہیں۔ میں نے اس انداز میں حدیث کا مطالعہ نہیں کیا جس انداز میں مجھ سے فاضل وکیل مستغیث نے سوال کیا ہے۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ موطا امام مالک صحاح ستہ میں شامل ہے یا نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ مجھے احادیث صحیح کرنے کے تمام طریقوں کا احترام ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے وہ احادیث پڑھی ہیں جن کے بارے میں وکیل مستغیث نے پوچھا ہے جو درج ذیل ہیں۔

- (I) "انا مبدیۃ العلم و علی بابہا فن اراد العلم فلیاتہا من بابہا (المستدرک علی الصحیحین)
- الامام الحافظ ابی عبد اللہ الحاکم
- (II) انادار الحکمۃ و علی بابہا

(ترمذی شریف)

میں نے اپنے بیان میں جن احادیث کا حوالہ دیا ہے ان کا ذکر صحاح ستہ میں نہیں۔ یہ درست ہے کہ صحاح ستہ تمام مکاتب فکر کی جانب سے صحیح اور درست تسلیم کی جاتی ہیں۔ "تعلق" نامی کتاب ایگز بیٹ پی 21 میں جو حصہ ایچ تا ایچ ہے میری تحریر ہے جو یہ ہے۔

"ذات سے کائنات تک سبجیتی نیابت اور معراج کا اصلی حقیقی اور نظری تقاضہ"

یہ درست ہے کہ میری کتاب "تعلق" میں علامہ اقبال کی ایک رباعی حصہ آئی تا آئی لکھی گئی ہے۔ یہ لفظ ہے کہ میں نے یہ کسی سے لکھوائی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا مجھے یہ پسند تھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اس ضمن میں سورہ احزاب آیت 21 کا حوالہ دیتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ کتاب کا دریاچہ پی 21 اس جیسا ہے جیسا کہ کتاب "مرد کامل" پی 20 ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا میرا کتاب "مرد کامل" کی صفائی سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس میں جو کچھ بھی لکھا ہے میری کتاب "تعلق" کے مطابق ہے اس سے قبول کرتا ہوں۔ (جاری ہے)

ہے کہ وہ خلفائے راشدین کی پیروی کرے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جب میں نوجوان تھا، میں نے محسوس کیا کہ سوچ میں بہت سے اختلافات ہیں اس لئے میں نہیں سمجھ سکا کہ کس کتب فکر کی پابندی کی جائے۔ اس لئے میں نے پیغمبر اسلام کے سامنے دعا کی کہ وہ رہنمائی کریں۔ اس رہنمائی کا معاملہ یا تو زہد ہے یا عشق ہے۔ جہاں تک زہد کا تعلق ہے اس کا مطلب ہر چیز می سے گزر کر اوپر پہنچنا ہے۔ اور جہاں تک عشق کا تعلق ہے اس کا مطلب براہ راست والا ہے۔ اس لئے میں نے پیغمبر اسلام سے عشق کا راستہ اختیار کیا ہے اور اپنے نظریات کو دوبارہ بیان کرنے کیلئے میں مکتوب امام ربانی ایگز بیٹ ڈی ایل ایل کے صفحات 86، 87 پر انحصار کرتا ہوں جو حضرت مجدد الف ثانی کے لکھے ہوئے ہیں۔ زہد کا بالواسطہ طریقہ "سورۃ النکبوت" کی آیت 69 ہے اور عشق کا طریقہ "سورۃ شعرا" کی آیت 13 سے ثابت ہوتا ہے۔ میں نے کتاب ایگز بیٹ ڈی ایل ایل نہیں پڑھی لیکن میں نے اس میں سے اپنے موقف کیلئے حوالے تلاش کئے ہیں۔ میں وحدت الشہود کا فلسفہ نہیں جانتا۔ جیسا کہ کتاب ایگز بیٹ ڈی ایل ایل میں بتایا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے خود کو قرآن اور سنت میں واضح کی جانے والی اصطلاحات تک محدود رکھا ہے۔ یہ غلط ہے کہ تمام علمائے کرام کو اس کے بارے میں کوئی علم نہیں اور یہ کہ تمام صوفیائے کرام کو تصوف کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ شاہبہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان دیتے ہوئے میں نے خود کو ایک مولوی تک محدود رکھا جس نے یہ مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یہ درست ہے کہ تصوف شریعت کے تابع ہے۔ یہ درست ہے کہ شریعت کا ذریعہ قرآن اور سنت ہے۔ یہ درست ہے کہ شریعت محمدی کی اتباع کے بغیر کوئی شخص سرور کائنات کی محبت اور شفقت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ قرآن کے بعد حدیث رسول کا شریعت کا ذریعہ ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر کوئی قرآن و حدیث سے تجاوز کرتا ہے تو اسے شریعت نہیں کہا جاسکتا۔ میں دستاویز ایگز بیٹ ڈی ایل کے لکھے والے کا نام نہیں جانتا تاہم میں جانتا ہوں کہ دستاویز ایگز بیٹ ڈی ایل ایل کس نے ٹائپ کی لیکن میں اس کا نام نہیں بتا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ چونکہ میں اس شخص کا نام نہیں جانتا کہ جس نے دستاویز ایگز بیٹ ڈی ایل ٹائپ کی ہے اس لئے میں اس کا نام نہیں بتا رہا۔ میں نے دستاویز ایگز بیٹ ڈی ایل اپنی مجلس کے کسی سامع کو نہیں دکھائی۔ مجھے یہ دستاویز تقریباً چالیس روز قبل ٹائپ شدہ شکل میں ملی ہے۔ میں نے یہ دستاویز عدالت کو مطمئن کرنے کیلئے اس کے روبرو پیش کر دی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ روحانی خلافت مجھے پیغمبر اسلام نے 8-8-1991 کو عطا کی۔ دستاویز ایگز بیٹ ڈی ایل مجھے 1991 میں نہیں دی گئی۔ میری کوئی ذاتی لاہمیری نہیں۔ کتابیں جو عدالت میں پیش کی جا رہی ہیں وہ بازار میں دستیاب ہیں اور یہ کہ میں نے اپنے دوستوں سے بھی لکھی کی ہیں۔ "تعلق" نامی کتاب میری لکھی ہوئی ہے۔ میں "مرد کامل" اور "وصیت نامہ" نامی کتاب کے ناشر اشرف علی کو نہیں جانتا۔ میں نے کتاب "مرد کامل" ایگز بیٹ 20 نہیں پڑھی۔ میں نے اپنا مستغنی پیغمبر اسلام کی ہدایت اور رہنمائی کے مطابق پیش کیا۔ میں نے اپنا نام محمد یوسف

## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 33)

کذاب خلافت منظمی کے جعلی سر شیکٹ میں درج انگریزی الفاظ کے معنی بھی نہیں بتا سکا

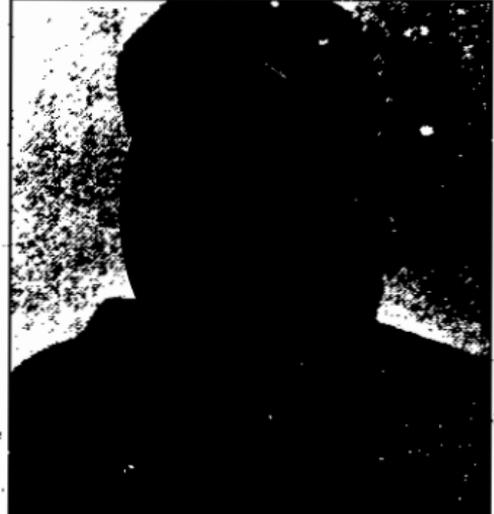
متورد رہا۔ مجھے یورپ امریکہ بھی جانا پڑا۔ مجھے علم نہیں کہ عربی اہل جنت کی زبان ہے۔ یہ لازمی نہیں کہ نولیاے کرام کو عربی کا علم ہونا چاہیے۔ میں اپنے اس نظریے کی تائید میں حضرت عبدالقادر جیلانی کی کتاب "سکرٹ آف سیکرٹس" کے صفحہ 13 کا حوالہ دیتا ہوں۔ انگریز ڈی ایم ایم مذکورہ کتاب کے صفحات 13، 14، 15، 16 اور 17 کی فونو کاپی ہے۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ کتاب حضرت عبدالقادر جیلانی کی لکھی ہوئی نہیں۔ کسی شخص "شیخ طوسن ہیرک الجراحی حلوتی" کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ یہ غلط ہے کہ "سکرٹ آف سیکرٹس" شیخ عبدالقادر جیلانی کی لکھی ہوئی کتاب کا ترجمہ نہیں۔ "سکرٹ آف سیکرٹس" کے عنوان سے کتاب کا ترجمہ ہے۔

نوٹ: کتاب کے سرورق پر ترجمے کی بجائے لفظ تشریح از شیخ طوسن ہیرک الجراحی حلوتی لکھا ہوا ہے۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

یہ درست ہے کہ مضامین ایگزیریٹ 22، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

یہ درست ہے کہ مضامین ایگزیریٹ 22، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000



محمد کی شفقت و مہربانی کیلئے درود شریف کسی بھی لمحے بڑھا جا سکتا ہے۔ بقدر رحمت کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی حسن ہے وہ پیغمبر ﷺ کے لئے ہے اور دنیا میں ہر قسم کا حسن و نور پیغمبر ﷺ کی بنا پر ہے اور پیغمبر اسلام کا حسن و نور کمال و جمال بیان کی صلاحیت سے بے لور ہے۔

عدالت کا وقت ختم ہو چکا ہے باقی ماندہ شہادت دوسرے دن ریکارڈ کی جائے گی۔

آر لو ایڈز لے سی 20-7-2000

21-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

الف 'لام' ایم قرآن حکیم کے حروف مقطعات ہیں۔ قرآن میں چودہ حروف مقطعات ہیں کسی حوالے کے بغیر کہہ سکتا ہوں کہ یہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم کے درمیان راز ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا حضرت ابن عباس نے ان حروف مقطعات کے معانی بیان کئے تھے۔ رضا کارانہ طور پر کہا سب سے پہلے قرآن حکیم اور اہل بیت کی بیرونی میری ترجیح ہے لیکن میں ان لوگوں کا بڑا احترام اور عزت کرتا ہوں جو قرآن و سنت کی بیرونی کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ پیغمبر اسلام نے کہا ہے کہ "میں دو چیزیں چھوڑنے جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسری سنت" دستاویز ایگزیریٹ ڈی ایل میرا ایگزیریٹ ہے اس کے بالائی حصے پر ایک جانب لفظ محمد پیغمبر اسلام حضرت محمد کی مہر نہیں لیکن یہ پیغمبر اسلام کا اسم مبارک ہے۔

نوٹ: ملزم نے مذکورہ جواب اسے وکیل کی ہدایت پر دیا ہے لیکن حدیث کی جاتی ہے کہ جب ملزم جو خود اہل ہے جواب دے رہا ہو وہ خاموش رہیں۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

(جاری ہے)

میں 1977 سے 1993 تک وقت وقفے سے ہے

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا سن (فصل نمبر 34)

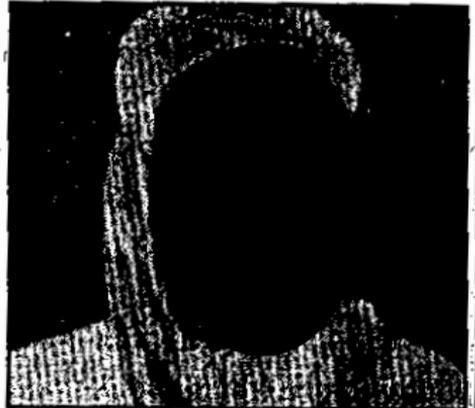
کذاب نے قرآن حکیم کی شان و شہادت چھپانے کا اعتراف کر لیا

## XXX جرح فاضل وکیل مستغیث

یہ غلط ہے کہ فاضل عدالت کے سامنے میرا پیش کردہ خاکہ (پروفا) بارک ون اور ایگزٹ بیٹ کی 26 مختلف ہیں کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ سوائے اس کے ایک اضافہ کلمہ طیبہ عربی میں ہے۔ یہ درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے رڈ برڈ پیش کئے جانے والا پروفا کس تین صفحات پر مشتمل ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ ٹاپ کے فاصلے کے سوا اس میں کوئی فرق نہیں۔ یہ درست ہے کہ سفیر ایک ریاست کی جانب سے دوسری ریاست کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ حکومت سعودی عربیہ نے مجھے قبرص کیلئے سفیر مقرر نہیں کیا تھا۔ رضا کارانہ طور پر کہا یہ تقرری سیاسی حیثیت میں نہیں تھی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ تاثر دیا کہ مجھے حکومت سعودی عرب نے سفیر مقرر کیا ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا مجھے مسلم امہ نے سفیر مقرر کیا تھا۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں نے ان تمام متعلقین سے رابطہ کیا تھا جن کے متعلقہ اہتمامی سے روابط ہیں۔ جو کچھ مجھے کوئی ثبوت ملا میں اسے عدالت کے سامنے پیش کر دوں گا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں سعودی عرب میں اس ورلڈ آرگنائزیشن کا نام نہیں بتا سکتا جس نے مجھے سفیر مقرر کیا۔

یہ درست ہے کہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 283 میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ معاہدوں کے بارے میں شہادتیں نہیں چھپائی جائیں گی۔ اگر چھپانے کی کوئی کارروائی کرے تو ایسا کرنا اس شخص کی جانب گناہ ہوگا۔ یہ درست ہے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 140 میں عمومی شہادت چھپانے کی مذمت کی گئی ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ اس آیت کا جوہر یہ ہے کہ شہادت حق چھپائی نہیں جائے گی۔ یہ درست ہے کہ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا ہے۔ میں نے یہ درست کہا تھا کہ میں نے بی اے آئر پارٹ اسیا کی کالج میں کیا تھا۔ مجھے وہ سال یاد نہیں جس میں میں نے اسلامیات میں ایم اے کیا۔ میں تلاش کے بعد اپنا سرٹیفکیٹ پیش کر چکا ہوں۔ اس میں وقت بی اے آئرڈ کرنے کا ذکر کیا تھا جب میں فوج میں شامل ہوا تھا۔ میں نے تعلیم جاری رکھی اس لئے میں نے بعد میں ایم اے اسلامیات کر لیا ہے۔ میں نے ایم اے 1978 سے مکمل کیا ہے۔ میں نے تفسیر قرآن یا القرآن بغیر اسلام سے سیکھی اور تفسیر قرآن بالذات مختلف اساتذہ سے جن میں اہل بیت رسول بھی شامل ہیں پڑھی۔ میں مدینہ شریف گئے ایک رہائشی شخص محمد اسماعیل کے ساتھ کاروبار کرتا ہوں۔ کاروبار کپڑے کا ہے اور میں نے کاروبار میں تقریباً پچیس لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ جو بھی شخص مجھے امریکہ یا برطانیہ آنے کی دعوت دیتا ہے وہ مجھے میرے سفر کیلئے ٹکٹ بھیجتا ہے۔ مجلس شوریٰ میں ٹیکو کر سکی کا مضمون اسلامی علم، بین الاقوامی امور اور قرآن حکیم کی اطلاق کا مطالعہ ہے۔ یہی جدید تقاضوں کے مطابق قرآن حکیم کی حقیقت ہے۔ میں نے تمام مذاہب کا سورۃ کافرون کی تفسیر کی حیثیت سے مطالعہ کیا ہے۔ میں نے سورۃ کافرون کی تفسیر کے مطابق بدھ مت اور ہندومت کا مطالعہ کیا ہے۔ میں ہندومت میں اس شخص کا نام نہیں جانتا جس نے اپنے مذہب میں صوفی ازم رائج کیا۔ رضا کارانہ طور پر کہا میں نے ہندومت کا سورۃ کافرون کے مطابق مطالعہ کیا ہے۔ یہودیت میں بالادست عصر قانون ہے جبکہ عیسائیت میں خدا سے محبت کے عصر کو ترجیح حاصل ہے۔ جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے اس میں غالب عصر اللہ اور رسول کی محبت اور اطاعت دونوں ہیں۔ یہ جڑی طور پر درست ہے کہ یہودیت کی بنیاد نسل پرستی پر ہے جبکہ اسلام کی بنیاد انسانیت پر ہے۔

یہ غلط ہے کہ میں نے ورلڈ اسمبلی بنائی۔ ورلڈ اسمبلی کی آئین سازی عظیم کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ میرا نام ابو الحسن محمد یوسف علی دستاویز ایگزٹ ڈی این پر ورلڈ اسمبلی برائے مسلم اتحاد پر چھاپا ہوا ہے لیکن یہ میں نے نہیں لکھا اور نہ ہی چھاپا تاہم میں دستاویز ایگزٹ ڈی این کو تسلیم کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ پوری تقریر جیسا کہ ایگزٹ ڈی این میں دی گئی ہے لفظ بہ لفظ میری ہے۔ ماسوائے عربی حصے کے جو حضرت صوفی برکت علی آف سالار والے کا لکھا ہوا ہے۔ میں نے استغاثے کے گواہوں سے کر بلا جیسی قربانی پیش کرنے کو نہیں کہا۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ جب میں نے تقریر کی جو ایگزٹ ڈی این میں ہے تو وہاں استغاثے کے گواہوں کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ مجھے ورلڈ اسمبلی کا ڈائریکٹر جنرل بنایا گیا ہے۔ میں ورلڈ اسمبلی کے ارکان کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ ورلڈ اسمبلی کا منشور دستاویز ایگزٹ ڈی این میں دیا گیا ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ ورلڈ اسمبلی سلسلہ حقیقت محمدیہ کا جدید نام ہے۔ یہ غلط ہے کہ ورلڈ اسمبلی کے ذریعے میں خلافت عظمیٰ مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خلافت زندہ ہے۔ یہ درست ہے کہ میں



خلافت عظمیٰ منہاج السنہ کا احیاء کرتا ہوں۔ منہاج السنہ کا مطلب پنجبر اسلام کی مکمل اتباع ہے۔ پیغمبر اسلام نے اپنے منہاج پر ان دنوں خلافت قائم کی اور اب بھی پیغمبر اسلام ہی خلافت قائم کرے گا۔ میں کچھ نہیں ہوں۔ یہ درست ہے کہ مجھے خلیفہ اعظم کا لقب ملا ہے۔ یہ درست ہے کہ خلافت راشدہ بھی منہاج السنہ پر تھی۔ میں اسمبلی کے ارکان کی تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ سربراہان مملکت اور اعلیٰ شخصیات اس تنظیم کی رکن بنیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ورلڈ اسمبلی کی مجلس شوریٰ بنائی ہے۔ میں نے اس بارے میں اپنے عزم کا اظہار کیا تھا تاہم بعد میں رہنمائی پر میں نے یہ خیال ترک کر دیا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز بارک امیں میں نے اپنی درخواست زیر دفعہ 265 ضابطہ فوجداری مورخہ 1-9-1999 ایگزٹ بیٹ پی 25 کے ساتھ منسلک کی تھی۔ دعوت نامہ بارک ایچ جیڑا جاری کر دیا۔ یہ درست ہے کہ بارک ایچ اور کتاب کی 21 میں کلمہ طیبہ کا مونوگرام ایک ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ میں نے یہ مونوگرام روزنامہ "امروز" کے حافظ محمد یوسف سدیدی سے حاصل کیا تھا اور کوئی بھی شخص اسے حاصل کر سکتا ہے۔ دوسری حیثیتوں کے علاوہ میرا بطور سفیر بھی تقرر کیا گیا۔ بطور سفیر میری تقرری سعودی عرب کی عالمی تنظیم نے کی۔ میں اس تنظیم کی تفصیلات اپنے حلف اور ان سے کئے گئے وعدے کی بنا پر نہیں بتا سکتا۔ میں ملک "نی ایف ایس کے" "ٹریڈنگ فیڈرل فیڈریٹیشن آف کرڈز کے لئے سفیر تھا۔

باقی ماندہ بیان آئندہ تاریخ پر قلم بند کیا جائے گا۔  
آباد ایشیائی 21-7-2000

24-7-2000 بیان محمد یوسف علی تجدد

حلف کے ساتھ

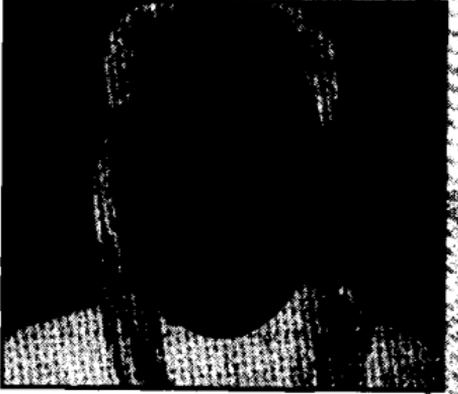
## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 35)

تصفیف "تواسین" نہیں پڑھی۔ چند افرو (جو جوان) جو میرے ساتھ روزانہ ہدایت میں آتے ہیں ان کا براہ راست درلڈا سبلی سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم وہ میرے ساتھ محبت کی بنا پر آتے ہیں۔ میں نے کتاب "سیرت آف سیکرٹس" (اصل) نہیں پڑھی۔ جس کا عربی نام "سرالاسرار" ہے۔ میں نے کتاب "سرالاسرار" کا مطالعہ انگریزی میں کیا ہے جو حضرت غوث اعظم کی لکھی ہوئی ہے۔ غوثیات الطالبین کے بعض حصوں کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب شریعت کے عمومی موضوعات کے متعلق ہے۔ مجھے حضرت غوث اعظم کی لکھی ہوئی دوسری کتاب "کے بارے میں یاد نہیں۔ میں نے کتاب "فتوح الغیب" کا مطالعہ نہیں کیا۔ میں معصوم عبدالحق دہلوی آبادی سے تعلق نہیں۔ میں حضرت غوث اعظم کی لکھی ہوئی کتاب "سرالاسرار" پر یقین رکھتا ہوں۔ یہ کہنا درست نہیں کہ فاضل وکیل مستفیض نے مجھ سے جو سوالات کئے ہیں میں نے ان کے جواب میں جن سوالات کا حوالہ دیا ہے وہ سوالوں سے متعلق نہیں۔ میرا فرقہ ملاچہ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا "سرہ" کا تعلق فرقہ ملاچہ سے تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا "سرہ" ایک ہندو لڑکے کی محبت میں جتا تھا اور اسے دہلی سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا گیا اس کے بعد سے وہ "من خدا۔ من خدا۔ اور من خدا" نام ہونے کا اعلان کرتا ہلاور یہ کہ اسے اور کھڑیب کے سامنے پیش کیا گیا اور اسے یہ الفاظ کہنے پر سزائے موت دیدی گئی۔

میں سہروردی مسلک کے دو دھڑوں کے ہارے میں نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا سہروردی مسلک کے شیخ شہاب الدین متحول کو اللہ اور اسلام کے ہارے میں گستاخانہ کلمات استعمال کرنے پر عین دل پر لٹکایا گیا۔ میں شیخ شہاب الدین سہروردی کے سوا جو سلسلہ سہروردیہ کے بانی ہیں کوئی دوسرا نام نہیں جانتا۔

میں تقابلی جائزے کیلئے ہدایت کے رو برو اپنی تقریر ریکارڈ کرنے کو تیار ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ ڈی این 'اے' جس کا میں نے اپنے بیان میں حوالہ دیا ہے کن الفاظ کا تعلق ہے؟ میں مستفیض کے وکیل کیلئے ڈی این 'اے' کی وضاحت کیلئے تیار ہوں۔ ڈی این 'اے' غالباً ڈی آئی زیوڈونگ ٹوک لیسڈ ہے۔ مجھے سائنسدان اور سائنسدانوں کے گروپ کا نام یاد نہیں جن کا دعویٰ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قرآن حکیم ڈی این 'اے' میں ریکارڈ شدہ ہے۔ رضاکارنہ طور پر کہا کہ میں نے امریکہ میں انٹرویو یہ پڑھا ہے۔ میں اس ضمن میں دستاویز پیش کر سکتا ہوں۔ میں سورۃ الرحمن کی آیت 26 اور 27 کے حوالہ سے اقبال کا جیسا کہ میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں حوالہ بھی دیتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ڈی این 'اے' ایک ٹیمٹ ہے جس کے نتیجے میں الٹرا کی صورت میں خون کا موٹنہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا وراث اور عمران خان کے معاملے میں ہوا تھا۔ رضاکارنہ طور پر کہا یہ بھی حقیقت ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ان کا سر نیزے پر لٹکایا گیا 'خن کا ہر قطرہ حلاوت قرآن جسے ناطق قرآن کہا جاتا ہے کرہا تھا۔ میرے خیال میں زیارت کوئی چیز ہے اور دیکھنا کچھ اور اس لئے پیغمبر اسلام کو ابو جہل نے بھی دیکھا اور حضرت ابو بکر صدیق نے بھی دیکھا۔ میرے خیال میں جس شخص نے حضرت محمد کی زیارت کی وہ خود کو کسی گنہگار میں ملوث نہیں کر سکتا اور وہ محفوظ ہے۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ سرہ اور طاب نے بھی ایسا ہی دعویٰ کیا تھا میں نے 'ہیومن جینوم پراجیکٹ' کے نام منسوب کردہ سائنس دانوں کے گروپ کی "حیات" کے ہارے میں کتاب نہیں پڑھی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے پوری دنیا کی میٹرو "بدل دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ رضاکارنہ طور پر کہا سائنسی فطرت تبدیل نہیں کی جاسکتی اور میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 84 کا حوالہ دیتا ہوں۔ میں نے کتب ایگزیکٹ ڈی آر جو میں نے پیش کی ہے عمل طور پر نہیں پڑھی۔ ڈائری ایگزیکٹ ڈی آر 118/8-1 میری نہیں اور نہ ہی یہ میری لکھی ہوئی ہے نہ ہی میں اس بات سے تعلق ہوں۔ (جلدی ہے)

یہ غلط ہے کہ صرف مسلمان لوجوانوں کی درلڈا سبلی اور رابطہ عالم اسلامی ہی سعودی عرب کی دو تنظیمیں ہیں۔ سعودی عرب میں تیسری تنظیم دارالافتاء ہے اور بھی دوسری تنظیمیں ہیں جن کے نام فی الوقت مجھے یاد نہیں۔ یہ درست ہے کہ فضیلت الشیخ عبدالعزیز بن ابی بجز اسی دارالافتاء کے سربراہ ہیں۔ یہ دارالافتاء سے متعلق ہے۔ یہ ایک تنظیم نہیں بلکہ مذہبی جانب حکومتی جگے کا ایک شعبہ ہے۔ میں ڈاکٹر احمد محمد تون تو نجی کو کسی حد تک جانتا ہوں لیکن میں ان کا چہرہ نہیں۔ میں ڈاکٹر ماشی الجوبلی کو نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا کہ ڈاکٹر ماشی جوہلی درلڈا یو تھ اسبلی کے سیکرٹری جنرل ہیں اور اس وقت سعودی عرب کی دلچسپ مذہبی امور میں ایک نہایت اعلیٰ و اہم عہدے پر فائز ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیکٹ ڈی آر 27 کے مطابق ڈاکٹر ماشی الجوبلی مسلم یو تھ کی درلڈا سبلی کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ رضاکارنہ طور پر کہا میں نہیں جانتا کہ مولانا ہمامن مدودی اپنی کتابوں کے ذریعے میرے بالواسطہ استاد ہیں۔ میں ان کی کتاب "تاریخ دعوت عصیث" کا حوالہ دے سکتا ہوں۔ یہ کتاب بعض عظیم مہادوں، عظیم شخصیات اور عظیم علماء کے ہارے میں ہے جنہوں نے اسلامی کام کیا۔ یہ غلط ہے کہ مولانا مودودی صاحب قرآن حکیم کی تعلیم میں میرے براہ راست استاد ہیں تاہم وہ اسلامی تحریکوں کے



ہارے میں براہ راست استاد ہیں۔ یہ درست ہے کہ مولانا مودودی صاحب اسلامی حکومت کے موضوع پر میرے استاد ہیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے پروفائل میں ذکر کیا ہے کہ جنرل ضیا الحق میرے براہ راست استاد تھے۔ وہ محل 'مزدہدی اور فریب لوگوں کی عزت و سہمان نوازی کے معاملے میں میرے استاد تھے۔ میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کو ان کی تعلیمات ان کے نظریات' افکار اور فلسفے کی بنا پر جانتا ہوں لیکن یہ سب ان کی کتابوں کے واسطے سے ہے۔ رضاکارنہ طور پر کہا کہ ان کی کتاب "تکلیات اقبال اردو" اور "تکلیات اقبال فارسی" کے ذریعے جانتا ہوں۔ بعض ان حصوں اور نوبل کے ذریعے نہیں جو اسلام سے متصادم ہیں۔ میں نے ان کے چھ خطبات کا مطالعہ نہیں کیا۔ علامہ اقبال کی کلمات سے باہر کی شاعری کے ہارے میں مجھ سے پوچھا جائے تو مکمل طور پر درست طور پر میں نے نہیں پڑھی۔ اس لئے میں اس کے معنی نہیں جانتا۔ میں علامہ اقبال کی شاعری کے ذریعے ذیل مجھے کے معنی نہیں جانتا۔

"ساحر الموطن نے تم کو دیار برگ حشیش اور توبہ خبر سمجھا سے شرفیبات"

رضاکارنہ طور پر کہا اگر میں پیغمبر اسلام کے حوالے کے مطالعے تک محدود رہوں تو میں علامہ اقبال کے فلسفہ خودی سے پوری طرح متعلق ہوں۔ جہاں تک میرے مطالعے کا تعلق ہے خودی فلسفہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ جب علامہ اقبال خودی کے ہارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو وہ درست ہوں گے اور وہ سولی بھی جو اپنی بے خودی کے ہارے میں بات کرتے ہیں۔ رضاکارنہ طور پر کہا کہ جب صوفیائے کرام خودی کے ہارے میں بات کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد اسفل سافلین سورۃ تین کی آیت نمبر 5 ہے اور جب اقبال بے خودی کے ہارے میں بات کرتا ہے تو اس کا مطلب احسن و کسوم آیت نمبر 4 ہے۔ میں نے حسین بن منصور حلاج کی

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 36)

جدہ میں پاکستانی قنصلت جنرل کی طرف سے میرے حق میں جاری کی جانے والی دستاویزی جعلی نہیں کذاب

حقیقت کے انکشاف کی کیا قیمت ادا کر سکتا ہے؟ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم سے دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا اور جو اہذا ڈاکٹر محمد اسلم نے انکار کر دیا۔  
بانی بیان آئندہ روز قلم بند کیا جائے گا۔  
آر او اینڈ اے سی 24-7-2000

25-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلقا:

## XXX جرح و کیل مستغیث:

یہ کہ میں سعودی عرب کی تنظیم کا قفل جنرل رہا۔ یہ درست ہے کہ فونو کاپی ایگز بیٹ پی 28 میرے حق میں جدہ میں پاکستانی قنصلت جنرل نے جاری کی تھی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ دستاویز ایگز بیٹ پی 28 جعلی ہے۔

یہ غلط ہے کہ میں دسمبر 1995 میں میں عبدالواحد کے گھر گیا جہاں ڈاکٹر محمد اسلم نے میرے مطالبے پر دو لاکھ روپے کا انتظام کئے جانے کے بارے میں بتایا۔ یہ غلط ہے کہ دوسرے دن میں گواہ استغاثہ محمد اسلم کے گھر گیا جہاں گواہ استغاثہ محمد اسلم نے مجھے دو لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگلے جیسے میں نے نماز جمعہ اس علاقے کی مسجد میں ادا کی جس میں گواہ استغاثہ محمد اسلم کا گھر واقع ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس روز نماز جمعہ کے بعد میں اپنے

بہرہ کاروں کے ہمراہ گواہ استغاثہ محمد اسلم کے گھر آیا جہاں میں نے وعدے کے مطابق حقیقت منکشف کرنے کی پینکشن کی اور پھر میں نے کھڑے ہو کر اپنے لئے "انا محمد" کہا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ جب میں نے ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ سے ایسا کہا وہ حیران ہوا لیکن میرے ساتھیوں نے اس (گواہ استغاثہ) کی گردن میں اسے پیغمبر اسلام سے ملاقات کے شرف پر مبارک باد دینے کیلئے ہار ڈال دیئے اور اس کے بعد میں مکان سے چلا گیا۔ یہ غلط ہے کہ چند ماہ بعد کوڈور یوسف صدیقی نے مجھ سے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد

اسلم کی موجودگی میں سوال کیا کہ تم حضرت آدم علیہ السلام سے اور ان کے بعد مختلف زمانوں کے پیغمبروں کی صورت میں ظاہر ہوتے رہے ہو اور چودہ سو برس قبل بھی تمہارا ظہور ہوا۔ چودہ سو برس پہلے اور آج کی عظمت و شکوہ میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں میں کون سا زمانہ زیادہ پر وقار اور پر شکوہ تھا؟ جس پر میں نے جواب دیا کہ چودہ سو سال قبل کا زمانہ شاندار اور پر شکوہ تھا لیکن اب شکوہ و عظمت بے

مثال ہے اور یہ کہ میں نے کہا کہ اس وقت یہ "ذیوبی" تھی لیکن اب یہ "بیوتی" ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی۔ یہ درست ہے کہ میری گواہ استغاثہ سے ملاقات ہوئی تاہم یہ غلط ہے کہ میں اس سے 1994 میں عبدالواحد کے گھر ملا اور میں نے تقریر کی کہ پیغمبر اسلام دنیا میں آج بھی انسانی شکل میں موجود ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے خود کو محمد کہا۔ یہ کہنا

غلط ہے کہ میں نے اپنی ایسی کسی تقریر میں یہ کہا کہ پیغمبر اسلام کی زندگی سادہ تھی اور اب روایات جدید ہیں اور اس وقت روایات پرانی تھیں اور یہ کہ گھیر اور نمودار نماکش آج کی ضرورت ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ میں نے یہ باتیں

جنوری فروری 1994 میں عبدالواحد کے گھر میں کہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ میں نے کہا اگر کوئی دیکھ سکتا ہے اگر کوئی پیغمبر اسلام کو پہچان سکتا ہے وہ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے رانا محمد اکرم گواہ استغاثہ کی موجودگی میں عبدالواحد کے گھر میں باتیں کی تھیں۔ ان سے پیغمبر اسلام کے مقدس نام کی بے حرمتی ہوئی۔ یہ کہنا

غلط ہے کہ ستمبر 1995 میں گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں قرآن کی تفسیر یا تفسیم لکھ رہا ہوں اور اس نے مجھے اس کی ایک کاپی دینے جانے کی درخواست کی جس پر میں نے گواہ استغاثہ سے پوچھا کہ وہ اس کے لئے کیا قیمت ادا کر سکتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم سے اس تفسیر کیلئے ایک لاکھ روپے کا مطالبہ

کیا۔ (جلدی ہے)

یہ درست نہیں کہ ڈاکٹری ایگز بیٹ پی 1-116/8 میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ میں نے مذکورہ ڈاکٹری میں لکھوایا ہے اور میں نے اسے اپنے بہرہ کاروں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس ڈاکٹری ایگز بیٹ پی 1-116/8 کے مندرجات کا حوالہ "تیسرے ملت" اور

پاکستان میں لکھے گئے کالموں میں ملتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ڈاکٹری پی 1-116/8 کے مندرجات استغاثہ کے گواہوں کے سامنے بولے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا کتاب "سیکٹ آف سیکرٹس" کے بعض حصے ڈاکٹری پی 1-116/8 میں شامل کئے گئے ہیں۔

یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اسلم کی موجودگی میں اپنے لئے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ کہ میرے بہرہ کاروں نے جو وہاں موجود تھے اسے بار پہنائے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے استغاثہ کے گواہوں کے سامنے کہا کہ پیغمبر "ذیوبی" پر تھے اور یہ کہ میں "بیوتی" پر ہوں۔ لفظ بقدر حسنہ جمال خوبصورت الفاظ ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اکرم سے کہا کہ پیغمبر اسلام کی زندگی سادہ تھی۔ اس سوال پر میں نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے روایت پرانی

تھی اور اب روایت جدید ہے اور یہ کہ گھیر "نمودار نماکش" وقت کی ضرورت بن چکے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ الفاظ عبدالواحد کے گھر کہے نہ ہی گواہ استغاثہ اکرم وہاں آیا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ کی موجودگی میں کوڈور یوسف علی صدیقی کے سوال پر کہ تم حضرت آدم علیہ السلام سے مختلف اوقات میں آنے والے پیغمبروں اور چودہ سو برس قبل بھی ظاہر ہوئے اس لئے چودہ سو سال کی شان اور آج میں کیا فرق ہے؟ اور ان میں سے زیادہ پر شکوہ کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل کا زمانہ شاندار تھا لیکن آج کی شان بے مثال ہے اور میں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت یہ "ذیوبی" تھی اور اب یہ "بیوتی" پر ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈاکٹری ایگز بیٹ پی 1-116/18 میں صفحہ 37 پر رسول اللہ یا مر د کامل اللہ سبحان تعالیٰ کا مکمل اظہار ہے اور پیغمبر کی جسمانی شخصیت انسانی تصور سے ماوراء ہے اور تمام موجودات 'اجسام حضرت محمد ﷺ کی بنا پر تخلیق کئے گئے۔ وہ ہر وقت دنیا میں موجود ہیں ان کا ظاہری نام مختلف ہو سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ محمد ہوتے ہیں۔ آدم علیہ السلام ہوں 'نوح علیہ السلام ہوں 'ابراہیم علیہ السلام ہوں 'عیسیٰ علیہ السلام ہوں 'موسیٰ علیہ السلام ہوں 'لیکن ان میں سے ہر محمد ہے پھر محمد بن عبد اللہ ﷺ۔ سلام موقع تھا کہ تمام ظاہری نام یکجا ہو گئے۔ پھر ابو بکر ﷺ، پھر عثمان ﷺ، پھر علی ﷺ، پھر امام ﷺ، بعض عربی ﷺ، عبد القادر جیلانی ﷺ، فرید ﷺ، محمد الف ثانی ﷺ اور محمد یوسف علی مرد کامل ﷺ مختلف ہونے کے باوجود حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کی پر عظمت شکل ہیں۔ یہ الفاظ نہ میرے ہیں اور نہ ہی میرے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں گواہ استغاثہ محمد اسلم سے ذاتی طور پر عبدالواحد کے گھر تیار ہوں تاہم میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ 1995 میں میں گواہ استغاثہ ڈاکٹر اسلم سے عبدالواحد کے گھر نماز مغرب کے بعد ملا اور میں نے اس سے پوچھا کہ وہ



یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اسلم کی موجودگی میں اپنے لئے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ کہ میرے بہرہ کاروں نے جو وہاں موجود تھے اسے بار پہنائے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے استغاثہ کے گواہوں کے سامنے کہا کہ پیغمبر "ذیوبی" پر تھے اور یہ کہ میں "بیوتی" پر ہوں۔ لفظ بقدر حسنہ جمال خوبصورت الفاظ ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اکرم سے کہا کہ پیغمبر اسلام کی زندگی سادہ تھی۔ اس سوال پر میں نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے روایت پرانی تھی اور اب روایت جدید ہے اور یہ کہ گھیر "نمودار نماکش" وقت کی ضرورت بن چکے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ الفاظ عبدالواحد کے گھر کہے نہ ہی گواہ استغاثہ اکرم وہاں آیا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ کی موجودگی میں کوڈور یوسف علی صدیقی کے سوال پر کہ تم حضرت آدم علیہ السلام سے مختلف اوقات میں آنے والے پیغمبروں اور چودہ سو برس قبل بھی ظاہر ہوئے اس لئے چودہ سو سال کی شان اور آج میں کیا فرق ہے؟ اور ان میں سے زیادہ پر شکوہ کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل کا زمانہ شاندار تھا لیکن آج کی شان بے مثال ہے اور میں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت یہ "ذیوبی" تھی اور اب یہ "بیوتی" پر ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈاکٹری ایگز بیٹ پی 1-116/18 میں صفحہ 37 پر رسول اللہ یا مر د کامل اللہ سبحان تعالیٰ کا مکمل اظہار ہے اور پیغمبر کی جسمانی شخصیت انسانی تصور سے ماوراء ہے اور تمام موجودات 'اجسام حضرت محمد ﷺ کی بنا پر تخلیق کئے گئے۔ وہ ہر وقت دنیا میں موجود ہیں ان کا ظاہری نام مختلف ہو سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ محمد ہوتے ہیں۔ آدم علیہ السلام ہوں 'نوح علیہ السلام ہوں 'ابراہیم علیہ السلام ہوں 'عیسیٰ علیہ السلام ہوں 'موسیٰ علیہ السلام ہوں 'لیکن ان میں سے ہر محمد ہے پھر محمد بن عبد اللہ ﷺ۔ سلام موقع تھا کہ تمام ظاہری نام یکجا ہو گئے۔ پھر ابو بکر ﷺ، پھر عثمان ﷺ، پھر علی ﷺ، پھر امام ﷺ، بعض عربی ﷺ، عبد القادر جیلانی ﷺ، فرید ﷺ، محمد الف ثانی ﷺ اور محمد یوسف علی مرد کامل ﷺ مختلف ہونے کے باوجود حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کی پر عظمت شکل ہیں۔ یہ الفاظ نہ میرے ہیں اور نہ ہی میرے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں گواہ استغاثہ محمد اسلم سے ذاتی طور پر عبدالواحد کے گھر تیار ہوں تاہم میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ 1995 میں میں گواہ استغاثہ ڈاکٹر اسلم سے عبدالواحد کے گھر نماز مغرب کے بعد ملا اور میں نے اس سے پوچھا کہ وہ

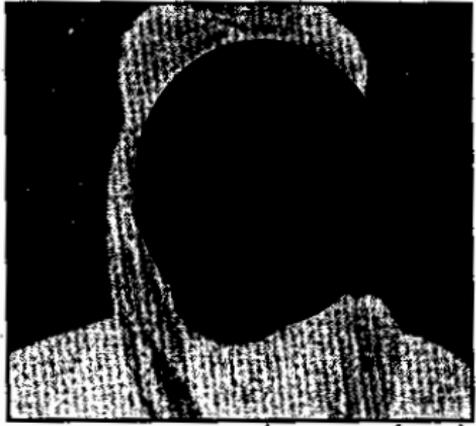
## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 37)

میں نے قرآن سکھانے کیلئے امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ملکوں کے دورے کئے۔ کذاب

میں نے پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کی اور مسجد میں سیکڑوں افروا کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو تقریر میں پیغمبر اسلام کی حیثیت سے متخلف کر لیا۔ یہ کہہ کر میں محمد لوئیس اور حافظ ممتاز گولہاں استغاثہ کو روہ میں موجود تھے اور میں نے جس اجتماع میں اپنے پیغمبر ہونے کی دعویٰ کیا وہاں بیٹھے افروا میں سے اپنے مریدوں زید نیاں، عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اس طرح میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کی اور صحابہ کرام کی لوہی

یہ اس حد تک درست ہے کہ میں غفاد گولہ استغاثہ مجھ سے میرے گھر واقع 218 کیو ڈیٹیس لاہور میں 2 بجے دوپہر 1997-3-22 میں ملے تھے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے کہا کہ مجھے خلافت عظمیٰ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اور یہ کہ خلافت عظمیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو دی گئی تھی پھر یہ تمام پیغمبروں میں جاری رہی اور اب پیغمبر اسلام کی خلافت عظمیٰ میرے پاس ہے اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کی بے حرمتی کی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریروں میں واقفانہ قرآن مجید کے تراجم کو غلط ناموں اور شرانگیز قرادیا ہے اور اس طرح میں نے قرآن مقدس کی بے حرمتی کی۔ یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ رضوان نانی شخص نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے 1997 میں عبدالواحد کے گھر میری ملاقات کا انتظام کیا اور میں نے محمد علی ابو بکر کو "ابو بکر صدیق" کہلایا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے محمد علی ابو بکر گولہ استغاثہ سے کہا کہ عمرہ کی لواٹنگی کی کوئی ضرورت نہیں، میں عمرے کا یہاں انتظام کر سکتا ہوں۔ مزید یہ کہ میں نے محمد علی ابو بکر گولہ استغاثہ سے کہا کہ "مکان وہاں ہے اور کہیں یہاں ہے" جس پر مذکورہ گولہ استغاثہ ناراض ہو گیا اور اس کے بعد میں نے اسے عمرے کی لواٹنگی کی اجازت دیدی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ میں اس کی پیغمبر اسلام سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہوں اور میں نے محمد علی ابو بکر گولہ استغاثہ سے حضرت محمد سے ملاقات کی غرض سے اس کی کھل سپرد کی کا وعدہ لیا تھا اور گولہ استغاثہ نے جواب دیا تھا کہ میں جو بھی چاہوں گا وہ اس سے پیغمبر اسلام سے ملاقات کیلئے میرے حق میں دستبردار ہو جائے گا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے اپنے گھر میں میرے لئے ایک کمرہ سجانے کو کہا کہ جب میں لاہور سے کرانچ آؤں میں وہاں قیام کروں گا اور اس کے بعد میں نے مذکورہ کمرے کا نام "عدار حرا" ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے میرے قیام کیلئے اپنے گھر میں کمرہ سجانے کو کہا اور میں نے اس کمرے کے "عدار حرا" ہونے کا اعلان کر کے دانستہ طور پر شرانگیزی کی جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور میں نے اس ضمن میں گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ میں اس کی پیغمبر اسلام سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہوں اور میں نے مذکورہ گولہ استغاثہ کو گھر کے اندر کمرے کے مذکورہ کمرے میں بلا لیا۔ اسے آنکھیں بند کر کے درود شریف پڑھنے کو کہا جب اس نے درود شریف پڑھا تو شروع کر دیا میں نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور میں نے اسے اپنے گھر میں لے لیا اور اعلان کیا کہ میں ہی "محمد" ہوں جس پر گولہ استغاثہ نے روٹا شروع کر دیا میں نے اسے دوپہر کے کھانا اور گولہ استغاثہ کا بیٹے ہوئے کمرے سے باہر آیا جس پر میرے بیروکاروں نے جو کمرے سے باہر بیٹھے ہوئے تھے مذکورہ گولہ استغاثہ کو پیغمبر اسلام سے اس کی جسائی ملاقات پر مبارکباد دے دی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کے نام کی توہین و بے حرمتی کی۔ (جاری ہے)

میں امریکہ، برطانیہ اور دوسرے مقامات کے فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) دورے کرتا رہا ہوں۔ میں ان ملکوں کے دورے قرآن حکیم سکھانے کیلئے کرتا رہا ہوں۔ میں نے کسی تنظیم کے بارے میں یہ نہیں کہا جس نے مجھے بیرونی ملکوں کے دورے کی دعوت دی ہو۔ میرا خاندان اور میرے دوست مجھے بیرونی ملکوں میں بدعو کرتے رہے۔ 1996 میں ڈاکٹر نصیر اختر نے مجھے دانشورانہ اپنی ذاتی حیثیت میں اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کی کانفرنس میں شرکت کیلئے بدعو کیا یہ دعوت مجھے ٹیلی فون پر دی گئی۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں جانتا اور نہ میں اسے جانتا چاہتا ہوں۔ میں قادیانی جماعت کے دو دھڑوں کے بارے میں نہیں جانتا جو قادیانی اور لاہوری گروپ کے نام سے جانتے جاتے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ پیغمبر اسلام کے صرف 99 نام ہیں بلکہ 99 سے زائد ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بھی 99 سے زائد ہیں لیکن انہیں 99 ناموں میں تخصیص کر دیا گیا ہے۔ میں



پیغمبر اسلام کے نام بیان کر سکتا ہوں۔  
نوٹ: ہدایت پر طرم یوسف علی نے پیغمبر اسلام کے سترہ نام تسلسل کے ساتھ بتائے اور کہا کہ پیغمبر اسلام کے حرید نام بھی ہیں۔

XXX جرح وکیل استغاثہ  
طرم کی باقی ماندہ شہادت آئندہ تاریخ پر قلم بند کی جائے گی۔  
آر او اینڈ ایس سی 25-7-2000  
26-7-2000 بیان طرم یوسف علی حلفاً  
XXX جرح وکیل مستغنیث

یہ غلط ہے کہ میں نے لاہور کے ہوائی لڈے پر جاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں ایک لاکھ روپے کی رقم کم کر دی۔ یہ اس حد تک درست ہے کہ میرے دوستوں نے مجھے بتایا تھا کہ رٹا اکرم جج پر چلنا ہے لیکن یہ غلط ہے کہ میں نے اس گولہ استغاثہ سے پچیس ہزار روپے طلب کئے۔ یہ غلط ہے کہ رٹا اکرم گولہ استغاثہ سے پچیس ہزار روپے کی وصولی کے بعد میں نے اس سے کہا کہ رٹا اکرم اللہ تعالیٰ کے بہت قریب آیا ہے اور میں اس پر حقیقت منکشف کر سکتا ہوں اور یہ کہ گولہ استغاثہ کو عبدالواحد کے کلفٹن کراچی میں واقع گھر کے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا۔ میں نے گولہ استغاثہ محمد اکرم سے آنکھیں بند کرنے اور درود شریف پڑھنے کو کہا اور گولہ استغاثہ رٹا اکرم نے درود شریف پڑھا اور پھر میں نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور پوچھا کیا اس نے کچھ دیکھا ہے جس پر گولہ استغاثہ نے کہا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے رٹا اکرم گولہ استغاثہ سے پٹ گیا اور دعویٰ کیا کہ میں "محمد مصطفیٰ" ہوں اور گولہ استغاثہ سے کہا کہ وہ بھی اسی طرح اس حقیقت کو غلطی رہیں جس طرح کہ میں نے خود کو چھپانے رکھا ہے۔ اس طرح میں نے کہا کہ یہ تفسیر قرآن، تفسیر قرآن، نور القرآن اور زعمہ قرآن ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے خود کو پیغمبر اسلام کہا اور استغاثہ کے گواہوں سمیت حلف لوگوں سے روپیہ لاوا اور اس طرح میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی اور تحریم کا مرتکب ہوا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ 1997-2-28 کو حافظ ممتاز اعمان اور میاں محمد لوئیس گولہاں استغاثہ مسجد بیت الرضا واقع چوک تنجیم خاند لاہور میں نماز جمعہ کی لواٹنگی کیلئے گئے اور وہاں

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 38)

میں نے 24 لاکھ واپس کرتے ہوئے ابو بکر سے باقی لین دین تسلیم نہیں کیا: کذاب

1997-2-28 کو میں نے اپنے پیروکاروں کو درلڈ اسٹیٹ کے اجلاس کے موقع پر مسجد بیت ارضائیں طلب کیا تھا اور دعوت تاسے بھی جن کی فونو کاپی ملدک انج موجود ہے جدی کئے تھے۔ یہ غلط ہے کہ 1997-2-28 کو میں نے مسجد بیت ارضائیں اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ میں نے مسجد نبوی یا مسجد حرام کا احترام کیوں نہیں کیا اور میں نے وضاحت کی کہ میں نے مسجد بیت ارضائیں کا انتخاب اسی طرح کیا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے غار حرا کا انتخاب کیا تھا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ قرآن حکیم کی بعض سورتیں آیات حتیٰ کہ قرآن حکیم یہاں موجود ہیں۔ یہ غلط ہے کہ مسجد بیت ارضائیں درلڈ اسٹیٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میں نے کہا کہ پیغمبر اسلام ڈیوٹی پر نہیں لیکن یہ ان کی عطا ہے کہ ایک "رسول" تم سے مخاطب ہے۔ اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کے نام کی توہین کی۔ یہ کہنا مزید غلط ہے کہ میں نے تیسری یا چوتھی قسط سے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو بلوایا اور اس کا تعارف اپنے صحابی کی حیثیت سے کر لیا اور اس طرح میں نے صحابہ کرام کے مقدس نام کی تکذیب کی۔

یہ غلط ہے کہ دسمبر 1995 میں مسجد بیت ارضاء واقع چوک حکیم خانہ سے ملحق حجرے میں نماز جمعہ کے بعد سہیل ضیا نے گولہ استغاثہ ساجد سمیر ڈار سے میرا تعارف کر لیا اور سہیل ضیا میرا مزید قتلہ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے سمیر ڈار سے کہا کہ اگر میں اس کی پیغمبر سے ملاقات کا انتظام کروں تو کیا گولہ اس کی قیمت دے سکتا ہے یا نہیں۔ جس پر گولہ استغاثہ نے اثبات میں جواب دیا اور مذکورہ گولہ استغاثہ سے کہا کہ جب تک اس کی پیغمبر اسلام سے ملاقات نہیں ہو جاتی اسے موت نہیں آئے گی مزید برآں ملاقات کی صورت میں گولہ استغاثہ کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہوگا اور میں نے گولہ استغاثہ کو اپنی سونے کی زنجیر اور انگوٹھی میرے حوالے کئے جانے کو کہا جو گولہ استغاثہ نے مجھے دیدی۔ یہ غلط ہے کہ مذکورہ ملاقات کے دوسرے دن میں نے گولہ استغاثہ ساجد سمیر ڈار کو اپنے گھر 218 کیو داخ ڈینس لاہور میں مدعو کیا اور مذکورہ گولہ استغاثہ سہیل ضیا کے ہمراہ میرے گھر آیا اور میں نے مذکورہ گولہ استغاثہ کو مذکورہ گھر میں قائم اپنے حجرے میں لے گیا جبکہ بہت سے دوسرے لوگ مین ڈرائنگ ہال میں بیٹھے تھے۔ یہ غلط ہے کہ حجرے میں موجودگی کے دوران میں نے گولہ استغاثہ سے کہا کہ وہ خوش نصیب ہے کہ وہ پیغمبر اسلام سے ملاقات کرنے جا رہا ہے اور اس کے بعد میں نے گولہ استغاثہ سے کہا کہ میں ہی محمد ہوں اور پھر میں اس سے بغل گیری ہو گیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کے مقدس نام کی بے حرمتی کی۔ یہ غلط ہے کہ میں اپنی تقریر کے دوران خود کو رسول اللہ کہتا رہا۔ (داعلمونا حکیم رسول اللہ)

یہ غلط ہے کہ میں نے مذکورہ آیت گولہ استغاثہ کے سامنے تلاوت کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے کہ میں پیغمبر اسلام سے مشابہت اور یکسانیت رکھتا ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں لوگوں کو دعوت دی کہ مجھے پارسا اور حضرت محمد سے مشابہہ سمجھیں اور اگر انہوں نے میری مخالفت کی تو انہیں تمام سہولتوں سے محروم ہونا پڑے گا۔ ان کی بیویاں اور بچے انہیں خود اپنے ایمان کا ثبوت دینے کیلئے قتل کرنا پڑیں گے اور یہ کہ انہیں بدرو حنین کو دہرائے اور کر بلا کو دہرائے اور مجھ پر اس طریقے سے ایمان لانا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے گولہ استغاثہ میاں عبدالغفار کو جب میں اس سے اپنے گھر 99 بیچ الاول کو ملا تھا بتایا تھا کہ 99 بیچ الاول ہی میری تاریخ پیدائش ہے اور یہی پیغمبر اسلام کی تاریخ پیدائش ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنے پیروکاروں کو مصیبت اور آزمائش کے مرحلے میں ان کے ایمان کی آزمائش کے لئے مجھ پر درود بھیجنے کی تلقین کی جیسا کہ ہفت روزہ "مکبیر" گراہمی ایگزیکٹو بی 1/151-1 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ (جاری ہے)

یہ کہنا غلط ہے کہ عبدالواحد کے گھر میں بیٹھ کر میں نے مذکورہ گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے اپنے لئے مکان کی خریداری کا ادھیکر چاکر پچاس لاکھ روپے طلب کئے جو گولہ استغاثہ نے مجھے لا کر دیئے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے ایک ایگزیکٹو بشر طلب کیا جو اس نے بازار سے خرید اور میں نے اسے عبدالواحد کے گھر میں اپنے لئے مختص کرے میں لگوایا اور یہ کہ میں نے کراچی سے قالمین خریداجس کے مذکورہ گولہ استغاثہ نے ایک لاکھ دس ہزار روپے لوٹائے اور گولہ استغاثہ نے میرے کئے فرنیچر خریداجس کیلئے میں نے گولہ استغاثہ کو کراچی میں اپنے قیام کے دوران ہدایت کی تھی۔ میں نے فرنیچر لاہور لے آیا یہ فرنیچر گولہ استغاثہ نے خرید اتھا اور اس کیلئے میں ملایا لاکھ روپے کی رقم لوٹا کی گئی اس طرح میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے ہماری



یہ غلط ہے کہ دستاویز ملدک ای ان ڈاروں کے ہمنامے جانے سے متعلق ہے جن کی رقم گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے مبلغ تیس ہزار نو سو پچاس روپے مجھے لوٹی۔ یہ غلط ہے کہ گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے میرے لئے خریدے اور یہ قالمین خریدے اور دیکھے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مختلف مواقع پر محمد علی ابو بکر سے مختلف بہانوں سے ڈیمانڈ ڈرائنگوں کے ذریعے ہماری رقم بھری۔ یہ غلط ہے کہ دستاویز ایگزیکٹو بی 1/151-1 میں جو تیس لاکھ دو ہزار چار سو دس روپے پچاس پیسے کی واپسی کے متعلق ہے جو میں نے محمد علی ابو بکر کو اس کی چاب سے طلب کئے جانے پر دیئے اور میں نے بھاری رقم بھی مدینہ سے موصول ہوتے ہی لوٹا کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ درست ہے کہ گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے مجھے مبلغ چوبیس لاکھ دس ہزار روپے قرض حسد کے طور پر دیئے تھے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ رقم میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو خود واپس کر دی تھی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ مذکورہ رقم گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو واپس لوٹا کرتے ہوئے میں نے اپنے اور محمد علی ابو بکر کے درمیان مذکورہ تمام لین دین حلیم کیا تھا۔

یہ غلط ہے کہ میں نے عبدالواحد کے گھر منعقد ہونے والی محفل قبولی میں کہا تھا کہ جب تک مجلس کے ارکان پیغمبر اسلام کو نہ دیکھ لیں انہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے جب وہ مجلس نعت میں شرکت کیلئے جا رہا تھا کہا کہ گولہ استغاثہ جس شخص کیلئے جا رہا ہے وہی میں ہیں۔ یہاں سے اور اسے مجلس نعت میں شرکت سے روک دیا گیا لیکن گولہ استغاثہ نے میری نصیحت پر کان نہ دھرا اور مجلس نعت میں شرکت کیلئے چلا گیا اور جب گولہ استغاثہ مجلس نعت میں شرکت کے بعد واپس آیا تو میں نے اسے اپنے کمرے میں بلوایا۔ میں گولہ استغاثہ سے بہت نرا ضیا تھا اور میں نے حکم دیا کہ وہ جی پر کہا کہ چونکہ گولہ استغاثہ نے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ عذاب الہی میں مبتلا ہوگا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی۔

یہ درست ہے کہ محمد علی ابو بکر نے 1997-2-28 کو میری بیٹی کی شادی میں شرکت کی لیکن میں نے اسے مدعو نہیں کیا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ درلڈ اسٹیٹ کے چوک حکیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت ارضائیں منعقد ہونے والے اجلاس میں گولہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو مدعو کیا گیا تھا



## یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 40)

کذاب کا پیش کردہ خلافت عظمیٰ کا سرٹیفکیٹ مقدمے کے فیصلے کیلئے اہم ہے: سیشن جج

ویڈیو کیسٹوں میں ہیں اس لئے استغاثے کی شہادتوں دہانی و دستاویز کی بنا پر طرم کے خلاف الزامات ثابت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے طرم یوسف نے اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے لئے ہمارے پیغمبر ﷺ کی طرح ہونے کا دعویٰ کیا۔ فی الحقیقت طرم نے واردات کا دعویٰ طریقہ اختیار کیا جو طرم غلام احمد قادیانی نے مذہب اسلام کا خود کو انتہائی وفادار ظاہر کر کے اختیار کیا تھا اور جب اس کے چند ہیر و کار ہو گئے تو اس نے اپنی بڑی بدل لی اور اس کے بعد اپنے لئے مسیح موعود "ولی اللہ اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ طرم یوسف مخصوص الزامات جیسا کہ الزامات میں واضح ہے مجاب اپنے وکیل کے ذریعے واضح انداز میں دینے میں ناکام رہا ہے۔ اس کا اپنے حق میں کوئی بھی ایک گولہ کو جرح کیلئے پیش کرنے میں ناکام رہنا مقدمے کے حقائق کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

16۔ یوسف طرم نے جو دستاویزات پیش کی ہیں ان میں ایگزٹیف ڈی ایل اس مقدمے کے فیصلے کیلئے اہم ہے۔ اس دستاویز کے مندرجات درج ذیل دیاے جا رہے ہیں۔

### محمد بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنے آپ کو قابو کرنا اور دنیا کا فاتح ہوتا ہے اسلام کے اصولوں کا ان کی اعلیٰ ترین صورت میں سمجھا ہوتا مسلمانوں کی حیات کو کیلئے پہلا قدم ہے کیونکہ صرف وہی جو حقیقت الحق میں ڈوب کر زندگی پالیتے ہیں اور گرد کی دنیا کو زندگی دے سکتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ

خلیفہ اعظم حضور سیدنا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلیفہ اعظم حضرت امام (شیخ)

ابو الیچ محمد یوسف علی

ہم کامل تسلیم اور تصدیق کے ساتھ شہادت دیتے ہیں الحمد للہ وہ ہر چیز کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے دیکھا ہے 'سب کچھ اللہ کیلئے کرتا ہے اور کچھ اپنی ذات اور دوسروں کے حوالے سے نہیں کرتا۔ وہ جو کہتا ہے تعریف ہو یا نکتہ چینی 'نفع ہو یا نقصان' اس کیلئے سب یکساں ہیں۔ اس کا علم سب پر محیط ہے اور اس کی عقل ارفع ہے۔ وہ اسکے بارے میں سوچتا ہے جو جانتا ہے اپنا علم استعمال نہیں کرتا کیونکہ یہ اس گدھے سے بہتر نہیں جو اپنی پیچھے پر کتابوں کا بوجھ لادے پھر تاہو۔



19۔ فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی اور مستفیث کے دکھانے بعض رپورٹز مقدمات کا جن میں درج ذیل مقدمات شامل ہیں اپنے دلائل کی تائید میں حوالہ دیا۔

پی ایل ڈی 1985 کراچی 229 پی ایل ڈی 1984 لاہور 484 1997 ایس سی ایم آر 632 پی ایل ڈی 1991 ایف ایس سی - 10 صفحات 26 پی ایل ڈی 1994 لاہور 485 488 491 505 509 514 1971 پی سی آر ایل 602-1 لاہور 1987 پی سی آر ایل ہے 1204 لاہور 'اسے آئی آر 1936 پشاور 106 پی ایل ہے 1990 پی سی آر ایل مقدمات کراچی 340 1995 پی سی آر ایل ہے 459 پشاور 'آل انگریڈ لاء رپورٹس 1965 صفحات 464 1995 'ایم ایل ڈی 1486 لاہور پی ایل ڈی 1985 کراچی 229 کتاب بعنوان "خطبات فتح نبوت" مصنف مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (حتمی کذاب اور توہین انبیاء) صفحہ 249 کتاب عنوان "مجموعہ الہامات تذکرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مصنفہ جلال الدین ٹمس صفحات 102 276 396 لاہور 620 بیک لاز ڈکٹری صفحہ 311 (کارورٹنگ ہویڈنیں) لاہور لیکچر صفحہ 538 (کور ٹیکس آف آرڈر) مسیح انٹاری رولوی ابو ہریرہ "حدیث 9.122 کتاب "سر اللاسر" تحریر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صفحہ 223 لاہور کتاب عنوان "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" تحریر پروفیسر محمد الیاس برنی صفحات 253 258 260 265 لاہور 267

(جدی ہے)

17۔ لرائل کے اختتام پر میں نے ریاست کے وکیل رانا اسلم یوسف فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی مدد مسٹر محمد اسماعیل قریشی مسٹر اقبال چیمبر اور مسٹر غلام مصطفیٰ چودھری فاضل دکھانے مستفیث اور مسٹر سلیم عبدالرحمان اور مس رخشاند لون فاضل دکھانے اور محمد یوسف طرم کو سزا میرے سامنے جو ریکارڈ پیش کیا گیا میں نے اس کی چھان چنگ کی۔

18۔ فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے جن کی مدد مستفیث کے فاضل وکیل کر رہے تھے استغاثے کا پورا مقدمہ پڑھنے کے بعد بنیادی طور پر یہ دلائل دینے کہ ایک حساس مقدمے میں محض ایف آئی آر درج کرانے میں تاخیر استغاثے کا مقدمہ مسرد کے جانے کا جواز نہیں بنتی۔ مزید یہ کہ استغاثے کی آڈیو ویڈیو کیسٹوں اور ٹرانسکرپٹ کی صورت میں شہادتیں قانون شہادت 'آرڈر کے آر ٹیکل 164 کی دفعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قابل تسلیم و پذیرائی ہیں اور اس مقدمے میں ویڈیو کیسٹ فاضل وکیل صفائی نے بھی دیکھے اور اس نے ویڈیو کیسٹ میں آواز و تصویروں کی مکمل طور پر تصدیق کی اور اب جب طرم نے ایک ویڈیو کیسٹ مارک بے خود عدالت کو مہیا کر دی ہے تو یہ طرم کی جانب سے تقابلی جائزے سے انکار کے باوجود اس مقدمہ کیلئے دستیاب ہے۔ اور مولانا کا نتیجہ یہ ہے کہ طرم کی پیش کردہ کیسٹ میں آڈیو اور تصویریں وہی ہیں جو استغاثے کی پیش کردہ آڈیو

## یوسف کذاب کو مزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 41)

دشمنی کی بنا پر استغاثے کی شہادت مشکوک ہے، شک کا فائدہ دیا جائے، وکیل صفائی

26-

21- ملزم نے اپنے وکیل کے ذریعے کتابوں کا بھی حوالہ دیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- زیارت نبی بحالت بیداری مصنفہ سید محمد عبدالحمید صدیقی ایڈووکیٹ صفحہ 6 اور
- 52 (2) آب حیات مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی صفحہ
- 2 (3) ارمغان شاہ ولی اللہ مصنفہ پروفیسر محمد سرور صفحہ
- 281 (4) نوکر جمیل مصنفہ مولانا محمد شفیع اذکار ذی صفحات
- 105 اور 111 (5) مدارج النبوت مصنفہ حضرت علامہ
- شیخ عبدالرحمن صفحات 654 '781 '788 '1050
- 1052 '1057 '1058 '1063 '1067 '1071
- '1072 '1074 '1076 اور 1077 (6)
- سر دلبر ابراہن مصنفہ حضرت شاہ سید محمد ذوقی صفحات
- 37 '39 '73 '75 اور 293 (7) مکتوبات امام ربانی
- مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی اردو ترجمہ از مولانا محمد سعید
- احمد نقشبندی صفحات 524 '548 اور 622 (8) منظر
- جمال مصطفیٰ مصنفہ صوفی سید نصیر الدین ہاشمی صفحات الف
- '51 '145 '162 (9) شریعت و طریقت مصنفہ حضرت
- مولانا شاہ اشرف علی قانوی صفحات
- 117 '354 '368 اور 420 (10) گنجینہ درود شریف
- مصنفہ محمد اسلم نقشبندی صفحہ 197 (11) الامداد مصنفہ
- محمد رفیق احمد انگریز ڈی جے جے صفحہ
- 35 (12) خطبات فتم نبوت مصنفہ مولانا محمد اسماعیل
- شجاع آبادی صفحہ 175 (13) مکتوبات امام ربانی مصنفہ
- حضرت مجدد الف ثانی اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد
- نقشبندی صفحات 87 '95 '117 اور 141
- 162 (14) خون کے آسو مصنفہ حکیم مشرق علامہ
- مشاق احمد نظامی صفحہ 87 (15) خزینہ معرفت مصنفہ
- حضرت محمد ابراہیم قصوری صفحات 3 '347 اور 388
- 392 (16) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف
- ثانی اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی صفحات
- 5 '63 '87 '141 '144 اور 148 (17) الحریقۃ الختموم
- مصنفہ مولانا مفتی ارجمان مبارک پوری صفحات 83 اور
- 616 (18) سیرت غوث اعظم مصنفہ حضرت عبدالرحیم
- خاں قادری صفحات 63 اور 199 (19) روضۃ القیومیہ
- مصنفہ حضرت خواجہ محمد احسان صفحات
- 171 '173 '175 اور 288 (20) قصر عرفان
- مصنفہ شیخ مولوی احمد علی چشتی صفحات 4 '14 اور 54
- 58 (21) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی
- اردو ترجمہ حضرت محمد سعید احمد صفحات
- 42 '44 '104 اور 113 (22) تعبیر الہدیا مصنفہ علامہ
- ابن سیرین صفحہ 78 (23) صحیح بخاری ترجمہ حضرت محمد
- وجید الزمان صفحات 80 اور 82۔ (جاری ہے)

20- فاضل وکلاء صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان اور مس  
رضیخا لون نے استغاثے کی جانب سے پیش کئے جانے والے  
دلائل کی مخالفت کی اور کہا کہ ایف آئی آر کے اندراج میں غیر  
معمولی تاخیر ہوئی ہے جس کی استغاثے کی جانب سے وضاحت  
نہیں کی گئی مزید یہ کہ استغاثے کی شہادتیں قابل انحصار  
نہیں۔ یہ کہ ویڈیو کیسٹ اور ان کے ٹرانسکرپٹ فرضی اور جعلی  
دستاویز ہیں مزید برآں قانون شہادت کے حکم آر نیٹل  
164 کی دفعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شہادت کا یہ حصہ قابل  
لوٹل نہیں۔ مزید یہ کہ ڈائری کے صفحات فوٹو کاپیاں ہیں اس  
لئے باہر تحریریاں کے مصنف کی غیر موجودگی میں شہادت کا  
حصہ قابل انحصار نہیں۔ رسالہ تکبیر ریکارڈ پر لایا گیا ہے  
لیکن اس کے لکھنے والے کو پیش نہیں کیا گیا ہے اس لئے ہر  
مرحلے پر استغاثے کی شہادت مشکوک ہے۔ استغاثے کے  
کواہوں کے بیانات میں تراہیم واضافے ہیں اور وہ دشمنی  
رہاقت اور لالچ کی بنا پر ملزم کے خلاف پیش ہوئے ہیں۔ اس بنا



پر ملزم شک کا فائدہ دینے جانے کا سہق ہے۔ انہوں نے  
صفائی کے موقف کا جیسا کہ ملزم کے بیان سے ظاہر ہے اور  
دستاویزی شہادتوں پر بھی روشنی ڈالی اور درج ذیل رپورٹ  
مقتوبات کا حوالہ دیا۔

1995 ایم ایل ڈی '1485' اے آئی آر 1964 ایس  
سی 72-1987 ایم ایل ڈی '2425' پی ایل ڈی 1984 لاہور۔  
67 'پی ایل ڈی 1997 ایس سی 109' '1974' پی ایل ڈی  
لاہور 452 'پی ایل ڈی 1979' ایس سی اے جے کے 78 پی  
ایل ڈی 1970 ایس سی 10 'پی ایل ڈی 1964' ایس سی  
81 پی ایل ڈی 1996 لاہور '406' '1996' پی سی آر ایل  
ہے 1076 '1993' ایس سی 1405 'اے آئی آر  
1951 کلکتہ 123 اور 581 '1993' ایس سی ایم آر  
153 '1995' ایم ایل ڈی 666 'پی ایل ڈی 1991' ایف  
ایس سی 10 '1983' پی سی آر ایل ہے 823 'پی ایل ڈی  
1963' ایس سی 17 پی ایل ڈی 1963 کراچی 76 '1974' پی سی  
آر ایل ہے 400 'پی ایل ڈی 1964' ایس سی 26 '1993'  
ایس سی ایم آر 550 '1989' پی سی آر ایل ہے 1956 'پی  
ایل ڈی 1994 لاہور 485 اور پی ایل ڈی 1964 ایس سی

## یوسف کذاب کو مرے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 42)

پیغمبر اور قرآن سے دل گئی کفر سے خلافتِ عظمیٰ کی دستاویز پیش کر کے کذاب کافر مرتد ہو گیا سیشن جج

22۔ بنیادی طور پر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کا ایمان کیا ہے۔ مسلمان کا ایمان قرآن حکیم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خدا (عبادت اور اطاعت کے قابل) نہیں سوائے ایک اللہ کے اور محمد اس کے پیغمبر ہیں۔ نبی الحقیقت قرآن کے معنی بالفرض دیگر ایک اعتراف ہے جو اسلام کا ابلاغ کرتا ہے لیکن اگر کوئی اس اعتراف کو سیکھا گی طور پر چالاکی کے انداز میں یا کسی چیز کو اپنی جانب سے ظاہر کر کے دہراتا ہے اسے مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ یہ اعتراف دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ لا الہ الا اللہ ہے جو اللہ کی توحید کی تصدیق ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی دوسرا عبادت اور اطاعت کے قابل نہیں۔ نبی الحقیقت اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی حقیقی بادشاہ (سچا

سودہ احزاب آیت نمبر 10 کا حوالہ دیا جاتا ہے جو یوں ہے۔ ”محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں وہ اللہ کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا ہے“

اللہ خود اور اس کے فرشتے حضرت محمد پر درود بھیجتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بھی حضرت محمد پر درود بھیجیں۔ اس بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر 56 کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کا ترجمہ یوں ہے۔

25۔ پہلے ہم قرآن سے رہنمائی لیتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے علم کا حقیقی ذریعہ ہے۔ اس لئے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی ان کے بعد پیغمبر ہونے یا ان کے ساتھ مشابہت بانہوت کے تسلسل کا دعویٰ کرتا ہے وہ یا تو مسلمہ کذاب ہے یا مرزا غلام احمد قادیانی ہے وہ اللہ کا پیغمبر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کافر مرتد ہے اور پاکستان کے قانون کے تحت مستوجب سزا ہے۔

26۔ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر اسلام پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ حوالہ سورہ احزاب آیت نمبر 56 جو یوں ہے۔

”اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر اسلام پر درود بھیجتے ہیں اس لئے اسے ایمان والوں تم بھی ان پر احترام کے ساتھ رحمت درود سلام بھیجو“

27۔ اب فیصلہ طلب نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اور پھر اگر کوئی شخص اسلام کے بارے میں اپنے علم کے بل بوتے پر اللہ رب العزت اور پیغمبر اسلام کی تعریف کر کے ہڑی سے اتر جاتا ہے اور اپنے ”خاتمہ“ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا یہ ممکن ہو گا کہ اللہ رب العزت اس شخص کیلئے اپنی رحمتیں نازل فرمائے؟

یقیناً نہیں۔ سورہ احزاب کی آیت کے مطابق درود شریف صرف پیغمبر اسلام ہی کیلئے مخصوص ہے اور منطقی استدلال یہ واضح کرنے کیلئے کافی ہے کہ ہمارے پیغمبر کے بعد کسی بھی صورت میں کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی طرح کوئی پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ رب العزت نے ہمارے پیغمبر کو جو اعلیٰ ترین اعزاز رحمت فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے ذکر کے ساتھ حضرت محمد کا ذکر لازم قرار دے دیا ہے اور تب کہیں جا کر کلمہ مکمل ہوتا ہے۔

28۔ کیا کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کا تصور کر سکتا ہے جو کسی بھی شکل میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرنا اور خود کو حضرت محمد سے مقابلے کیلئے آگے لایا ہو تو کیا اللہ رب العزت اور فرشتے ایسے شخص پر بھی رحمتیں اور درود بھیجیں گے؟ یہ ناممکن ہے۔ نبی الحقیقت ایسا شخص مرتد اور کافر ہے۔

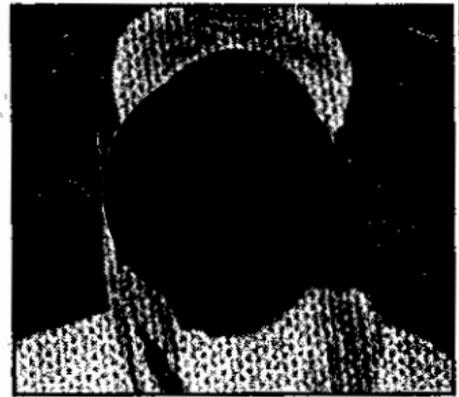
29۔ مرتد سے مراد ایسا شخص ہے جو اپنے مذہبی عقیدے سے ہٹ جائے اس طرح کو اللہ رب العزت کے وقار کو مجروح کر رہا ہو۔ اسکی آیات اور اس کے پیغمبر کو جھٹلا رہا ہے۔ ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور اسے تشریحی قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔

30۔ بے حرمتی اور توہین کے الفاظ تو انتہا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات یا پیغمبر اسلام سے تو جس ”دل گئی بات“ اور مذاق (ہنسی) کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص آج کل ایسی دستاویز پیش کرے اور دعویٰ کرے اور کہ اسے یہ دستاویز پیغمبر اسلام کی جانب سے بھیجی گئی ہے اور اس کی توثیق تمام بولیا نے کرام نے کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے خود کو بات (دل گئی) اور مذاق (ہنسی) میں ملوث کیا ہے اور ایسا شخص قطعی طور پر کافر مرتد ہے۔ اس کا حوالہ سورہ توبہ کی آیات نمبر 65 اور 66 میں دیا گیا ہے۔

اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔



بادشاہ ہے جس کے اسمائے حسنی درج ذیل ہیں۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 43)

تمام مسالک کی مذمت اور آئی آئی احکام سے انکار کا خیال رکھنا۔ نمبر سب سے پہلے

جیسا ہے اور اس کا مشن انسانی مکمل (احسن و تقویٰ) کے ذریعے عالمی امن ہے جسے ورلڈ اسمبلی اور امن اور اچھے اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا ہے کہ جب وہ عشق محمد کی بات کرتا ہے تو وہ صوفیائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا پسند کرے گا۔ جب اسے اسلام کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہوگی وہ جماعت اسلامی کیمپ میں جانا پسند کرے گا۔ جب اسے نفیس سننا ہوگی تو وہ بریلو یوں کی محفل میں جانا پسند کرے گا۔ جب اسے لہلہ بیت کے بارے میں اچھا عطا سننا ہوگا تو وہ شیعوں کے پاس جانے کو ترجیح دے گا اور غیر معمولی کارکردگی کیلئے اسے دیوبند کا طالب علم بننا ہوگا۔ اگر اسے توحید کی بات کرنا ہے تو وہ لہلہ حدیث کے کیمپ میں جائے گا۔ بالفاظ دیگر تمام مسلمانوں کے پاس اچھا علم جزوی طور پر ہے۔ کسی کے پاس مکمل علم نہیں۔ مکمل علم حضرت محمد ﷺ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس نے اپنے موقف کی تائید میں بہت سی سورتوں کا حوالہ دیا ہے۔ اگر اس کے بیان کا جیسا کہ اوپر حوالہ دیا گیا ہے قرآن حکیم کے حوالوں اور کتب قانون توہین رسالت مہذبہ محمد اسماعیل شجاع آبادی کی کتاب کے صفحہ 28 کے حوالوں کے باوجود گہری گہرائی میں جائزہ لیا جائے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تمام سورتیں سچی ہیں لیکن اس کے بیان کا مقصد مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی یہ کہہ کر مذمت کرنا ہے کہ ہر کتب فکر کے پاس جزوی علم ہے۔ فی الحقیقت طرم کا مشن اس موقف کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے۔ جبکہ حقیقی صورت یہ ہے کہ ہر مکتبہ فکر سے متعلق رکھنے والا مسلمان جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اس پر ایمان رکھتا ہے لالا اللہ محمد رسول اللہ۔ جب مسلمان کا یہ ایمان ہو تو مختلف مکاتب فکر کی مذمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ایسی بات کو یہ کہہ کر برا تسلیم کرتا ہے کہ کسی کے عیب اس کی غیر موجودگی میں بتانا نصیبت اور جھٹی ہے اس لئے وہ کسی کی خفا نہیں بتائے گا وہ بالواسطہ طور پر یہ کہہ کر مختلف مکاتب فکر کی مذمت کر رہا ہے کہ اگر اسے نعمت سننا ہے تو وہ بریلو یوں کی محفل میں بیٹھنا پسند کرے گا۔ ایسا ہی معاملہ لہلہ حدیث اور جماعت اسلامی دونوں سے ہے۔ اس نے قرآن حکیم کے تمام تراجم پر کتبہ چھپی کی ہے کہ تمام قرآن حکیم کے تمام تراجم غلط اور ناقص ہیں لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے قرآن حکیم کا صحیح ترجمہ لکھا ہے۔ جب اس سے اس کے عربی سے متعلق علم کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ وہ کسی حد تک عربی جانتا ہے۔ مزید آگے بڑھ کر اس نے بتایا کہ اس کی پیدائش سے قبل اس کے والدین کے مرشد اور پیغمبر اسلام نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس کا پیغمبر اسلام سے خواہوں اور مشاہدے کے ذریعے رابطہ ہے اور گو کہ یہ اس کا ذلیلی معاملہ ہے تاہم اس کے مطابق یہ دوسروں کے لئے قابل اعتراض نہیں اور اس نے اس حقیقت کا ذکر اس بنا پر کیا کہ اس کی بات چیت میں تمام اصطلاحات وہی ہیں جو اسے پیغمبر اسلام سے ملی ہیں۔ مثل کے طور پر عربی میں لہلہ بیت بالعموم استعمال ہوتا ہے اور لہلہ بیت رسول کا نام مخصوص ہے اس لئے لہلہ بیت کا لفظ کسی کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہ اسے پیغمبر اسلام کی مثل کے مطابق ہونا چاہیے اور اگر کوئی پیغمبر اسلام جیسا ہے تو یہ بے حرمتی اور توہین آمیز نہیں اور اگر کوئی پیغمبر اسلام کے مطابق نہیں توہین توہین آمیز ہے اور اس بنا پر خوشخبری اور خوشی کے طور پر اس کا نام ”محمد“ تجویز کیا گیا لیکن بعد میں بڑوں اور علماء کی رہنمائی پر کہ یہ نامی استغناء معاشرے میں مشکلات کا سبب ہے گا۔ اسی لئے یوسف علی کے الفاظ نام محمد میں شامل کر دیئے گئے۔ (جدی ہے)

31۔ یہ ایسا مقدمہ ہے جس میں ملزم پر الزام ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ”الکاتب“ کہا اپنے نفل خند کو نفل بیت اور اپنے پیروکاروں کو صحابہ رسول کہا۔ باقی الزامات سے قطع نظر کہ اس مقدمے سے لوگوں کے مذہبی جذبات دستخیز ہونے پر مجروح ہونے پر کوئی ایسا مقدمہ نہیں کہ خاندان کے لوگ جسمانی طور پر زخمی ہوئے یا ٹریفک کا کوئی حادثہ پیش آیا اور ان کے بیانات کا جائزہ لیا جاتا تاکہ ان کی ایک دوسرے سے مطابقت تلاش کی جاسکے۔ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جس میں ایک گولہ کے بیان کا تجزیہ خود اس کے اپنے بیان کی روشنی میں ہونا ہے خواہ یہ بیان دوسروں سے مطابقت رکھتا ہو یا نہ۔ اس بنا پر کہ دو یا تین گولہ کراچی کے رہنے والے ہیں جبکہ بالی لاہور کے رہا کرتے ہیں اور مذہبی معاملے کی بنا پر دستخیز ہونے پر مسلمانوں کے جذبات



مجروح ہوئے جس کی بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت نامی مذہبی جماعت نے یہ سلسلہ اٹھایا جس کی تاریخ اللہ رب العزت کے نام اور پیغمبر اسلام کی محبت میں قربانیوں سے بھرپور ہے اور فی الحقیقت اس جماعت سے متعلق مذہبی علماء خولہ دوکیل ہوں یا کچھ اور ان کی کوششوں اور جدوجہد پاکستان کی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی میں تبدیلی لائے جانے کا سبب بنی اور یہ مقدمہ اسی جماعت کے نمائندے محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ذریعے لایا گیا ہے۔ میرے خیال میں گولہ کے بیان کی تصدیق اور اس کے قابل بھروسہ ہونے کے بارے میں اس کے حالات کی روشنی میں ہی جائزہ لینا ہوگا کیونکہ تعزیر و سزا تو صرف ایک سچے گولہ کی شہادت پر بھی دی جاسکتی ہے۔ قانون گوہوں کی تعدد کو بجائے شہادت کی کوئی کاقتضی ہے۔ میں اس ضمن میں اپنی بات یوں واضح کروں گا کہ اگر کچھ ڈاکوؤں نے جھگ کے ایک کونے میں ایک شخص کو لٹا ہوا تو دوسرے کونے میں واردات کی تائید شہادت کہیں سے آئے گی؟ اس لئے حالات کے مطابق متاثرہ شخص کی بتائی ہوئی تفصیلات ہی کو یا تو قبول کرنا ہوگا یا نہیں مسترد کرنا ہوگا۔

32۔ یہاں اس مقدمے میں ایسا کوئی تیزخبر نہیں کہ ملزم یوسف علی کو ”ابدل“ ”قیوم“ یا ”تغیب“ قرار دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کی جانب سے حوالے کے طور پر بتائی گئی بعض کتابیں مثلاً سیکرٹ آف سیکرٹس زیر غور لائی جاسکتی تھیں۔ دوسری صورت میں یوں بھی اس نے جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے وہ موضوع سے متعلق نہیں اور نہ ہی وہ قرآن حکیم سے بالاتر ہیں جو قانون اور علم کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

33۔ اب یہ پہلو قابل غور ہے کہ آیا سب سے پہلے استغناء کا مقدمہ لیا جائے یا شہادتوں کی بنا پر پہلے ملزم کا موقف لیا جائے اور کسی طور پر استغناء کو اپنا مقدمہ ثابت کرنا ہے لیکن یہاں میں ملزم کی شخصیت کے جائزے کیلئے اس کے بیان کے جائزے کو ترجیح دوں گا۔

34۔ ملزم نے اپنے حقیقی بیان میں کہا ہے کہ مذہب پر اس کا ایمان حضرت ابو بکر صدیقؓ، علیؓ، بیت اور ولیدائے کرام



# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم، سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 45)

خلاف عظمیٰ کی دستاویز میں کذاب کے نام پر درود کیلئے لکھا ہوا نص "فلو یذیل سے منایا گیا مستحکم خیر دستاویز کذاب کے کفر و ارتداد کا قابل تردید ثبوت ہے

مجوبی طور پر قبول کرنا ہو گا مجوبی طور پر اسے سزا دینا ہو گا لیکن اس کا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپنا بیان فوجداری مقدمت کی سہامت میں ایک نئی مثال ہے کہ طرم نے اپنے دیکھنے سے مشورے کے بعد شہادت کے نہایت اہم حصوں کے بارے میں جوابات نہیں دیئے۔ اس لئے شہادت کے ان حصوں کا طرم کی جانب سے تسلیم شدہ ہونا منظور ہو گا اور یہاں میں لازمی طور پر جواب دہوں گا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ شہادت کے طور پر پیش کیے جانے کی اجازت ہے۔ طرم یوسف کے بیان کا یہ تجزیہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ کذاب اور لاوارث ہے۔

44۔ یہاں طرم کے طرز عمل کا بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے جیسا کہ عدالت نے محسوس کیا۔ ایک مرحلے پر جب استفسار کے جوابوں پر فاضل وکیل کی جانب سے جرح چلائی تھی طرم یوسف نے مداخلت کر کے اپنے وکیل کو اس انداز میں قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی جیسے وہ قرآن مجید کو پیچھا رہا ہو جبکہ وکیل مفالی کا درجہ ایک مرحلے پر ایسا تھا کہ ایک دوسرے کو استاقت پر جرح کے دوران اس نے ان الفاظ میں اپنا سوال کیا۔

45۔ فاضل وکیل مفالی کی جانب سے یہ سوال اس کی اپنی اصطلاح نہیں تھی لیکن اگر آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھی جائیں تو نظر آئے گا کہ طرم یوسف نے جو اپنے ہاتھ میں قرآن لے ہوئے تھا ایسا ہی عمل دریا جس کا مطلب یہی ہے کہ طرم یوسف کا درجہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرنا ہے کہ اسے قرآن مجید کا کوئی احترام نہیں اور اس کی جانب سے قرآن کا احترام کرنے یا بجز کلام یا بقصد ہونے اور عام دین ہونا محض ایک ڈھونگ ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ تمام مواد بنیادی طور پر طرم کے کولہ کے حیثیت سے ریکارڈ شدہ بیان سے لیا گیا ہے اس لئے یہ شہادت میں جائز ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

46۔ اب استفسار کے موقف کا فاضل وکیل مفالی کی جانب سے پیش کیے جانے والے دلائل کی روشنی میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

47۔ سب سے پہلے اس بات کا یقین کیا جانا چاہیے کہ ایف آئی آر کے اندراج میں تاجر کے اثرات کیا ہیں؟ مقدمے کا بنیاد پر ہو جو سیکرٹری جنرل عالی مجلس تحفظ قسم ثبوت لاہور شاخ کے محمد اسماعیل شیخ آبادی نے سینئر سرٹیفکٹ پولیس لاہور سے کئی ایس ایس بی نے ڈی ایس بی لیگل کو اپنے حکم مورخہ 28-3-1997 کو جاننے کے رکنوی طور پر رپورٹ پیش کرنے کو کہا جبکہ رکی ایف آئی آر ریکارڈ بیٹ پی سی دن 24-3-1997 کو درج ہوئی۔ اگر درخواست بی سی کے مندرجات کا جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آئے گا کہ اس مقدمے کا مستیث قائم وید کو لکھیں لیکن اس کے پاس طرم یوسف کی تقریروں پر مشتمل کیسٹوں، طرم کی ذاتی اور

1997-28 کے چوک تیم خانہ لاہور در واقع بیعت الرضا میں طرم کے جمعہ کے خطبے کے مخصوص واقعے کے بعد میں لکھے گئے ہیں اسے ساتھ ہونے والے دعوے کے واقعات کی کہانیاں بیان کیں جو مزادہ کر رہی ہیں عبدالواحد نامی ایک شخص کے گھر اور لاہور میں ہوتے تھے۔ یقیناً دھوکے دینے جانے کے واقعات مختلف تاریخوں کے ہیں۔ مزید یہ کہ درخواست ایک بیٹ پی سی دئے جانے کے بعد رکی ایف آئی آر 1997-29 کو درج کی گئی اس لئے یہ دیکھ لی جاسکتی ہے کہ ایسے حساس مقدمے میں جس میں طرم کے خلاف الزام تھا کہ اس نے تبلیغ ہونے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے اسے جرح سے جانچنا پڑے گا کہ اس نے اپنے دیکھنے سے مشورے کے بعد شہادت کے نہایت اہم حصوں کا جواب نہیں دیا۔ مثلاً جس سے آڈیو کیسٹ بی ان اور ویڈیو کیسٹ بی ٹو کے بارے میں جس میں اس کی اپنی تقریریں ہیں جو پچاس گواہوں نے جواب دیا کہ اس کے وکیل نے اسے اس سوال کا جواب دینے سے منع کیا ہے۔ اس نوعیت کی بورہت میں مثالیں ہیں جہاں طرم یوسف نے محسوس سوالوں کا جواب دینے سے انکار کیا۔ یہاں اس بات کا یقین کرنا ضروری ہے کہ اس بارے میں قانون پر یقین کیا ہے؟ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کا تقاضہ ہے کہ اس کے خلاف شہادت میں آنے والے واقعات کے بارے میں کسی پیشگی اطلاع یا نتیجہ کے بغیر پوچھا جاتا ہے اور اس سے عدالت کی جانب سے سوالات کر کے اپنی پوزیشن واضح کرنے کو کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طرم کے خلاف جو شہادت آئی ہے وہ اسے اس کے سامنے بتا دی جاتی ہے اب اگر طرم کی سوال کا جواب نہیں دیا تو یقیناً اس کا مطلب ہو گا کہ استفسار کے خلاف شہادت کا جو حصہ ریکارڈ پر لیا ہے وہ اسے تسلیم کرتا ہے۔ یہاں مجھے اس اصول کا ذکر بھی کرنا چاہیے کہ اگر طرم کا دفعہ 342 ضابطہ فوجداری کے تحت بیان پر غور کرنا ہے تو

Resurrect ہے۔ تاہم اس نے اس بات کی تردید کی کہ اس نے یہ دستاویز خود تیار کی ہے تاکہ لوگوں سے روپیہ نہ لے سکے۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ یہ دستاویز کیا ہے؟ اس کے قابل لوکل ہونے سے قطع نظر یہ کوئی کہ یہ دستاویز خود اس نے پیش کی ہے اس نے اس کے قابل داخل ہونے کا یقین کرتے ہوئے نہیں بنا رہا یہ دستاویز پیش کی ہے؟ میرے ذہن میں سوال یہ ہے کہ مذکورہ بیان کی روشنی میں شہادت کے حصے کی اس دستاویز کے بارے میں کیا ثابت ہے اور اس دستاویز کی کیا حیثیت ہے۔ ریکارڈ پر اس بات کا یقین کرنے کا کوئی جہاں کہ یہ دستاویز درست ہے۔ یہ بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ نام لے کر حضرت یوسف علی پر کئی جگہ لفظ ص پر لفظ "استعمال ہوا تھا اسے طرم نے پوچھا گیا ہے اس لئے یہ ثابت ہوا کہ اس کے پیغمبر اسلام کا پیام اسے درود جدید کے طرم کے ساتھ موصول ہونی اہمیت یہ دستاویز قرآن مجید کی سورہ توبہ کی آیت 66 اور 65 کی رو سے حوالے سے مستحکم تجزیہ جس کا نتیجہ یہ ہے۔

آیت 65 "اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو پوچھی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے تم ان سے کہو کیا تم خدا اس کی آیت اور اس کی رسول سے کہتی کرتے ہو"

آیت نمبر 66 "اب یہاں مت تراشو۔ تم ایمان لانے کے بعد کا فر ہو چکے ہو۔ اگر تم سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تو دوسرے گروہ کو تم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے"

(ایمان نہ لانے والے گناہ گار اور مجرم)



41۔ اس دستاویز کے تجزیے کے بعد میں یہ کہنے پر مجبور ہوں اس اصل دستاویز کی موجودگی میں استفسار کی شہادتوں کا جائزہ لینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ یہ دستاویز طرم یوسف کو کا فر اور مرتد قرار دینے کیلئے کافی ہے۔ اس لئے اب میں اس کے نام کے ساتھ اپنے خطبے میں غرور علی کے الفاظ استعمال نہیں کروں گا اور اسے شخص یوسف کذاب کہوں گا۔

42۔ اس کے حلی بیان میں بہت سے چیزیں ہیں۔ مثلاً اوقات "دردنا اسلمی" "مرکبہ اسلمی" "سفر سراسر اس کے کالم تقریر ملت اور روزنامہ پاکستان میں چھپتے رہے۔ قرض حسد باغلا بکیر کو لوگوں سے نہیں بوندنے کا جواز لیکن میں اس سب موضوعات کو زیر غور لائے بغیر چھوڑتا ہوں کیونکہ اس کو سن دینا بیان میں پہلے ہی در لیا جاتا ہے اور اس خطبے کا کوئی قدری طرم یوسف کے بارے میں مزید کچھ جانا چاہیے تو اسے اس کا خطبہ یا جاننے والا بیان پڑھا کر دیکھا جائے۔

43۔ اب اگر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان کا جائزہ لیا جائے جیسا کہ اوپر دیا جاتا ہے تو ایسا نظر آئے گا کہ طرم نے اپنے دیکھنے سے مشورے سے بعض نہایت اہم سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ مثلاً جس سے آڈیو کیسٹ بی ان اور ویڈیو کیسٹ بی ٹو کے بارے میں جس میں اس کی اپنی تقریریں ہیں جو پچاس گواہوں نے جواب دیا کہ اس کے وکیل نے اسے اس سوال کا جواب دینے سے منع کیا ہے۔ اس نوعیت کی بورہت میں مثالیں ہیں جہاں طرم یوسف نے محسوس سوالوں کا جواب دینے سے انکار کیا۔ یہاں اس بات کا یقین کرنا ضروری ہے کہ اس بارے میں قانون پر یقین کیا ہے؟ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کا تقاضہ ہے کہ اس کے خلاف شہادت میں آنے والے واقعات کے بارے میں کسی پیشگی اطلاع یا نتیجہ کے بغیر پوچھا جاتا ہے اور اس سے عدالت کی جانب سے سوالات کر کے اپنی پوزیشن واضح کرنے کو کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طرم کے خلاف جو شہادت آئی ہے وہ اسے اس کے سامنے بتا دی جاتی ہے اب اگر طرم کی سوال کا جواب نہیں دیا تو یقیناً اس کا مطلب ہو گا کہ استفسار کے خلاف شہادت کا جو حصہ ریکارڈ پر لیا ہے وہ اسے تسلیم کرتا ہے۔ یہاں مجھے اس اصول کا ذکر بھی کرنا چاہیے کہ اگر طرم کا دفعہ 342 ضابطہ فوجداری کے تحت بیان پر غور کرنا ہے تو

38۔ اپنے آپ کو بزرگ، مقدس اور نہایت پاکیزہ ثابت کرنے کیلئے اس نے کہا کہ چونکہ مرشد نے اسے مدینہ منورہ بلایا تھا اس لئے اس نے ملازمت سے استعفیٰ دیا لیکن اس نے وہ تسلیم کرنا ہے کہ اس نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اس نے اس حقیقت میں ذکر نہیں کیا۔ ریکارڈ پر یہ بات نہیں اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس میں حقائق کو چھپانے کا رجحان ہے۔

39۔ اپنے لئے لفظ فقیر کے استعمال کے متعلق وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے لئے سوائے ایک دفعہ کے کسی لفظ فقیر استعمال نہیں کیا لیکن بعد میں اس نے موقف کی تصدیق کی کہ اس نے کسی خود کو کافر فقیر نہیں کہا اور یہی اللہ کا اسم اللہ ہے اس لئے اس نے اعتراف کیا کہ اس نے عدالت کے درود اپنے بیان میں خود کو فقیر اور مسکین کہا ہے۔ اس نے رضا کارانہ طور پر عدالت کے درود کہا کہ یہ فقیر اپنی ربوبی پر انعام دے رہا ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ اس نے عدالت کو لکھے گئے خط انگریز ڈی ایم میں اپنے لئے لفظ فقیر کی مرتبہ کہا ہے اور رضا کارانہ طور پر کہا کہ بہت سے لوگ جو اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھتے ہیں لیکن یہ لقب قابل اعتراض ہے جب یہ بائیس بن جائے اور اسے ہادی مرسوں سے اسے ملازمت لکھا جائے۔ یہاں دستاویز انگریز ڈی ایم والی کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس کے مطابق وہ اپنے نام کے ساتھ ہزاروں ایسی ایسی کے الفاظ لکھ کر خوش ہوتا ہے جو انگریزی میں تازہ ترین ٹائیپ مشین کے ذریعے لکھا گیا ہے یا انگریزی میں یہ ٹائیپ کیسٹ پر انڈاز ہے جبکہ اس کی تصویر مسٹر جسٹس ریناڈز محمد افضل جیڈ کے ساتھ اس وقت کی ہے جب وہ پیریٹ کورٹ کے جج تھے۔ جب کیسٹ پر جدید ترین مشین نہیں تھی۔ اس لئے قطع نظر بھی دستاویز ڈی ایم والی مٹی تجزیہ سے اور خود ساختہ معلوم ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اس نے اپنے لئے خود گروہ کے ملازمین پیش ہو کر اس نے اپنے لئے بار بار نام اور ہمارے کے الفاظ استعمال کیے۔ ان شخص کی فکر فقیر لکھا جاسکتا ہے۔

40۔ دستاویز انگریز ڈی ایم جی اس کے پاس تبخیر اسلام کی خلاف عظمیٰ ہونے کے اظہار کیلئے اس نے اس دستاویز میں کہا ہے کہ یہ پیغمبر اسلام کی جانب سے اسے عطا کردہ روحانی ہیلو کا سر شکیک ہے جیسے پیغمبر اسلام اس نوعیت کے روحانی سر شکیک جاری کرتے ہیں۔ اس نے تسلیم کیا کہ دستاویز انگریز ڈی ایم جی میں فقیر خلیفہ اعظم حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اشع ابوالے انج محمد یوسف علی سے پیغمبر اسلام نے عطا کیا ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ سورج کی آیت 78 کے مطابق ہر شخص کو اپنی تمام تر کوشش کے ساتھ خود کو پیغمبر اسلام کا خلیفہ ثابت کرنا چاہیے اور یہ محسوس کی توش کے تابع ہے۔ اس نے مزید کہا کہ حصہ ایم سلام انگریز ڈی ایم جی کا درجہ لائیک ہے اور اس نے یہ شہادت حضرت عبداللہ شاہ غازی نے عطا کی ہے اور یہ شہادت دوسرے لویا نے کرانے بھی دی ہے۔ تمام لویا نے کرانہ زندہ ہیں اور یہ شہادت انہوں نے دی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ وہ نہیں کہہ سکتا یہ شہادت لویا نے کرانے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی ہے یا نہیں۔ حصہ ایم جان احمد اللہ دست سے اور یہ اس نے اپنے لئے ہے۔ مزید یہ کہ "ہاگر ہرگز اور دو" "بجلی" "تھوری مرلی" "تھوری فارسی اور محبت کی زبان جاتا ہے۔ اس نے جرح کے دوران مزید بتایا کہ اسے حضرت عبداللہ شاہ غازی کے ذریعے پہنچا ہوا کہ تمام لویا نے کرانے سے اس سر شکیک ڈی ایم جی کی توش سے اس نے کہا کہ اسے یہ سر شکیک پر اور اسے پیغمبر اسلام نے ملائیں بلا واسطہ طور پر کی۔ رضا کارانہ طور پر کہا کہ یہ سر شکیک روحانی ہے لیکن وہ اس کی تفصیلات نہیں بتا سکتا کہ آیا اسے دستاویز انگریز ڈی ایم جی چھپ شدہ یا چھپ نہیں شدہ حالت میں ملی۔ اس نے تسلیم کیا کہ دستاویز انگریز ڈی ایم جی ایک کیسٹ پر انڈاز نامچ شدہ دستاویز ہے اور اس نے یہ دستاویز انگریز ڈی ایم جی اسلام آلو سے کیسٹ پر انڈاز نامچ کر لیا اس نے کہا کہ وہ نہیں بتا سکتا کہ آیا سے پیغمبر اسلام نے عربی یا انگریزی میں روحانی بیانات ملتے رہے ہیں۔ یہ اسکا ذاتی معاملہ ہے کہ اسے لویا نے کرانے سے کہا کہ ان میں اپنا بیانیہ نام "یا" "وہ زبان نہیں بتا سکتا۔ حق کی توش شدہ ہے ایم تاہم اور دستاویز ڈی ایم جی تفصیل جہاں تک زبان کا تعلق ہے نہیں بتا سکتا یہاں تک کہ لادہ ہی بھی نہیں بتا سکتا کہ دستاویز ڈی ایم جی کے جرد این تاہم دالے حصے کا بیانیہ اسے کس زبان میں موصول ہوا تھا اس سے تسلیم کیا کہ دستاویز ڈی ایم جی کے بالائی حصے کے نام کے میں درج بیانیہ اس کا اور اس کی کئی کاپی کا اور وہ اس کا درجہ ہے۔ جب اس سے لفظ Amplitude کے معنی پوچھے تو اس نے کہا کہ لفظ Amplitude کے معنی ان کے لئے کہا کرتے ہیں ایسا ہے جیسا انگریزی میں

# یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم سیشن جج لاہور میاں محمد جمالی کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 46)

کیسٹوں میں کذاب پیغمبر اسلام صحابہ کرام اہل بیت اور قرآن کی متعدد بات توہین کی کیسٹ سن کر وہ کیل صفائی لے کر کھڑے ہوئے اور اس کے جواب میں طرم یوسف نے کہا

پر عظمت ہے؟ اور اس کے جواب میں طرم یوسف نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے کا زمانہ شاندار تھا لیکن اب شان و عظمت ہے مثال ہے اور یہ اس وقت "ذیونی" تھی اور اب "بیونی" ہے۔

52- اس طرح یہ واضح ہے کہ طرم یوسف نے اس گواہ کی موجودگی میں اپنے لئے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلام سے مشابہت بنے اور ہونے کی کوشش کی۔ دیکھ صفائی نے اس پر مختلف پہلوؤں سے کئی جرح کی جو گواہ کی تحریر کردہ ایک کتاب پر جا پھینکی لیکن اس سے ایسا نظر آتا ہے کہ جرح میں اس کے بیان کے اس حصے کے بارے میں کوئی مخصوص تجویز نہیں دی گئی جس کا مطلب ہے کہ اس گواہ کی جانب سے کئی ہوئی ہر بات درست تسلیم کر لی گئی ہے۔ ایک مرحلے پر یہ تک کہلوانے کی کوشش کی گئی کہ طرم یوسف نے پیغمبر اسلام سے اپنی گہری محبت اور ادنیٰ کالیگیا کیا تھا لیکن گواہ نے اس تجویز کو رد کر دیا اور کہا کہ طرم یوسف نے محمد عربیؐ کی بجائے کسی اور سے اپنی محبت ظاہر کی تھی۔ گواہ سے یہ بھی کہلوانے کی کوشش کی گئی کہ اس نے ذاتی دشمنی کی بنا پر بیان دیا ہے لیکن اس کو دشمنی کی نوعیت کی تجویز نہیں دی گئی اور اس مرحلے پر گواہ نے وضاحت کی کہ طرم یوسف کو کسی پر بیٹھا تھا اس نے کسی سے کھڑے ہو کر خود کو "انا محمد" کہا۔ یہ دوسرا مرحلہ تھا جہاں فاضل دیکھ صفائی کو یہ تجویز دینی چاہیے تھی کہ طرم یوسف علی نے اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس تجویز کی غیر موجودگی میں یہ بات طے ہے کہ طرم یوسف نے گواہ کی موجودگی میں اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا۔

53- محمد اکرم رضا گواہ استناد نمبر 2 نے جو کہ اپنی کا رہائشی ہے کہا کہ عبدالواحد کے گھر اجلاس کے دوران طرم یوسف نے کہا کہ پیغمبر اسلام آج بھی انسانی شکل میں ہم میں موجود ہیں اور عبدالواحد کے گھر کسی کی جانب سے یہ سوال پوچھے جاتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر نے کیا ہیات منورہ زندگی بسر کی، طرم یوسف نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل روایت پر اپنی تھی اواب روایت جدید ہیں اور گواہ نے نمود نمائش آج کی ضرورت ہیں۔ طرم یوسف نے مزید کہا کہ کوئی دیکھ سکتا ہے وہ دیکھ لے کہ کوئی پہچان سکتا ہے تو وہ پہچان لے کہ پیغمبر اسلام ان کے درمیان موجود ہے۔ دوسری ملاقات میں قرآن حکیم کی تفسیراً تفسیراً لکھے جانے سے متعلق ایک سوال پر طرم یوسف نے اس کی نیت کا مطالبہ کیا اور اس نے کتاب حاصل کرنے کیلئے ایک لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا اس کے بعد اسے ادا کیلئے کے بارے میں پچھتاوا ملنا شروع ہوئے اور جب ادا کیلئے نہ کی گئی طرم یوسف نے اپنا مطالبہ ایک لاکھ روپے سے کم کر کے پچاس ہزار روپے کر دیا اور جب گواہ کوچ جاتا تھا اس نے طرم یوسف کو پچھنچ ہزار روپے ادا کئے جس پر اس نے گواہ سے کہا کہ وہ اللہ رب العزت کے بہت قریب آیا ہے۔ اس لئے اس نے اس کی موجودگی میں ایک حقیقت منکشف کی اور اس لئے بہت سے دوسرے لوگ عبدالواحد کے گھر ہونیوالے اجلاس میں موجود تھے لیکن طرم یوسف سے ایک دوسرے ملحقہ کرے میں نے کہا جبکہ درمیانی روزانہ کھلا ہوا ہے کہ گواہ کو اس کے آنکھیں بند کرنے کو کہا جس پر اس نے اپنے آنکھیں بند کر لیں اس کے بعد طرم نے اسے درود شریف پڑھنے کو کہا جس پر اس نے درود شریف پڑھا اور اس کے بعد اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور اس سے پوچھا کہ آیا اس نے کچھ دیکھا ہے طرم نے اسے چھپا دیا اور کہا "بسم اللہ وہ محمد مصطفیٰ ہے" اور طرم یوسف نے مزید کہا کہ اس نے حقیقت چھپانے کی کوشش کی تھی۔ گواہ کو بھی اس حقیقت کو چھپانا ہو گا اور یہ کہ جبھی تفسیر قرآن، تفسیر قرآن، زندہ قرآن اور نور قرآن ہے اور ایسا سن کر گواہ نے محسوس کیا کہ وہ طرم یوسف کی جانب سے بولے گئے الفاظ سے "چھپانا" ہو گیا ہو جبکہ اس کیفیت سے باہر آیا اس نے علماء سے مشورہ کیا اور انہیں مذکورہ بیان اور صورت حال بتائی جس پر علماء نے بتایا کہ متعلقہ شخص واجب التعلل ہے۔

54- اس گواہ پر بھی فاضل دیکھ صفائی نے طویل جرح کی حتیٰ کہ اسے دشمنی کی تجویز بھی دی گئی اس طرح کہ اس نے طرم یوسف علی کی بیوی طیبہ یوسف علی سے 1997-2-2 کو درگاہ اپنی سے لاہور ٹیلی فون پر بات کی اور نہ صرف یہ کہ ٹیلی فون پر طرم یوسف کی بیوی سے بات کی بلکہ اس نے دوسرے طرم یوسف کی بیوی کو ٹوٹا کرنے کی بھی کوشش کی تاہم گواہ نے یہ خیال مسترد کر دیا۔ (جاری ہے)

ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو حضرت محمدؐ کی حیثیت سے اور اپنے سامعین کو صحابی رسول کی حیثیت سے ظاہر کیا۔ اس فرانسکریپٹ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس نے اپنی بیٹی فاطمہ کا مذکورہ معنی الفاظ میں ذکر کیا۔ اس نے محمد علی ابو بکر کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اسی سال کے سلیمان نامی ایک بیچ کے بھی صحابی ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ اس نے کھلی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ یہ سچے سچے طور پر صحابی رسول عبدالواحد کا پوتا ہے۔ اس نے مزید اعلان کیا کہ 9 ربیع الاول پیغمبر اسلام کی تاریخ پیدائش ہے 12 ربیع الاول نہیں بلکہ یہ تاریخ 9 ربیع الاول ہے جبکہ اس حقیقت سے متعلق اس کے بیان میں طرم یوسف نے فرانسکریپٹ پی 10 اور پی 11 کو ملحوظ رکھا جسے اور ویڈیو فلمیں دیکھی جائیں تو نظر آئے گا کہ اس نے اپنے الفاظ کے جو پاکستان کے مضابطہ فوجداری کی مختلف دفعات 295 'سی' 295 'اے' سے



298 اور 298 'اے' کی خلاف ورزی ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے دفعہ 295 'سی' کی بھی ممکنہ تیز انداز میں یہ کہہ کر مخالفت کی کہ اگر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرنا مقصود ہے تو اسے پیغمبر اسلام کی اجازت سے درج ہونا چاہیے۔ ایک مرحلے پر اس نے کہا کہ وہ پیغمبر اسلام کا آئینہ ہے جبکہ عکاس کوئی اور ہے۔ یہ حقائق خود طرم کی جانب سے مہیا کئے جانے والے ویڈیو کیسٹ میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور ایک مرحلے پر تو وہ یہاں تک چلا گیا کہ اس نے یہ تک کہہ دیا کہ قرآن حکیم کی بعض آیات شراکتیں ہیں اور یہ حقیقت ویڈیو کیسٹ پی 2 کے فرانسکریپٹ پی 11 میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اس طرح یہ دستاویزات واضح طور پر طرم یوسف کی جانب سے مذکورہ جرم کا ثبوت ثابت کرتی ہیں۔

50- اب ریکارڈ پر موجود بانی زبانی شہادت مع متعلقہ دستاویزات اور فاضل دیکھ صفائی کے اعتراضات کو اگر کوئی میں زیر بحث لانے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

51- ڈاکٹر محمد اسلم ڈی ویو 1 نے طرم کے ساتھ اپنے گہرے تعلقات کے حوالے سے بیان دیتے ہوئے مزید کہا کہ 1995 میں طرم یوسف نے اس کے ساتھ عبدالواحد کے گھر ملاقات کے دوران نماز مغرب کے بعد اس سے پوچھا کہ وہ حقیقت منکشف کئے جانے پر کیا قربانی دے سکتا ہے؟ اور جواب تھا۔ طرم یوسف نے اسے دو لاکھ روپے کی ادا کیلئے کہا لیکن اس نے جواب دیا کہ وہ اس رقم کا انتظام نہیں کر سکتا اور پھر 1995 میں مرضی کے مطابق عمل کرے جس کے بعد اس نے انتظام کرنے کا وعدہ کیا اور دسمبر 1995 میں اس نے طرم یوسف کو بتایا کہ اس نے دو لاکھ روپے کا انتظام کر لیا ہے جس پر طرم اس کے گھر آیا اور اس نے مذکورہ رقم ادا کر دی۔ آئندہ جمعہ طرم یوسف نے اپنے مریدوں کے ہمراہ عسکری پارٹنٹ میں واقع مسجد میں نماز جمعہ میں شرکت کی اور نماز جمعہ کے بعد طرم یوسف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے گھر آیا جہاں چند گھنٹے بعد طرم یوسف نے انکشاف حقیقت کے بارے میں کہا اور پھر طرم یوسف نے کھڑے ہو کر "انا محمد" کہا جس پر وہ ششدر رہ گیا کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے گھر ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو یہ منورہ میں ہیں۔ اس نے یہ تاثر دیا جیسے وہ اپنے لئے محمد ہونے کا دعویٰ کر رہا ہو۔ اسی ہی وقت ہی اس شخص نے طرم یوسف کے ساتھیوں سے اس کے گلے میں ہار ڈال دیئے۔ ملاقات کے بعد طرم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چلا گیا اس کی روانگی کے بعد اس نے طرم یوسف سے ملاقاتیں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور پھر چند ماہ بعد جب وہ عبدالواحد کے گھر کو ڈور پر تازہ یوسف صدر علی کے ہمراہ موجود تھا تو ڈور پر یوسف صدر علی نے طرم یوسف سے ایک سوال پوچھا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ مختلف اوقات میں پیغمبر کی حیثیت سے ظاہر ہوتے رہے، آپ چودہ سو برس قبل بھی ظاہر ہوئے اور اس کے بعد آپ بزرگوں اور اولیائے کرام کی حیثیت سے آئے اور یہ کہ چودہ سو برس پہلے اواب میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں میں سے کون سا زمانہ باق باق اور

48- اب اس نطقے کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ فاضل دیکھ صفائی کی جانب سے اٹھانے جانے والے اعتراضات کی روشنی میں شہادت کا کون سا حصہ قابل ادخال نہیں۔ اس نے اعتراض کیا ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ قانون شہادت کے آرٹیکل 164 کی دفعات کی روشنی میں قابل ادخال نہیں۔ دونوں فریقین نے اپنے موقف کی تائید میں اس قانونی تنازع سے متعلق مقدمات کا حوالہ دیا ہے جہاں تک قانون شہادت کے آرٹیکل 164 کا تعلق ہے یہ کہنا غلط ہے کہ اگر عدالت مناسب سمجھے تو کسی بھی ایسی شہادت کو پیش کئے جانے کی اجازت دے سکتی ہے جو جدید تکنیکی آلات کے ذریعے دستیاب ہوئی ہو۔ فاضل دیکھ صفائی کی جانب سے اٹھایا جائیگا اعتراض یہ تھا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بنا بیٹریوں پر مشتمل نہیں کئے گئے۔ مزید برآں پریس کی جانب سے تیار کئے جانے والے فرانسکریپٹ (الماء) کے ساتھ اصلیت منسلک نہیں کی جاسکتی اور یہ کہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں تبدیلی یا رد بدل ہوا ہے۔ اس ضمن میں جس بات کا ذکر کیا جانا چاہیے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں طرم کو مہیا کی گئیں حتیٰ کہ اس کے دیکھنے میں بھی زبردستی کی گئی ہے اور اس کے دیکھے اور اس کے منہ سے اخذ ہوئے الفاظ نطقے کے طرم مکمل طور پر اس کا ذمہ دار ہے لیکن بعد میں وہ اس ضمن میں پریشان تھا اور اس نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں طرم کی آواز اور تصویروں کی تردید کی۔ اس وقت جب مضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان قلم بند کیا جاتا تھا فاضل دیکھ صفائی نے طرم کو سوال کا جواب نہ دینے کی ہدایت کی اور ایک مرحلے پر جب طرم کا بیان قلم بند کیا جا رہا تھا تو اس نے خود غالباً غیر کیلکوں کے ساتھ اپنے انٹرویو پر مشتمل ایک ویڈیو کیسٹ عدالت میں پیش کر دیا۔ اب کہ طرم کی جانب سے مہیا کئے جانے والے آڈیو ویڈیو کیسٹ مارک بے آڈیو ویڈیو کیسٹ پی 2 اور پی 15 اور آڈیو کیسٹ پی 1 کیسٹ دیکھا جائے اور سنا جائے تو یہ بات سے باہر ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں طرم کی آواز دہی سے جاتی تو کوئی طرم یوسف ہی کی ہے جس کا ذکر یہ ہے۔ فی الحقیقت طرم یوسف نے خود ویڈیو کیسٹ پیش کر کے عدالت کو استناد کی کی طرف سے پیش کئے جانے والے کیسٹوں سے موازنہ کا موقع مہیا کر دیا ہے جس کی کہ عدالت خود جواز ہے۔ میں اس بات سے پوری طرح متفق ہوں کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں تبدیلی اور رد بدل کا امکان ہو سکتا ہے کیونکہ بعض ایسے افراد موجود ہیں جو آسانی سے دوسرے شخص کی آواز بنا سکتے ہیں لیکن یہاں فوری موازنہ سے ظاہر ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں بولا جائیگا ایک ایک لفظ جیسا کہ مذکورہ طرم یوسف کا اور اس کی فونوگرافی کے بارے میں بھی کوئی شبہ نہیں اگر گواہ استناد پی 2 ویڈیو 3 پر جرح کا جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اسے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں رد بدل اور تبدیلی کی جانب متوجہ کیا گیا تھا لیکن فاضل دیکھ صفائی کی رد بدل یا کسی مخصوص تبدیلی کی نشاندہی کرنے میں ناکام رہے جس کی جانب گواہ استناد کی توجہ دلائی جاتی۔ اگر اس نوع کی عمومی تجاویز دینا تھی تو فاضل دیکھ صفائی کو چاہیے تھا کہ وہ ان حصوں کی نشاندہی کرے جہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں رد بدل کیا گیا ہے۔ طرم کو بھی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مہیا کئے گئے لیکن اس کے باوجود فاضل دیکھ صفائی تبدیلی کی نوعیت کی نشاندہی میں ناکام رہے اس لئے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ اور طرم کی جانب سے پیش کیا جائیگا آڈیو کیسٹ شہادت میں قابل ادخال و پذیرائی تصور کیا جائے گا۔

49- یہاں اس بات کا جائزہ لیا جانا چاہیے کہ مذکورہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی حیثیت اور اہمیت کیا ہے۔ عدالت نے یہ دستاویز دیکھی ہیں اور فریقین کے دکاہ نے بھی بیٹریوں مستثنیٰ پی 2 ویڈیو 3 اور تعقیبی اسروں نے بھی انہیں دیکھا ہے اگر ان آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں اور ان کے فرانسکریپٹ دیکھا اور سنا جائے تو یہ بات نظر آئے گی کہ طرم یوسف نے اپنی تقریریں ہی گئی ایسے الفاظ کے ان سے واضح طور پر پیغمبر اسلام اہل بیت اور صحابہ کرام اہل بیت کو جرحی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ طرم نے قرآن حکیم کے بارے میں بھی توہین آمیز بات کی۔ مثال کے طور پر آڈیو کیسٹ پی 1 کا فرانسکریپٹ ایکر بی پی 10 پر ظاہر کرتا ہے کہ اس نے عبدالمصطفیٰ زید، زمان کے صحابی رسول ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے باقی بیان میں مذکورہ سرفراہ کے صحابہ رسول ہونے کا بھی اعلان کیا۔ مسجد بیت المرحمہ کا حرام سوانہ کیا۔ قرآن حکیم کے تمام نام نہاں اور غلط ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ جب مشابہت محمد سے ہو تو اسے رسول کہا جائے گا اور یہ کہ اگر تم رسول اللہ کو قائل کرو تو اللہ رب العزت بھی قائل ہو جائے گا۔ اگر مشابہت تمہارے ساتھ ہو تو تمہیں صرف اس کو قائل کرنا



# یوسف کذاب کو موت فیذ وجرمنی کی سزا

زنا کے سوا تمام الزامات ثابت ہو گئے کافر و مرتد کیلئے توبہ کی بھی گنجائش نہیں سزائیں کے بعد دیگرے شروع ہوں گی

اس نے مزید بتایا کہ اس کی تاریخ پیدائش اور بیچ الاول  
ہے اور نور بیچ الاول ہی کو اسے خلافت عظمیٰ عطا کی گئی اور جب  
مجاں خاندان نے درجن مسلمات کے ہاں سے اپنا سوال دہرایا  
تو طرم مرد کال کے موقوف سے ایک کتاب سے آیا لیکن اس  
نے طرم سے اپنے سوال کا رد استجاباً جواب چاہا تو طرم نے کہا  
کہ وہ ان خواتین سے بھی نہیں ملاتا ہم مکن ہے کہ یہ خواتین  
اس سے ہی ہوں لیکن وہ انہیں رد نہیں کرتا۔ اس لیے وہ اپنے  
موقف میں درست ہیں اور میں اپنے موقف میں درست  
ہوں اور جب اس نے مزید وضاحت چاہی تو اس نے کہا اللہ  
تعالیٰ دنیا میں حضرت داتا گنج بخش جیسے حضرت بابائے الدین  
سج مشرف جیسے اور حضرت محمد مصطفیٰ کے چہرہ کی شکل میں یا خود  
اس کی اپنی شکل (محمد یوسف) میں دنیا میں آجاتا ہے اور جب  
کہ یہ بات کو گوارا طرم یوسف کے درمیان ہی اور وہ اس بات  
سچت کو رد نہ کرتے مگر اس لاء اور میں شایع کرتا ہوں اس نے  
حقیقت اپنے بیان میں پولیس کو بتائی۔ اس کو لگا کہ جان کا  
بچر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بیان کی تائید دستویز دی اہل  
سے ہوتی ہے جو خود طرم یوسف نے ریکارڈ کیلئے پیش کی ہے  
جس کے ذریعے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ خلافت عظمیٰ کی  
دستویز ہے اور حضرت محمد کے خاندان کی خود عطا کی اس لیے ان  
حالات میں گوارا مزید کی جائے گی کی ضرورت ہوتی  
نہیں رہتی۔ اس کو گوارا سارا بیان پچھلے بابوں کی تفصیلات  
جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے قابل مجرور ہیں اور یہ طے شدہ  
حقیقت ہے کہ طرم نے خود کو یا ظاہر کیا جو وہ ایک عام آدمی  
کی حیثیت سے نہیں کر سکتا۔

دوسے مخالفین کو تسلیم کئے جانے کے مترادف ہے۔  
64۔ گوواہ استنباط نمبر 13 میں اس مقدمے کا  
تفتیشی افسر ہے اس کی جانب سے اس کی تفتیش پر پہلے بحث  
ہو چکی ہے۔ جرح کے دوران جب اس کا طرم یوسف کی آواز  
ہونے کے بارے میں دعویٰ تھا تو قاضی وکیل مخالف کی  
ہدایت پر مذکورہ طرم یوسف کی تقریر کا ایک حصہ ریکارڈ  
پر لایا جس کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ محض تفتیشی افسر نہیں تھا  
بلکہ وہ آڈیو کا ایک سانحہ تھا اور اس طرح اس کا بیان کالیج  
رکتا ہے۔ قاضی وکیل مخالف نے اس پر جرح کی لیکن  
استانٹ نے اس شہادتوں پر یقین نہ کرنے کے بارے میں کوئی  
چیز سنا سے نہیں لائی جا سکی۔  
65۔ اسی طرح گوواہ استنباط نمبر 14 سب انسپکٹر خوشی  
محمد اس مقدمے کا تفتیشی افسر ہے۔ اس کی جانب سے اس  
جانٹولی پیش پیش ہی نے یہ بحث لائی جا چکی ہے اسے بھی طویل  
جرح کا سامنا کرنا پڑا لیکن معمولی تضاد کے سوا جو استانتے کے  
مقدمے کیلئے بہت کم نہیں استانتے کا موقف ہلایا نہیں جا سکا۔  
66۔ استانتے کی زبانی وہ دستویز شہادتوں کے  
تجزیے کے بعد جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے یہ بات مسلم ہے  
کہ استانتے نے طرم کے خلاف اپنا مقدمہ ثابت کر دیا ہے۔  
67۔ قبل وہیں طرم کے بیانات اور بعض شہادت کے  
تجزیے کے ذریعے طرم کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے یہ سوال  
قابل غور ہے کہ مخالف کا موقف کیا ہے اس کا مخالف کا موقف  
یہ ہے کہ اس نے بھی تبصرہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا لیکن اس کا  
دعویٰ خلافت عظمیٰ کا ہے جو اسے بتایا اسلام نے دستویز دی  
اہل کے ذریعے عطا کی ہے جو مقدمے کی سماعت کے دوران  
اسے چاہیں روز قبل وصول ہوئی۔ سوال اس بات کے تعلق  
کا ہے کہ اس بات کا یقین کرنے کی کون سی شہادت لائی گئی ہے  
کہ اسے فی الحقیقت خلافت عظمیٰ عطا کی گئی ہے۔ ریکارڈ پر اس  
کوئی شہادت موجود نہیں اور فی الحقیقت یہ دستویز گوواہ استانتے  
نمبر 9 میں خاندان کے اس بیان کی تائید کرتی ہے جس کے خلاف  
سائے طرم یوسف نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے خلافت  
عظمیٰ عطا کرنے کا دعویٰ کیا تھا اس کے خلاف اس کا موقف  
ان کتابوں کے مطالعے کے بعد جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے بعد کی  
سوچ ہے تاکہ اس کی چھڑی چھائی جا سکے۔ فی الحقیقت یہ اس کی  
جانب سے رائے عامہ کی توجہ دوسری جانب مبذول کرانے  
جانے کی دوسری کوشش ہے۔

ڈال کر اس وقت تک لٹکا یا جائے جب تک وہ مرد نہ جائے۔  
یہ سزا اور وہی کورٹ کی توثیق کے تابع ہے اور اس  
ہاں سے میں ریفرنس فوری طور پر بھیجا جائے گا۔  
2۔ زیر دفعہ 295 لے پی پی سی  
مجرم قمر دے کر سات سال قید باسقت اور پچاس  
ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی کی  
صورت میں مزید چھ ماہ قید جھکتا ہوگی۔

3۔ زیر دفعہ 508 لے پی پی سی  
مجرم قمر دے کر ایک سال قید باسقت اور دس  
ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی جرنلہ  
مزید ایک ماہ قید جھکتا ہوگی۔  
4۔ زیر دفعہ 298 لے پی پی سی  
مجرم قمر دے کر تین سال قید باسقت اور  
20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی  
جرنلہ مزید دو ماہ قید جھکتا ہوگی۔

5۔ زیر دفعہ 505 (2) پی پی سی  
مجرم قمر دے کر سات سال قید باسقت اور  
80 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی  
جرنلہ مزید تین ماہ قید جھکتا ہوگی۔  
6۔ زیر دفعہ 420 پی پی سی  
مجرم قمر دے کر سات سال قید باسقت اور  
20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی  
جرنلہ مزید دو ماہ قید جھکتا ہوگی۔

7۔ زیر دفعہ 406 پی پی سی  
مجرم قمر دے کر سات سال قید باسقت اور  
20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی  
جرنلہ کی صورت میں مزید دو ماہ قید جھکتا ہوگی۔  
مذکورہ بالا تمام سزائیں کے بعد دیگرے شروع  
ہوں گی کیونکہ مرتد ہونے کی بنا پر عدالت کسی قسم کی  
فری اور رعایت کی روٹولہ نہیں لور نہ ہی اسلام میں اس کی  
اجازت ہے۔ مجرم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 382 پی سے  
بھی فائدہ نہیں اٹھا سکا۔

71۔ سال مقدمہ جو آڈیو ویڈیو کیسٹوں 'ڈائری  
اور طرم کی پیش کردہ ویڈیو کیسٹ ہلک 2 پر مشتمل ہے  
اہل اور نظر علی (جو بھی صورت ہو) کے فیصلے کے بعد  
ضابطے کے مطابق ڈیڈ آف کیا جائے گا۔  
72۔ طرم کو جب وہ اس ضمن میں درخواست  
دے فیصلے کی نقل بلا معاوضہ دی جائے گی اسے بتلایا گیا  
ہے کہ وہ سات دن کے اندر اپیل کر سکتا ہے۔  
فائل سمیل کے بعد فوراً ریکارڈ روم کے حوالے  
ہوگی۔

فیصلہ سٹایا گیا  
5-8-2000 دستخط  
سیشن جج لاہور میں محمد جاگیر  
تصدیق کی جاتی ہے کہ فیصلہ 183 صفحات پر  
مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میرا لکھو یا پڑھا اور درست کرنا  
اور دستخط ہے۔ یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ صفحہ نمبر  
107 موجود نہیں۔  
دستخط سیشن جج لاہور 5-8-200  
مہر عدالت (ترجمہ ایسے شہد)

61۔ گذرا مین گوواہ استنباط نمبر 10 سب انسپکٹر کو  
کیسٹ ڈیکشن (لا) کیلئے دئے گئے اور اس نے آڈیو کیسٹ  
دومر جہ سننے کے بعد روف نوش لے کر لولا کا دوسرا پرنٹ  
(فصل) تیار کرنے کے بعد اسے راجل احمد سب انسپکٹر کے  
حوالے کر دیا۔ قاضی وکیل مخالف نے اس کو گوارا جرح کی لیکن  
یہاں اس بات کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ چونکہ موٹوں کے بعد  
آڈیو کیسٹ طرم یوسف کی ثابت ہو چکی ہیں اس لیے اس سے  
کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کیسٹ کی ڈیکشن (لا) کے بعد کیسٹ  
غیر سب مہر عدالت میں واپس کی گئی یا اس بارے میں عدالت کا  
حکم حاصل نہیں کیا گیا چونکہ اس لیے یہ مقدمہ تفتیش کے  
مرحلے میں تھا قاضی ڈیکٹر اس کے لئے اس کو گوارا کرنی  
ایک زمانہ سمیٹا اور اس لیے اس نے کہا کہ اسے وہ ویڈیو کیسٹ کی  
ڈیکشن (لا) کیلئے لیا گیا تھا لیکن یہ کہہ کر اس نے ویڈیو کیسٹ  
واپس کر دی کہ وہ صرف آڈیو کیسٹ کی ڈیکشن (لا) کا ہر ہے۔  
62۔ مجرور کو گوارا استنباط نمبر 11 نے بتایا کہ اس نے  
آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کو پڑھ کر جو پولیس لائی تھی۔  
63۔ گوواہ استنباط نمبر 12 سب امید مزید اسے بھی کہا کہ طرم  
یوسف نے اسے تبصرہ اسلام سے ملاقات کرنے کی پیشگی  
اور کہا کہ جب تک اس کی تبصرہ اسلام سے ملاقات نہیں ہوگی  
اسے موت نہیں آئے گی ملاقات کی صورت میں اس کے  
تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ درجن میں نہیں  
جائے گا اور وہ جنت میں جائے گا۔ طرم یوسف نے گوارا  
اس کی سونے کی زنجیر اور گھوٹو اس کی حوالے کئے جانے  
کو کہا جو اس نے طرم یوسف کو دیکھ کر طرم یوسف نے اسے  
دوسرے بیان اپنے کی دعوے دی۔  
گوواہ طرم کے گوارا نے دست سبیل ضیا کے ہر ملاشام  
کے وقت گیا طرم یوسف جس نے اپنے گھر میں ایک مخصوص  
جہرہ قائم کر رکھا تھا طرم خیرا سے نہیں گیا تاکہ جہرہ سے  
دوسرے لوگ میں ڈراؤنگ روم میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جہرہ  
میں موجودگی کے دوران طرم یوسف نے کہا کہ وہ خوش نصیب  
ہے کیونکہ اس کی ملاقات تبصرہ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ سے  
ہونوئی ہے اس کے بعد اس نے کہا کہ وہی محمد ہے ساتھ ہی  
وہ اسے نقل گیر ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اس کے مطابق محمد کا  
مطلب یہ ہے کہ وہی تبصرہ اسلام ہے اور یہ دعویٰ طرم یوسف  
نے کیا بعد میں اسے معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے واقعات  
کر رہی ہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ یا مخصوص رونا آرام کے  
ساتھ بھی پیش آچکے ہیں تاکہ گوواہ جان کا تجزیہ کیا جائے تو  
پتہ چلا ہے کہ اس کی طرم یوسف کے ساتھ کوئی دعویٰ نہیں  
کی۔ لیکہ سے نیکہ ہے تجویز دی گئی کہ گوواہ استنباط نمبر 13 کی  
تحریک پر بلور گواہ پیش ہوا ہے لیکن اس سے مخصوص طور پر  
اس کے بیان کے اس سے کے بارے میں جس پر چھایا جو طرم  
یوسف کے خلاف ہے اور یہ گوواہ کی جانب سے نہیں کئے جانے

68۔ طرم یوسف نے ایک جہد ڈی اے سے ڈی اے  
ہے اور اگر جہد ڈی اے میں نہیں ہے۔ یہ دستویز پیش نہیں  
کی گئی بلکہ نقلی سے ان کے نمبر کا بیان میں ذکر کر دیا گیا تاہم  
میری نظر میں یہ دستویز استانتے کے موقف کی نقلی کرنے  
کیلئے کافی نہیں ہے کیونکہ اس کے خلاف الزامات تبصرہ اسلام کے  
مقدس نام کی بے حرمتی کرنے 'اپنے بیروکاروں کو اصحاب  
رسول کہلانے 'اپنے لہ نذ کو لہ بیت فرمودے اور قرآن  
حکیم کے بارے میں توہین آمیز زبان استعمال کرنے اور عامتہ  
انہاس میں تبصرہ اسلام سے ملاقاتیں کرانے سے متعلق بیان  
دینے کے بارے میں ہیں تاکہ عام انہاس کو اس بات کا یقین  
دلایا جا سکے کہ اس کے اذکار کے انکارت نہ مانے کہ تو وہ جنم  
میں جائیں گے۔ اس پر استانتے کے گواہوں سے ان کے  
لہائی جذبات بھرا کر روپے بڑے اور احمق کی جرنلہ خلاف  
ورڈی کے الزامات ہیں تاہم زنا کے اقدام کے بارے میں قاضی  
کرنوی کوئی شہادت نہیں۔

69۔ مذکورہ بحث کے پیش نظر میں اس نتیجے پر پہنچا  
ہوں کہ استانتے نے طرم یوسف کے خلاف اپنے الزامات  
تقریرات پاکستان کی دفعات 295 'سی' 295 'ے' 298  
298 'ے' 505 'ا' 508 'ا' 420 'ا' کے تحت کسی  
شک و شبہ کے بغیر ثابت کر دیے ہیں اس لیے طرم سے کسی  
قسم کا زرم روپہ اقدار کئے جانے کا سوال ہی نہیں ہوتا کیونکہ  
طرم کے بارے میں اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہو گیا ہے۔  
ایسے حالات میں کسی قسم کی توبہ کی گنجائش بھی نہیں رہتی۔  
70۔ اس لیے طرم یوسف کو درجن ذیل سزا دی  
جاتی ہے۔  
1۔ زیر دفعہ 295 لے پی پی سی  
طرم کو مجرم قمر دے کر سات سال قید باسقت اور پچاس ہزار  
روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم لواٹنگی جرمانے کی  
صورت میں چھ ماہ قید ہوگی۔ اسے گورن میں پھندا

دستخط سیشن جج لاہور 5-8-200  
مہر عدالت (ترجمہ ایسے شہد)